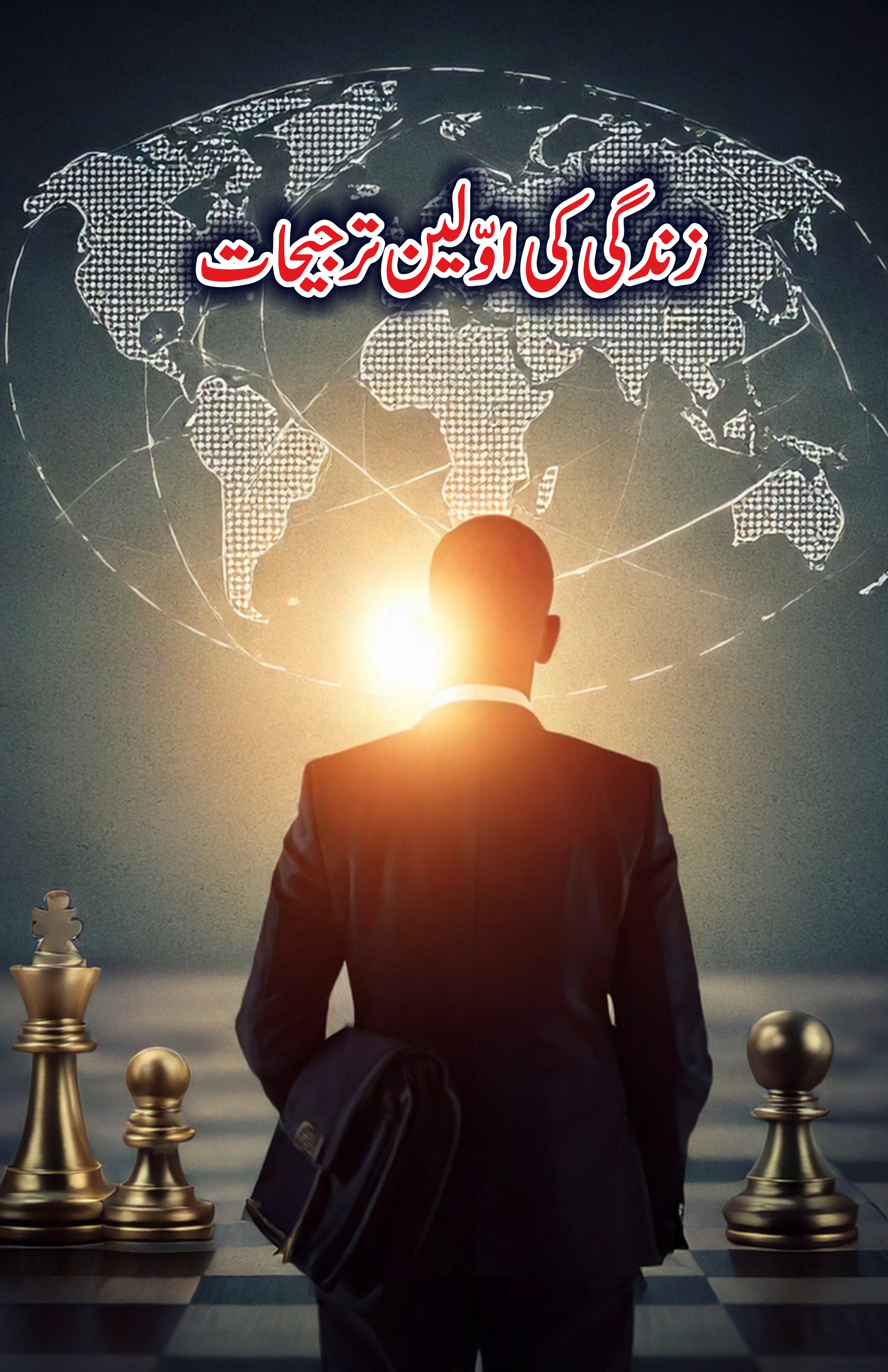
زندگی کی اوّلین ترجیحات

حضرت مرقس کی معرفت
سیدنا یسوعؑ المسیح کی انجیل مبارک

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

مفت کاپی حاصل کریں

یہ کتاب برائے فروخت نہیں ہے

اور اسکا بیچنا و خریدنا ممنوع ہے

مطالعے سے پہلے ہدایات

حضرت مرقس کی معرفت انجیل کو مزید جاننے کے لئے، ہم نے اس میں منفرد فیچر متعارف کروائے ہیں۔ یہ فیچر کلام مقدس کو سمجھنے میں آپ کی مدد کریں گے اور آپ کے روحانی سفر میں آپ کے رہنما ہوں گے۔

آپ کے سفر کے لیے

آپ حاشیے میں حوصلہ افزا عقیدتی نوٹ دیکھیں گے۔ ہر ایک نوٹ میں صورتحال، مشاہدہ، فیضیابی اور اطلاق کا سیکشن ہے۔

صورتِ حال

باب کے سیاق و سباق پر ایک طائرانہ نظر ہے۔ ان سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ ان حوالہ جات میں کیا واقعات رونما ہو رہے ہیں۔

مشاہدہ

عمل اور عملی نقطہ نظر کی وضاحت ہے۔ اس سے آپ سیکھ پائیں گے کہ اس انجیل میں بیان لوگوں کے عمل میں کون سی سچائی یا سبق نمایاں ہے؟

فیضیابی

ہر باب میں پائے جانے والے ایک نقطہ یا سبق کی تشریح ہے۔ یہ تحریریں اور فیض مرکزی نکتہ کو واضح کرتے ہیں اور ایک عصری پیغام دیتے ہیں جو آپ کی نجی زندگی کے لئے یا کسی گھرانے گروپ یا چرچ کے ساتھ اشتراک کے لیے کارآمد ہو گا۔

اطلاق

اطلاق، کلام کے اس پیغام کو آپ کے گھر اور زندگی میں لے جاتا ہے اور صحیح سوالات پوچھنے میں آپ کی مدد کرتا ہے کہ میں نے جو اِس باب میں سے سیکھا ہے اُسے میں اپنی زندگی میں کیسے استعمال کر سکتا ہوں؟ یا کیا میری زندگی میں کوئی بھی ایسی چیز ہے جو اس تعلیم کی بنیاد پر تبدیل ہو سکتی ہے؟

تعارف

جناب مرقس کی معرفت انجیل کی تمثیل قیصریہ فلپی میں عروج پر ہے۔

یہ ایک مذہبی اور سیاحتی مقام ہے جو دنیا بھر کے زائرین کی توجہ کا مرکز ہے۔ یہاں ہر بڑا مذہب پایا جاتا ہے۔ اس سرزمین پر چار سُو مندر ہی مندر ہیں۔

کاہن اور پجاری ہر طرف سڑکوں پر گھوم رہے ہیں۔

سیدنا یسوع المسیح اور اُن کے پیروکار یہاں ہیں؟ کیوں؟ کیا کبھی سیدنا یسوع نے یہاں تبلیغ کی ہے، کیا کبھی انہوں نے یہاں کوئی خطبہ دیا ہے، کیا انہوں نے یہاں کوئی معجزہ کیا؟ چونکہ اس کا کوئی ریکارڈ نہیں ملتا اس لئے ہم نہیں جانتے۔ جہاں تک ہم جانتے ہیں، انہوں نے صرف دو سوال پوچھے۔

پہلا، "لوگ کیا کہتے ہیں کہ میں کون ہوں؟"

شاگرد جواب دینے میں عجلت کرتے ہیں۔ بات ان کے سر کے اوپر سے گزر گئی ہے۔ کچھ کہتے ہیں کہ آپ یوحنا بپتسمہ دینے والے ہیں، دوسرے کہتے ہیں کہ آپ ایلیاہ ہیں، اور کچھ کہتے ہیں کہ آپ اِن انبیاء میں سے ایک ہیں۔

اچھے جوابات۔ سچے جوابات۔ لیکن غلط جوابات۔

سیدنا یسوع پھر مڑ کر ان سے سوال پوچھتے ہیں۔ سوال "لیکن تم کیا کہتے ہو کہ میں کون ہوں؟"

کتاب کے بارے میں

مصنف

جناب مرقس جنہیں یوحنا مرقس بھی کہتے ہیں

تاریخ تصنیف

۶۰ عیسوی

کلیدی موضوع

- سیدنا یسوع المسیح نجات دہندہ تھے اور اسکے ساتھ ساتھ خادم بھی تھے
- سیدنا یسوع المسیح نے انسان کے خدا سے ٹوٹے ہوئے رشتے کو بحال کرنے کے لئے اپنی جان بطور فدیہ قربان کی۔
- جناب مسیح نے خدا کی قدرت سے بے شمار معجزات کئے
- سیدنا یسوع المسیح نے خدا کی بادشاہی کے بارے میں سکھایا۔

کلیدی کردار

خداوند یسوع المسیح، شاگرد اور مقدس یوحنا بپتسمہ دینے والے

کلیدی آیت

کیونکہ اِبنِ آدم بھی اِس لئے نہیں آیا کہ خِدمت لے بلکہ اِس لئے کہ خِدمت کرے اور اپنی جان بُہتیروں کے بدلے فِدیۓ میں دے۔ (مرقس ۱۰:۴۵)

مشمولات

ا۔ یسوع کا تعارف اور تیاری ۱:۱۔۱۲:۲
اا: عوامی خدمت ۱۳:۲۔۸:۲۶
ااا: تعلیمات ۸:۲۷۔۱۰:۵۲
اااا: آزمائش، موت اور جی اٹھنا
۱:۱۱۔۱۶:۲۰

وہ یہ نہیں پوچھتے کہ ،جو کچھ میں نے کیا ہے اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ وہ پوچھتے ہیں "تم کیا کہتے ہو کہ میں کون ہوں؟"

وہ یہ نہیں پوچھتے "جب ہجوم بہت زیادہ تھا اور معجزے بھی بہت زیادہ ہو رہے تھے تو تم نے کیا سوچا میں کون ہوں؟" وہ پوچھتے ہیں "آپ کے خیال میں میں کون ہوں؟" پرانے اور ڈھیٹ مذاہب اور دولت مند مندروں سے گھرے ہوئے شہر کے بیچوں و بیچ ایک مفلس اور بے کس مسافر پوچھتا ہے۔ تم کیا کہتے ہو میں کون ہوں؟"

وہ یہ نہیں پوچھتے کہ "آپ کے دوست کیا سوچتے ہیں۔۔۔ آپ کے والدین کیا سوچتے ہیں۔۔۔ آپ کے ہم سفر کیا سوچتے ہیں؟" اس کے بجائے انہوں نے ایک واضح طور پر ذاتی سوال کیا "آپ کے خیال میں، میں کون ہوں؟"

شاگرد اب جواب دینے میں جلدی نہیں کرتے ہیں۔ ایک نے اپنی نظریں جھکالیں۔ دوسرے نے اپنے پیروں کو ہلایا۔ اور تیسرے نے اپنا گلا صاف کیا۔ لیکن جناب پطرس اپنا سر اٹھاتے ہیں۔ وہ اپنا سر اٹھا کر جنابِ ناصری کی جانب دیکھتے ہیں اور پھر وہ ،وہ الفاظ بولتے ہیں جن کا آسمان بھی مشتاق و منتظر ہے "آپ المسیح ہیں"۔

آپ کی زندگی میں آپ سے کچھ اہم سوالات پوچھے گئے ہیں:

کیا تم مجھ سے شادی کرو گے ؟

کیا آپ کی ٹرانسفر کر دی جائے ؟

اگر میں آپ کو بتاؤں کہ میں حاملہ ہوں تو آپ کیا سوچیں گے ؟

آپ سے کچھ اہم سوالات پوچھے گئے ہیں۔ لیکن ان میں سب سے بڑا سوال ایسے ہے جیسے چیونٹی کے گھروندے اور ماؤنٹ ایورسٹ کے درمیان مقابلہ جو کہ مرقس ۸ باب میں پایا جاتا ہے۔

تم مجھے کیا کہتے ہو کہ میں کون ہوں ؟

آپ کے سفر کے لیے

۱:۱۔۴۵

صورتِ حال

جنابِ یوحنا بپتسمہ دینے والے نے تبلیغ کی کہ لوگوں کو ربِ باری تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ اور یہ کہ جنابِ مسیح جلد آئیں گے۔ سیدنا یسوع المسیح کو جناب یوحنا نے بپتسمہ دیا اور وہ بیابان میں شیطان سے آزمائے گئے۔ اس کے بعد جنابِ مسیح نے پورے اختیار کے ساتھ خدا کی بادشاہی کی تعلیم دی اور بہت سے لوگوں کو بیماریوں سے شفایاب کیا۔

مشاہدہ

خداوند یسوع المسیح کے پاس اب بھی ہمیں آزاد کرنے اور بوقت ضرورت ہماری مدد کرنے کی قدرت اور طاقت ہے۔

فیضیابی

تصور کریں کیا ہو گا؟ اگر مسیحیوں کی ایک نسل اپنی وراثت اور ملک سے باہر رہتی ہے۔ تو پھر لازماً اور مجبوراً مرد اور عورتیں انٹرنیٹ پر وقت ضائع کرنا بند کر دیں گے۔ تنہا لوگوں کو کسی اجنبی کی بانہوں کی بجائے خدا کے ہاتھوں میں سکون ملے گا۔ جدوجہد کرنے والے شادی شدہ جوڑے غصے میں کم اور دعا میں زیادہ وقت گزاریں گے۔ بچے اپنے بوڑھے والدین کی دیکھ بھال کو ایک نعمت سمجھیں گے۔

باب 1

یُوحنّا بپتِسمہ دینے والے کی مُنادی

(1) یِسُوع المسیح اِبنِ خُدا کی خُوشخبری کا شرُوع۔

(2) جیسا یسعیاہ نبی کی کِتاب میں لِکھا ہے کہ

دیکھ مَیں اپنا پَیغمبر تیرے آگے بھیجتا ہُوں جو تیری
راہ تیّار کرے گا۔

(3) بیابان میں پُکارنے والے کی آواز آتی ہے کہ خُداوند
کی راہ تیّار کرو۔ اُس کے راستے سِیدھے بناؤ۔

(4) یُوحنّا آیا اور بیابان میں بپتِسمہ دیتا اور گُناہوں کی مُعافی
کے لِئے تَوبہ کے بپتِسمہ کی مُنادی کرتا تھا۔ (5) اور یہُودیہ کے مُلک
کے سب لوگ اور یروشلیم کے سب رہنے والے نِکل کر اُس کے
پاس گئے اور اُنہوں نے اپنے گُناہوں کا اِقرار کر کے دریائے یَردن
میں اُس سے بپتِسمہ لِیا۔

(6) اور یُوحنّا اُونٹ کے بالوں کا لِباس پہنے اور چمڑے کا پٹکا
اپنی کمر سے باندھے رہتا اور ٹِڈّیاں اور جنگلی شہد کھاتا تھا۔ (7) اور
یہ مُنادی کرتا تھا کہ میرے بعد وہ شخص آنے والا ہے جو مُجھ سے
زورآور ہے۔ مَیں اِس لائِق نہیں کہ جُھک کر اُس کی جُوتِیوں کا
تسمہ کھولُوں۔ (8) مَیں نے تو تُم کو پانی سے بپتِسمہ دِیا مگر وہ تُم کو
رُوح القُدس سے بپتِسمہ دے گا۔

یِسُوع کا بپتِسمہ

(9) اور اُن دِنوں اَیسا ہُوا کہ یِسُوع نے گلِیل کے ناصرت سے
آ کر یَردن میں یُوحنّا سے بپتِسمہ لِیا۔ (10) اور جب وہ پانی سے نِکل
کر اُوپر آیا تو فی الفَور اُس نے آسمان کو پھٹتے اور رُوح کو کبُوتر کی مانِند
اپنے اُوپر اُترتے دیکھا۔ (11) اور آسمان سے آواز آئی کہ تُو میرا
پیارا بیٹا ہے۔ تُجھ سے مَیں خُوش ہُوں۔

یسوع کی آزمائش

(12) اور فی الفَور رُوح نے اُسے بیابان میں بھیج دِیا۔
(13) اور وہ بیابان میں چالِیس دِن تک شَیطان سے آزمایا گیا اور
جنگلی جانوروں کے ساتھ رہا اور فرِشتے اُس کی خِدمت کرتے
رہے۔

یِسُوع چار ماہی گیروں کو بُلاتا ہے

(14) پِھر یُوحنّا کے پکڑوائے جانے کے بعد یِسُوع نے گلِیل
میں آ کر خُدا کی خُوشخبری کی مُنادی کی۔ (15) اور کہا کہ وقت پُورا
ہو گیا ہے اور خُدا کی بادشاہی نزدِیک آ گئی ہے ۔ تَوبہ کرو اور
خُوشخبری پر اِیمان لاؤ۔ (16) اور گلِیل کی جِھیل کے کنارے
کنارے جاتے ہُوئے اُس نے شمعُون اور شمعُون کے بھائی
اندریاس کو جِھیل میں جال ڈالتے دیکھا کیونکہ وہ ماہی گیر تھے۔
(17) اور یِسُوع نے اُن سے کہا میرے پِیچھے چلے آؤ تو مَیں تُم کو آدم
گیر بناؤں گا۔ (18) وہ فی الفَور جال چھوڑ کر اُس کے پِیچھے ہو لِئے۔

اگر مسیحیوں کی ایک نسل بیابان میں اپنی وراثت اور ملک سے باہر گزارے۔

”اور ہم اِیمان لانے والوں کے لِئے اُس کی بڑی قُدرت کیا ہی بے حد ہے۔ اُس کی بڑی قُوّت سے ہی اُس نے مسیح کو مُردوں میں سے جلایا۔“ (افسیوں ۱:‏۱۹۔۲۰)

اسی بڑی قدرت اور قوت نے مسیح کو مردوں میں سے جلایا اور یہ ہی قدرت ناممکن کو ممکن کر دیتی ہے ۔ ”جو مُجھے طاقت بخشتا ہے اُس میں مَیں سب کُچھ کر سکتا ہُوں۔“ (فلپیوں ۴:‏۱۳)

میرے دوست ایک نیا دن آپ کا منتظر ہے۔ کامیابی، دریافت اور طاقت کا نیا موسم آپ کا انتظار کر رہا ہے۔ ہر ناممکن کو پیچھے چھوڑیں۔ خدا آپ کے لئے سب ممکن کر سکتا ہے اُس کو اپنی زندگی میں پہلا درجہ دیں ۔ دریائے یردن کو عبور کرنے کے لئے تیار رہیں۔

اطلاق

قوت پانے اور مدد کے لئے آج سیدنا یسوع کی آپ کو کیسے ضرورت ہے؟ یاد رکھیں کہ خدا میں کچھ بھی ناممکن نہیں ہے۔ جو آپ خود سے نہیں کر سکتے تھے رب تعالیٰ میں وہ کام کرنے کی قابلیت پر اس کا شکریہ ادا کریں۔ تب ایمان میں قدم بڑھائیں اور عملی کام شروع کریں۔

(19) اور تھوڑی دُور بڑھ کر اُس نے زبدی کے بیٹے یعقُوب
اور اُس کے بھائی یُوحنّا کو کشتی پر جالوں کی مرمّت کرتے دیکھا۔
(20) اُس نے فی الفَور اُن کو بُلایا اور وہ اپنے باپ زبدی کو کشتی پر
مزدُوروں کے ساتھ چھوڑ کر اُس کے پیچھے ہو لِئے۔

ایک بدرُوح گرفتہ آدمی

(21) پھر وہ کفرنحُوم میں داخِل ہُوئے اور وہ فی الفَور سبت
کے دِن عِبادت خانے میں جا کر تعلِیم دینے لگا۔ (22) اور لوگ اُس
کی تعلِیم سے حَیران ہُوئے کیونکہ وہ اُن کو فقِیہوں کی طرح نہیں
بلکہ صاحبِ اِختیار کی طرح تعلِیم دیتا تھا۔

(23) اور فی الفَور اُن کے عِبادت خانے میں ایک شخص مِلا
جِس میں ناپاک رُوح تھی۔ وہ یُوں کہہ کر چِلاّیا۔ (24) کہ اَے
یِسُوع ناصری! ہمیں تُجھ سے کیا کام؟ کیا تُو ہم کو ہلاک کرنے آیا
ہے؟ مَیں تُجھے جانتا ہُوں کہ تُو کَون ہے۔ خُدا کا قدُّوس ہے۔

(25) یِسُوع نے اُسے جِھڑک کر کہا چُپ رہ اور اِس میں سے
نِکل جا۔ (26) پس وہ ناپاک رُوح اُسے مروڑ کر اور بڑی آواز سے
چِلاّ کر اُس میں سے نِکل گئی۔ (27) اور سب لوگ حَیران ہُوئے اور
آپس میں یہ کہہ کر بحث کرنے لگے کہ یہ کیا ہے؟ یہ تو نئی تعلِیم
ہے! وہ ناپاک رُوحوں کو بھی اِختیار کے ساتھ حُکم دیتا ہے اور وہ اُس
کا حُکم مانتی ہیں۔ (28) اور فی الفَور اُس کی شُہرت گلِیل کی اُس تمام
نواحی میں ہر جگہ پَھیل گئی۔

یِسُوع بُہت لوگوں کو شِفا دیتا ہے

(29) اور وہ فی الفَور عِبادت خانے سے نِکل کر یعقُوب اور یُوحنّا کے ساتھ شمعُون اور اندریاس کے گھر آئے۔ (30) شمعُون کی ساس تپ میں پڑی تھی اور اُنہوں نے فی الفَور اُس کی خبر اُسے دی۔ (31) اُس نے پاس جا کر اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اُٹھایا اور تَپ اُس پر سے اُتر گئی اور وہ اُن کی خِدمت کرنے لگی۔

(32) شام کو جب سُورج ڈُوب گیا تو لوگ سب بیماروں کو اور اُن کو جِن میں بدرُوحیں تِھیں اُس کے پاس لائے۔ (33) اور سارا شہر دروازے پر جمع ہو گیا۔ (34) اور اُس نے بُہتوں کو جو طرح طرح کی بیمارِیوں میں گرِفتار تھے اچّھا کیا اور بُہت سی بدرُوحوں کو نِکالا اور بدرُوحوں کو بولنے نہ دِیا کیونکہ وہ اُسے پہچانتی تِھیں۔

یِسُوع گلِیل میں مُنادی کرتا ہے

(35) اور صُبح ہی دِن نِکلنے سے بُہت پہلے وہ اُٹھ کر نِکلا اور ایک وِیران جگہ میں گیا اور وہاں دُعا کی۔ (36) اور شمعُون اور اُس کے ساتھی اُس کے پِیچھے گئے۔ (37) اور جب وہ مِلا تو اُس سے کہا کہ سب لوگ تُجھے ڈُھونڈ رہے ہیں۔

(38) اُس نے اُن سے کہا آؤ ہم اَور کہِیں آس پاس کے شہروں میں چلیں تاکہ مَیں وہاں بھی مُنادی کرُوں کیونکہ مَیں اِسی لِئے نِکلا ہُوں۔

(39) اور وہ تمام گلِیل میں اُن کے عِبادت خانوں میں جا جا کر مُنادی کرتا اور بدرُوحوں کو نِکالتا رہا۔

یِسُوع ایک کوڑھی کو شِفا دیتا ہے

(40) اور ایک کوڑھی نے اُس کے پاس آ کر اُس کی مِنّت کی اور اُس کے سامنے گُھٹنے ٹیک کر اُس سے کہا اگر تُو چاہے تو مُجھے پاک صاف کر سکتا ہے۔

(41) اُس نے اُس پر ترس کھا کر ہاتھ بڑھایا اور اُسے چُھو کر اُس سے کہا مَیں چاہتا ہُوں۔ تُو پاک صاف ہو جا۔ (42) اور فی الفَور اُس کا کوڑھ جاتا رہا اور وہ پاک صاف ہو گیا۔ (43) اور اُس نے اُسے تاکید کر کے فی الفَور رُخصت کِیا۔ (44) اور اُس سے کہا خبردار کِسی سے کُچھ نہ کہنا مگر جا کر اپنے تئِیں کاہِن کو دِکھا اور اپنے پاک صاف ہو جانے کی بابت اُن چِیزوں کو جو مُوسیٰ نے مُقرّر کِیں نذر گُذران تاکہ اُن کے لِئے گواہی ہو۔

(45) لیکن وہ باہر جا کر بُہت چرچا کرنے لگا اور اِس بات کو اَیسا مشہُور کِیا کہ یِسُوع شہر میں پھر ظاہِراً داخِل نہ ہو سکا بلکہ باہر وِیران مقاموں میں رہا اور لوگ چاروں طرف سے اُس کے پاس آتے تھے۔

باب 2

شفائے مفلُوج

(1) کَئی دِن بعد جب وہ کفر نحُوم میں پھر داخِل ہُؤا تو سُنا گیا کہ وہ گھر میں ہے۔ (2) پھر اِتنے آدمی جمع ہو گئے کہ دروازے کے پاس بھی جگہ نہ رہی اور وہ اُن کو کلام سُنا رہا تھا۔ (3) اور لوگ ایک

آپ کے سفر کے لیے

۲:۱۔۲۸

صورتِ حال

بیماری اور بری روحوں پر سیدنا یسوع المسیح کی طاقت وقدرت تیزی سے اپنے آس پاس کے

مفلُوج کو چار آدمیوں سے اُٹھوا کر اُس کے پاس لائے۔ (4) مگر
جب وہ ہجوم کے سبب سے اُس کے نزدِیک نہ آ سکے تو اُنہوں نے
اُس چھت کو جہاں وہ تھا کھول دِیا اور اُسے اُدھیڑ کر اُس چارپائی کو
جِس پر مفلُوج لیٹا تھا لٹکا دِیا۔

(5) یِسُوع نے اُن کا اِیمان دیکھ کر مفلُوج سے کہا بیٹا تیرے
گُناہ مُعاف ہُوئے۔

(6) مگر وہاں بعض فقِیہہ جو بَیٹھے تھے۔ وہ اپنے دِلوں میں
سوچنے لگے کہ۔ (7) یہ کیوں اَیسا کہتا ہے؟ کُفر بکتا ہے خُدا کے سوا
گُناہ کَون مُعاف کر سکتا ہے؟

(8) اور فی الفَور یِسُوع نے اپنی رُوح سے معلُوم کر کے کہ وہ
اپنے دِلوں میں یُوں سوچتے ہیں اُن سے کہا تُم کیوں اپنے دِلوں میں
یہ باتیں سوچتے ہو؟ (9) آسان کیا ہے؟ مفلُوج سے یہ کہنا کہ
تیرے گُناہ مُعاف ہُوئے یا یہ کہنا کہ اُٹھ اور اپنی چارپائی اُٹھا کر چل
پھر؟ (10) لیکن اِس لِئے کہ تُم جانو کہ اِبنِ آدم کو زمِین پر گُناہ
مُعاف کرنے کا اِختیار ہے (اُس نے اُس مفلُوج سے کہا)۔
(11) مَیں تُجھ سے کہتا ہُوں اُٹھ اپنی چارپائی اُٹھا کر اپنے گھر چلا جا۔
(12) اور وہ اُٹھا اور فی الفَور چارپائی اُٹھا کر اُن سب کے سامنے باہر
چلا گیا۔ چُنانچہ وہ سب حَیران ہو گئے اور خُدا کی تمجِید کر کے کہنے
لگے ہم نے اَیسا کبھی نہیں دیکھا تھا۔

لاوی کو دعوتِ رسالت

(13) وہ پِھر باہر جِھیل کے کنارے گیا اور سارا ہجوم اُس کے
پاس آیا اور وہ اُن کو تعلِیم دینے لگا۔ (14) جب وہ جا رہا تھا تو اُس نے

لوگوں کے لیے دلچسپ خبر بن گئی۔ وہ ہر جگہ سے مدد کی تلاش میں اُن کے پاس آئے۔

مشاہدہ

سیدنا یسوع ان تمام لوگوں کو امید، شفا اور نئی زندگی پیش کرتے ہیں جو ایمان کے ساتھ اس کے پاس آتے ہیں۔

فیضیابی

میں اسٹیو کو کبھی نہیں بھولوں گا۔ میں اس سے سینٹ لوئس میں ملا۔ وہ تئیس سال سے مشکلات میں تھا، اس کا بازو سوئی سے اور اس کی کلائی چاقو سے داغدار تھی۔ اس کا غرور اس کا وہ بازو اور کلائی تھا جب کہ اس کی کمزوری اس کی گرل فرینڈ تھی۔

وہ بدلنا چاہتا تھا۔

لیکن اس کی گرل فرینڈ کو اس سے کوئی مطلب نہ تھا۔ وہ شائستگی سے بات سنتی اور بہت پیاری تھی، لیکن اس کے دل کو اندھیرے نے جکڑ لیا تھا۔ اسٹیو نے جو بھی تبدیلیاں کیں وہ بہت جلد ہوا ہو جاتی تھی کیونکہ ایسا لگ رہا تھا وہ چالاکی سے اسے اس کی پرانی عادات میں واپس لے جائے گی۔ وہ اسٹیو اور خدا کی بادشاہی کے درمیان آخری چیز تھی۔ ہم نے اسے چھوڑنے کی التجا کی۔ وہ نئی مے کو پرانی مشک میں ڈالنے کی کوشش کر رہا تھا۔

وہ کئی دنوں تک یہ فیصلہ کرنے کی کوشش کرتا رہا کہ کیا کرنا ہے۔ آخر کار وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ وہ اسے چھوڑ نہیں سکتا۔

آخری بار جب میں نے اسٹیو کو دیکھا وہ بے

حلفئی کے بیٹے لاوی کو محصُول کی چَوکی پر بَیٹھے دیکھا اور اُس سے کہا میرے پِیچھے ہو لے۔ پس وہ اُٹھ کر اُس کے پِیچھے ہو لیا۔

(15) اور یُوں ہُوا کہ وہ اُس کے گھر میں کھانا کھانے بَیٹھا اور بُہت سے محصُول لینے والے اور گُنہگار لوگ یِسُوع اور اُس کے شاگردوں کے ساتھ کھانے بَیٹھے کیونکہ وہ بُہت تھے اور اُس کے پِیچھے ہو لِئے تھے۔ (16) اور فریِسیوں کے فقِیہوں نے اُسے گُنہگاروں اور محصُول لینے والوں کے ساتھ کھاتے دیکھ کر اُس کے شاگردوں سے کہا یہ تو محصُول لینے والوں اور گُنہگاروں کے ساتھ کھاتا پِیتا ہے۔

(17) یِسُوع نے یہ سُن کر اُن سے کہا تندرُستوں کو طِبیب کی ضرُورت نہیں بلکہ بیماروں کو۔ مَیں راستبازوں کو نہیں بلکہ گُنہگاروں کو بُلانے آیا ہُوں۔

اختیار ہو کر رو پڑا۔ میں نے بڑے، ہٹے کٹے، ماچو اسٹیو کو اپنی بانہوں میں پکڑ لیا۔ خداوند یسوع کی پیشین گوئی سچ تھی۔ وہ اپنی نئ مے کو ایک پرانی مشک میں ڈال کر کھو گیا۔

کوئی دوستی یا رومانس آپ کی روح کے قابل نہیں ہے۔ توبہ کا مطلب تبدیلی ہے۔ اور تبدیلی کا مطلب اپنے دل کو صاف کرنا ہے یعنی کوئی بھی اور چیز جو مسیح کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔ آپ نئ زندگی کو پرانی طرز زندگی میں نہیں ڈال سکتے۔ نہیں تو ناگزیر سانحہ واقع ہوتا ہے۔ نئ زندگی کھو جاتی ہے۔

اطلاق

کیا آپ کو اپنی زندگی کو آگے بڑھانے کے لیے کسی بڑی تبدیلی کی ضرورت ہے؟ دلیری سے اپنی زندگی خداوند یسوع المسیح کے ہاتھ میں دے دیں اور خُدا کو معجزہ کرنے دیں!

روزے کے بارے میں سوال

(18) اور یُوحنّا کے شاگرد اور فرِیسی روزے سے تھے۔ اُنہوں نے آکر اُس سے کہا یُوحنّا کے شاگرد اور فرِیسیوں کے شاگرد تو روزہ رکھتے ہیں لیکن تیرے شاگرد کیوں روزہ نہیں رکھتے؟

(19) یِسُوع نے اُن سے کہا کیا براتی جب تک دُلہا اُن کے ساتھ ہے روزہ رکھ سکتے ہیں؟ جس وقت تک دُلہا اُن کے ساتھ ہے وہ روزہ نہیں رکھ سکتے۔ (20) مگر وہ دِن آئیں گے کہ دُلہا اُن سے جُدا کیا جائے گا۔ اُس وقت وہ روزہ رکھّیں گے۔ (21) کورے کپڑے کا پَیوند پُرانی پوشاک پر کوئی نہیں لگاتا۔ نہیں تو وہ پَیوند اُس

مفلوج اور اس کے دوست

یہ قابل ذکر ہے کہ کتنی بار بڑی چیزیں چھوٹے گروپوں میں اور ان کے ذریعے ہوتی ہیں۔

مقدس مرقس کی معرفت انجیل میں ایسا ہی ایک تجربہ درج ہے۔ خداوند یسوع المسیح کفرنحوم میں تھے، وہ ایک گھر میں منادی کر رہے تھے۔ کمرے میں صرف کھڑے ہونے کی جگہ تھی اور میٹنگ شروع ہو چکی تھی اور اوپر کی چھت سے دبی دبی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ پلستر کے ٹکڑوں کے گرنے کے بعد ہنسی کی آوازیں آ رہی تھیں۔ سیدنا یسوع نے تھوڑا وقفہ لیا جب اس کے مشغول و مصروف سامعین نے دیکھا کہ چالیس مشتعل انگلیاں تیزی سے چھت میں ایک بڑا سوراخ بنا رہی ہیں۔ چند لمحوں کے لیے روشن سورج کی روشنی۔ اس کے بعد ایک قالین کو احتیاط سے چھت کے سوراخ سے نیچے اتارا گیا، سیدھے استاد کے سامنے (دیکھیں مرقس ۲:۱۔۴)۔

اُس قالین پر ایک آدمی تھا، بے حرکت ظاہر ہے مفلوج۔ اُس کے اوپر دوست کو پکڑنے کے لیے دباؤ ڈالتے ہوئے، مسکراتے چہروں والے چار آدمی آسمان کی طرف لپکے ہوئے تھے۔

کیا اِن مردوں نے کچھ کہا؟ کیا انہیں ضرورت تھی؟ کیا سیدنا یسوع نے اپنا سر پیچھے کی جانب کیا اور ہنسے؟ کیا گھر کے مالک نے چھت کو پہنچنے والے نقصان کا جو اس چھوٹے سے گروہ نے کیا ہرجانے کا دعویٰ کیا؟ جناب مرقس ہمیں ان چیزوں میں سے کچھ بھی نہیں بتاتے ہیں۔ وہ صرف ہمیں بتاتے ہیں کہ دوستوں کے اس قابل ذکر گروہ کے ایمان کی وجہ سے ایک ٹوٹے ہوئے، شکستہ دل اور پھنسے ہوئے آدمی کو جسمانی اور روحانی شفا ملی (دیکھیں ۲:۵۔۱۲)۔

آیئے واضح ہو جائیں۔ اُس دن کفرنحوم میں خداوند یسوع کی قدرت اور فضل کی وجہ سے ایک بے نام مفلوج کی زندگی بدل گئی تھی۔ لیکن آیئے اس غیر معمولی چھوٹی برادری کو نظر انداز نہ کریں جنہوں نے اُس آدمی سے دوستی کی، اُس سے دل کی گہرائیوں سے پیار کیا اور اُسے سیدنا یسوع تک پہنچانے کے لیے قابل ذکر حد تک گئے۔

کیا آپ اس طرح کے گروپ کا حصہ ہیں؟ کیا آپ کے چند وفادار دوست ہیں جو باقاعدگی سے آپ کی روحانی حوصلہ افزائی کرتے ہیں؟ اور بالکل اسی طرح اہم بات کیا آپ بھی اس حلقے میں ہیں جہاں آپ دوسروں کے لیے ایسا کر رہے ہیں؟

مجھے آپ کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ معاشرے میں بہت سے مسائل ہیں۔ گروپ بعض اوقات بہت چیلنجنگ ہوتے ہیں کیونکہ لوگ عجیب و غریب اور پریشان کن ہوتے ہیں۔ اگرچہ ایک ساتھ زندگی مشکل ہے لیکن ہمیں دوسروں کی ضرورت بھی ہے۔ خدا نے ہمیں خود سر ہونے کے لئے نہیں بلکہ ایک دوسرے پر انحصار کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور جب ہم ایمان سے لبریز چھوٹے گروہ کا حصہ ہوتے ہیں، تو نتائج وہی ہوتے ہیں جو ہم اس کہانی میں دیکھتے ہیں۔ "اور جب ہجوم نے اسے

دیکھا تو وہ حیران ہوئے اور خدا کی تمجید کرنے لگے۔“
(متی ۹:۸)۔

پوشاک میں سے کُچھ کھینچ لے گا یعنی نیا پُرانی سے اور وہ زِیادہ پھٹ
جائے گی۔ (22) اور نئی مَے کو پُرانی مَشکوں میں کوئی نہیں بھرتا۔
نہیں تو مَشکیں مَے سے پھٹ جائیں گی اور مَے اور مَشکیں دونوں
برباد ہو جائیں گی بلکہ نئی مَے کو نئی مَشکوں میں بھرتے ہیں۔

سبت کے بارے میں سوال

(23) اور یُوں ہُؤا کہ وہ سبت کے دِن کھیتوں میں ہو کر جا رہا
تھا اور اُس کے شاگرد راہ میں چلتے ہُوئے بالیں توڑنے لگے۔
(24) اور فرِیسیوں نے اُس سے کہا دیکھ یہ سبت کے دِن وہ کام کیوں
کرتے ہیں جو روا نہیں؟

(25) اُس نے اُن سے کہا کیا تُم نے کبھی نہیں پڑھا کہ داؤُد
نے کیا کِیا جب اُس کو اور اُس کے ساتھیوں کو ضرُورت ہُوئی اور وہ
بھُوکے ہُوئے؟ (26) وہ کیوں کر ابی یاتار سردار کاہِن کے دِنوں
میں خُدا کے گھر میں گیا اور اُس نے نذر کی روٹیاں کھائیں جِن کو
کھانا کاہِنوں کے سِوا اَور کِسی کو روا نہیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی
دیں؟

(27) اور اُس نے اُن سے کہا سبت آدمی کے لِئے بنا ہے نہ
آدمی سبت کے لِئے۔ (28) پس اِبنِ آدم سبت کا بھی مالِک ہے۔

باب 3

سُوکھے ہاتھ والے آدمی کو شفا

(1) اور وہ عِبادت خانے میں پھر داخِل ہُؤا اور وہاں ایک
آدمی تھا جِس کا ہاتھ سُوکھا ہُؤا تھا۔ (2) اور وہ اُس کی تاک میں رہے
کہ اگر وہ اُسے سبت کے دِن اچھّا کرے تو اُس پر اِلزام لگائیں۔
(3) اُس نے اُس آدمی سے جِس کا ہاتھ سُوکھا ہُؤا تھا کہا بیچ میں کھڑا
ہو۔ (4) اور اُن سے کہا سبت کے دِن نیکی کرنا روا ہے یا بدی کرنا؟
جان بچانا یا قتل کرنا؟ وہ چُپ رہ گئے۔ (5) اُس نے اُن کی سخت دِلی
کے سبب سے غمگین ہو کر اور چاروں طرف اُن پر غُصّہ سے نظر
کر کے اُس آدمی سے کہا اپنا ہاتھ بڑھا۔ اُس نے بڑھا دِیا اور اُس کا
ہاتھ دُرست ہو گیا۔ (6) پھر فرِیسی فی الفَور باہر جا کر ہیرودِیوں کے
ساتھ اُس کے بر خِلاف مشورہ کرنے لگے کہ اُسے کِس طرح ہلاک
کریں۔

گلیل کی جھیل کے کنارے ہجوم

(7) اور یِسُوع اپنے شاگردوں کے ساتھ جِھیل کی طرف چلا
گیا اور گلیل سے ایک بڑا ہجوم اس کے پیچھے ہو لیا اور یہُودیہ۔
(8) اور یروشلیم اور اِدومیہ سے اور یَردن کے پار اور صُور اور صَیدا
کے آس پاس سے ایک بڑا ہجوم یہ سُن کر کہ وہ کیسے بڑے کام کرتا

آپ کے سفر کے لیے

۳:۱-۳۵

صورتِ حال

حضرت مرقس نے یسوع کی خدمت میں موجود روحانی اختیار اور قدرت کی تصدیق کی۔ سیدنا یسوع المسیح نے موسوی قانون کی درست اور جامع تشریح کی۔ اس کی طاقت اور قدرت بری روحوں سے کہیں زیادہ تھی۔ اس حوالے نے سیدنا یسوع کی خدمت کو بھی ظاہر کیا کہ وہ اپنے روحانی بھائیوں اور بہنوں کو خدا کی مرضی پوری کرنے کے لئے بلائیں۔

مشاہدہ

سیدنا یسوع نے شاندار تحمّل کا مظاہرہ کیا۔ اگرچہ بہت سے لوگوں نے اُس کے اختیار پر سوال کیا، لیکن اُس نے صبر سے اُن کی تردید کی۔ جب اس کے قریبی خاندان نے سوچا کہ یسوع ایک دیوانہ ہے تب بھی خداوند یسوع المسیح نے اپنے خاندان کے تصور کو وسیع کیا تاکہ خدا سے محبت کرنے والے لوگوں کی قرابت کو شامل کیا جاسکے۔

فیضیابی

کیا آپ کو اب بھی یاد ہے؟ کیا آپ اب بھی

اس سے محبت کرتے ہیں؟ یسوع کو یاد رکھیں۔ اس سے پہلے کہ آپ کچھ بھی یاد رکھیں، اسے یاد رکھیں۔ اگر آپ کچھ بھول بھی جائیں لیکن اُسے ہرگز نہ بھولیں۔

لیکن ہم بہت جلدی بھول جاتے ہیں۔ سالوں میں بہت کچھ ہوتا ہے۔ باطن میں بہت سی تبدیلیاں ہوتی ہیں اور ظاہر میں بہت سی تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ اور کہیں نہ کہیں پس منظر میں ہم اُسے بھول جاتے ہیں۔ ہم اُس سے منہ نہیں موڑتے لیکن ہم اُسے اپنے ساتھ نہیں رکھتے۔ اسائنمنٹس ملتے رہتے ہیں۔ پروموشنز ملتی رہتی ہیں۔ بجٹ بھی بنائے جاتے ہیں۔ اولاد بھی پیدا ہوتی رہتی ہے، لیکن سیدنا مسیح۔۔۔ سیدنا یسوع المسیح کو بھول جاتے ہیں۔

کیا آپ کو یاد ہے کب آپ نے بے ساختہ حیرت سے آسمان کی طرف دیکھا؟ آپ کو خدا کی الوہیت اور بشریت کا ادراک ہوئے کتنا عرصہ ہوا ہے؟

اگر ایسا ہے، تو آپ کو جاننے اور سمجھنے کی ضرورت ہے۔ وہ اب بھی موجود ہے۔ اُس نے آپ کو تنہا نہیں چھوڑا۔ ان تمام کاغذات کتابوں، رپورٹوں اور سالوں کے درمیان اور ان تمام آوازوں، چہروں، یادوں اور تصویروں کے درمیان وہ اب بھی موجود ہے۔

ہے اُس کے پاس آیا۔ (9) پس اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا
ہجوم کی وجہ سے ایک چھوٹی کشتی میرے لِئے تیّار رہے تاکہ وہ مُجھے
دبا نہ ڈالیں۔ (10) کیونکہ اُس نے بُہت لوگوں کو اچھّا کِیا تھا۔ چُنانچہ
جِتنے لوگ سخت بیمارِیوں میں گرِفتار تھے اُس پر گِرے پڑتے تھے
کہ اُسے چُھو لیں۔ (11) اور ناپاک رُوحیں جب اُسے دیکھتی تِھیں
اُس کے آگے گِر پڑتی اور پُکار کر کہتی تِھیں کہ تُو خُدا کا بیٹا ہے۔
(12) اور وہ اُن کو بڑی تاکید کرتا تھا کہ مُجھے ظاہِر نہ کرنا۔

یِسُوع بارہ رسُول چُنتا ہے

(13) پِھر وہ پہاڑ پر چڑھ گیا اور جِن کو وہ آپ چاہتا تھا اُن کو
پاس بُلایا اور وہ اُس کے پاس چلے آئے۔ (14) اور اُس نے بارہ کو
مُقرّر کِیا تاکہ اُس کے ساتھ رہیں اور وہ اُن کو بھیجے کہ مُنادی
کریں۔
(15) اور بدرُوحوں کو نِکالنے کا اِختیار رکھّیں۔
(16) وہ یہ ہیں:۔ شمعُون جِس کا نام پطرس رکھّا۔
(17) اور زبدی کا بیٹا یعقُوب اور یعقُوب کا بھائی یُوحنّا جِن کا نام
بُوانرِگس یعنی گرج کے بیٹے رکھّا۔
(18) اور اندریاس اور فِلپُّس اور برتلمائی اور متّی اور تُوما
اور حلفئی کا بیٹا یعقُوب اور تدّی اور شمعُون قنانی۔
(19) اور یہُوداہ اِسکریُوتی جِس نے اُسے پکڑوا بھی دِیا۔ وہ گھر
میں آیا۔

غور طلب: خاندان

یہ ایک ٹوٹی اور ناکارہ لفٹ کی مانند ہے۔

لوگ ایک مختصر سفر پر اتفاق سے اکٹھے ہوتے ہیں، جتنا ممکن ہو کم بات چیت کرتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ آپ آخر کار لفٹ سے اتریں گے اور پھر شاید ہی کبھی ان لوگوں کو ملیں گے۔ لیکن آپ کے مشکل رشتے دار خاندانی ملاپ، کرسمس، تھینکس گیونگ، شادیوں اور جنازوں وغیرہ پر موجود ہوں گے۔

کیا خداوند یسوع کو مشکل رشتہ داروں سے نمٹنے کے بارے میں کچھ کہنا ہے؟ کیا خداوند یسوع کی کوئی مثال ہے جو ایک دردناک خاندان میں امن لائی؟ ہاں، ایک مثال ہے۔

اس کا اپنا خاندان۔

آپ کو یہ جان کر حیرت ہو سکتی ہے کہ سیدنا یسوع المسیح کا خاندان بہت مشکل خاندان تھا۔ یہ جان کر آپ کو حیرت ہو سکتی ہے کہ سیدنا یسوع کا بھی ایک خاندان تھا! آپ کو شاید معلوم نہ ہو کہ خداوند یسوع کے بھی بھائی اور بہنیں تھیں۔ سیدنا یسوع کے آبائی شہر کے نقادوں کا حوالہ دیتے ہوئے جناب مرقس نے لکھا "کیا یہ وُہی بڑھئی نہیں جو مریم کا بیٹا اور یعقُوب اور یوسیس اور یہُوداہ اور شمعُون کا بھائی ہے؟ اور کیا اُس کی بہنیں یہاں ہمارے ہاں نہیں؟" (مرقس ۶:۳)۔

اور یہ جان کر آپ کو حیرت ہو سکتی ہے کہ سیدنا یسوع کا خاندان ہر گز کامل نہیں تھا۔ اگر آپ کا خاندان ہی آپ کا معترف نہیں تو دل تھام لیں کبھی سیدنا یسوع بھی اُن کے معترف نہیں رہے۔

یہ بات قابل غور ہے کہ خداوند یسوع نے اپنے خاندان کے رویے کو کنٹرول کرنے کی کوشش نہیں کی۔ سیدنا مسیح نے یہ کبھی مطالبہ نہیں کیا کہ وہ اُس سے متفق ہوں۔ جب اُن کے خاندان نے اُنکی توہین کی تو وہ اُداس نہیں ہوئے۔ سیدنا مسیح نے انہیں خوش کرنے کو اپنا مشن نہیں بنایا۔

جب سیدنا یسوع کے بھائی اُس کے عقائد سے متفق نہ ہوئے، تو جناب مسیح نے انہیں زبردستی متفق کرنے کی کوشش نہیں کی۔ انہوں نے پہچان لیا کہ اُن کا روحانی خاندان وہ کام کر سکتا ہے جو اُن کا جسمانی خاندان نہیں کر سکتا تھا۔ اگر سیدنا یسوع خود اپنے خاندان کو اپنے عقائد سے متفق ہونے پر مجبور نہیں کر سکتا، تو آپ کو کیا لگتا ہے کہ آپ کو مجبور کر سکتا ہے؟

میں آپ کو یقین دہانی نہیں کروا سکتا کہ آپ کا خاندان آپ کو وہ نعمت عطا کر سکتا ہے جس کی آپ کو تلاش ہے، لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ خدا ہی عطا کرے گا۔ خدا تعالیٰ آپ کو وہ عطا کرئے جو آپ کا خاندان آپ کو نہیں دیتا۔ اگر آپ کا زمینی باپ آپ کی تائید نہیں کرتا، تو آسمانی باپ کو زمینی باپ کی جگہ لینے دیں۔

مطالعے کے لئے رہنمائی

مرقس ۳:۲۰-۳۵ پڑھیں

- کون سے حالات یا صورتحال خاندانی اجتماعات پر دباؤ ڈالتے ہیں؟
- چند وجوہات کی فہرست بنائیں جن سے خاندانی تعلقات مشکلات کا شکار ہوتے ہیں۔

- حسد خاندانوں کو کیسے تقسیم اور تباہ کر سکتا ہے؟
- آپ کے خاندان کے ارکان کے مختلف عقائد کیسے جھگڑے اور تناؤ کا سبب بن سکتے ہیں؟
- متعدد چیزوں کی فہرست بنائیں جو آپ اپنے خاندان سے پانے کی توقع رکھتے ہیں۔
- کن طریقوں سے مسیحی دوست آپ کے لیے خاندانی افراد کی مانند بن گئے ہیں؟
- دوستوں کے لئے ہماری توقعات خاندان کے افراد سے کیسے مختلف ہیں؟
- واضح کریں کہ آپ کا عقیدہ، خاندان کے لئے کیسے آپ کی ذمہ داری ہے۔
- آپ ایمانی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے خدا کی طرف کیسے دیکھتے ہیں جو آپ کے خاندان نے آپ کی زندگی میں پوری نہیں کی ہیں؟

یِسُوع اور بَعل زبُول

(20) اور اِتنے لوگ پھر جمع ہو گئے کہ وہ کھانا بھی نہ کھا سکے۔
(21) جب اُس کے عزِیزوں نے یہ سُنا تو اُسے پکڑنے کو نِکلے کیونکہ
کہتے تھے کہ وہ بے خُود ہے۔

(22) اور فقِیہہ جو یروشلیم سے آئے تھے یہ کہتے تھے کہ اُس
کے ساتھ بَعلزبُول ہے اور یہ بھی کہ وہ بدرُوحوں کے سردار کی مدد
سے بدرُوحوں کو نِکالتا ہے۔

(23) وہ اُن کو پاس بُلا کر اُن سے تمثِیلوں میں کہنے لگا کہ
شَیطان کو شَیطان کِس طرح نِکال سکتا ہے؟ (24) اور اگر کِسی
سلطنت میں پُھوٹ پڑ جائے تو وہ سلطنت قائِم نہیں رہ سکتی۔
(25) اور اگر کِسی گھر میں پُھوٹ پڑ جائے تو وہ گھر قائِم نہ رہ سکے گا۔
(26) اور اگر شَیطان اپنا ہی مُخالِف ہو کر اپنے میں پُھوٹ ڈالے تو وہ
قائِم نہیں رہ سکتا بلکہ اُس کا خاتِمہ ہو جائے گا۔ (27) لیکن کوئی آدمی
کِسی زورآور کے گھر میں گُھس کر اُس کے اسباب کو لُوٹ نہیں سکتا

اطلاق

کیا آپ خداوند یسوع المسیح کو بھول گئے ہیں؟ کیا اُس کے لیے آپ کی محبت وقت کے ساتھ ختم ہو گئی ہے؟ سیدنا مسیح کو آپ کی محبت کی تجدید کرنے دیں اور اسے دوبارہ آزادانہ طور پر بہنے دیں، جیسا کہ اُس نے ایک بار کیا تھا۔

جب تک وہ پہلے اُس زورآور کو نہ باندھ لے۔ تب اُس کا گھر لُوٹ
لے گا۔
(28) مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ بنی آدم کے سب گُناہ اور
جِتنا کُفر وہ بکتے ہیں مُعاف کِیا جائے گا۔ (29) لیکن جو کوئی رُوحُ
القُدس کے حق میں کُفر بکے وہ ابد تک مُعافی نہ پائے گا بلکہ ابدی
گُناہ کا قصُوروار ہے۔ (30) کیونکہ وہ کہتے تھے کہ اُس میں ناپاک
رُوح ہے۔

یِسُوع کی ماں اور بھائی

(31) پھر اُس کی ماں اور اُس کے بھائی آئے اور باہر کھڑے
ہو کر اُسے بُلوا بھیجا۔ (32) اور بِھیڑ اُس کے آس پاس بَیٹھی تھی اور
اُنہوں نے اُس سے کہا دیکھ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر تُجھے
پُوچھتے ہیں۔
(33) اُس نے اُن کو یہ جواب دِیا میری ماں اور میرے بھائی
کَون ہیں؟ (34) اور اُن پر جو اُس کے گِرد بَیٹھے تھے نظر کر کے کہا
دیکھو میری ماں اور میرے بھائی یہ ہیں! (35) کیونکہ جو کوئی خُدا کی
مرضی پر چلے وُہی میرا بھائی اور میری بہن اور ماں ہے۔

باب 4

بِیج بونے والے کی تمثِیل

(1) وہ پِھر جِھیل کے کنارے تعلیم دینے لگا اور اُس کے پاس
ایسا بڑا ہجوم جمع ہو گیا کہ وہ جِھیل میں ایک کشتی میں جا بَیٹھا اور

آپ کے سفر کے لیے

۴:۱-۴۱

صورتِ حال

سیدنا یسوع المسیح تمثیلوں میں تعلیم دیتے
تھے۔ یہ تماثیل خدا اور انسان کے بارے میں

سارا ہجوم خشکی پر جھیل کے کنارے رہا۔ [2] اور وہ اُن کو تمثیلوں میں بُہت سی باتیں سِکھانے لگا اور اپنی تعلیم میں اُن سے کہا۔

[3] سُنو! دیکھو ایک بونے والا بیج بونے نِکلا۔ [4] اور بوتے وقت یُوں ہُوا کہ کُچھ راہ کے کنارے گرا اور پرِندوں نے آ کر اُسے چُگ لیا۔ [5] اور کُچھ پتھّریلی زمین پر گرا جہاں اُسے بُہت مٹّی نہ مِلی اور گہری مٹّی نہ مِلنے کے سبب سے جلد اُگ آیا۔ [6] اور جب سُورج نِکلا تو جل گیا اور جڑ نہ ہونے کے سبب سے سُوکھ گیا۔ [7] اور کُچھ جھاڑیوں میں گرا اور جھاڑِیوں نے بڑھ کر اُسے دبا لیا اور وہ پَھل نہ لایا۔ [8] اور کُچھ اچھّی زمین پر گرا اور وہ اُگا اور بڑھ کر پَھلا اور کوئی تیس گُنا کوئی ساٹھ گُنا کوئی سَو گُنا پَھل لایا۔

[9] پھر اُس نے کہا جس کے سُننے کے کان ہوں وہ سُن لے۔

تمثِیلوں کا مقصد

[10] جب وہ اکیلا رہ گیا تو اُس کے ساتھیوں نے اُن بارہ سمیت اُس سے اِن تمثِیلوں کی بابت پُوچھا۔

[11] اُس نے اُن سے کہا کہ تُم کو خُدا کی بادشاہی کا بھید دِیا گیا ہے مگر اُن کے لِئے جو باہر ہیں سب باتیں تمثِیلوں میں ہوتی ہیں۔

[12] تاکہ وہ دیکھتے ہُوئے دیکھیں اور معلُوم نہ کریں اور سُنتے ہُوئے سُنیں اور نہ سمجھیں۔ اَیسا نہ ہو کہ وہ رجُوع لائیں اور مُعافی پائیں۔

یِسُوع بیج بونے والے کی تمثِیل سمجھاتا ہے

[13] پھر اُس نے اُن سے کہا کیا تُم یہ تمثِیل نہیں سمجھے؟ پھر

عظیم سچائیوں اور بصیرت پر مبنی ہیں۔ اور حضرت یسعیاہ کی کتاب سے حوالہ دیتے ہوئے خداوند مسیح نے فرمایا کہ کیسے یہ پیشن گوئی پوری ہوئی۔ حضرت مرقس نے ان تماثیل میں نہ صرف یسوع کی قدرت کو بیان کیا بلکہ موسم، پانی اور جھیل جیسی تخلیقات پر اُن کے اختیار اور حکم کو بھی ظاہر کیا۔

مشاہدہ

یہاں تک کہ خوف ناک سمندری طوفان کے دوران، جب سیدنا یسوع نے بڑے تحمل سے طوفان کو تھما دیا تو انہوں نے اپنے خوف زدہ شاگردوں کو دیکھایا کہ وہ ان کی کتنی پرواہ اور فکر کرتے ہیں۔ بعض اوقات سیدنا مسیح کے قریبی یہ سمجھنے میں قاصر رہتے ہیں کہ وہ ان کی بہت پرواہ اور فکر کرتے ہیں۔

فیضیابی

خدایا، کیا آپ کو میری پرواہ نہیں ہے؟

ایسا ایماندارانہ رونا، سخت دردناک رونا۔ میں نے پہلے بھی رب سے پوچھا ہے، کیا میری پرواہ نہیں ہے؟ میں یہ متعدد بار پوچھ چکا ہوں۔

ایک ماں ایک مردہ بچے پر رو رہی ہے۔ ایک شوہر ایک المناک حادثے سے اپنی بیوی سے جدا ہو گیا۔ ایک آٹھ سالہ بچے کے آنسو والد کے تابوت پر گرتے ہیں۔ اور وہ دل میں سوال لئے روتا۔

خدایا، کیا آپ کو پرواہ نہیں ہے؟ میں ہی کیوں؟ کیوں میرے دوست؟ میرا ہی کاروبار کیوں؟ خدایا کیا تمہیں پرواہ نہیں ہے؟

سب تمثِیلوں کو کیوں کر سمجھو گے؟ (14) بونے والا کلام بوتا
ہے۔ (15) جو راہ کے کنارے ہیں جہاں کلام بویا جاتا ہے یہ وہ ہیں
کہ جب اُنہوں نے سُنا تو شَیطان فی الفور آ کر اُس کلام کو جو اُن میں
بویا گیا تھا اُٹھا لے جاتا ہے۔ (16) اور اِسی طرح جو پتّھریلی زمِین
میں بوئے گئے یہ وہ ہیں جو کلام کو سُن کر فی الفَور خُوشی سے قبُول کر
لیتے ہیں۔ (17) اور اپنے اندر جڑ نہیں رکھتے بلکہ چند روزہ ہیں۔
پِھر جب کلام کے سبب سے مُصِیبت یا ظُلم برپا ہوتا ہے تو فی الفور
ٹھوکر کھاتے ہیں۔ (18) اور جو جھاڑِیوں میں بوئے گئے وہ اَور
ہیں۔ یہ وہ ہیں جِنہوں نے کلام سُنا۔ (19) اور دُنیا کی فِکر اور دَولت کا
فریب اَور چِیزوں کا لالچ داخِل ہو کر کلام کو دبا دیتے ہیں اور وہ بے
پَھل رہ جاتا ہے۔ (20) اور جو اچّھی زمِین میں بوئے گئے یہ وہ ہیں
جو کلام کو سُنتے اور قبُول کرتے اور پَھل لاتے ہیں۔ کوئی تِیس گُنا
کوئی ساٹھ گُنا۔ کوئی سَو گُنا۔

پَیمانے کے نِیچے چراغ

(21) اور اُس نے اُن سے کہا کیا چراغ اِس لِئے لاتے ہیں کہ
پَیمانے یا پلنگ کے نِیچے رکھّا جائے؟ کیا اِس لِئے نہیں کہ چراغدان
پر رکھّا جائے؟۔ (22) کیونکہ کوئی بات پوشِیدہ نہیں جو ظاہر نہ کی
جائے گی اور نہ ہی کوئی پوشیدہ کی گئی، مگر اس لئے کہ ظاہر ہو
جائے۔ (23) اگر کِسی کے سُننے کے کان ہوں تو سُن لے۔

(24) پِھر اُس نے اُن سے کہا خبردار رہو کہ کیا سُنتے ہو۔ جِس
پَیمانے سے تُم ناپتے ہو اُسی سے تُمہارے لِئے ناپا جائے گا اور تُم کو
زِیادہ دِیا جائے گا۔ (25) کیونکہ جِس کے پاس ہے اُسے دِیا جائے گا

یہ کبھی نہ ختم ہونے والے سوال ہیں۔ حقیقی طور سے ہر ایک شخص نے خود سے یہ سوال ضرور پوچھا ہو گا۔ کبھی کوئی صدر، کارکن یا کوئی تاجر ایسا نہیں رہا جس نے یہ نہ پوچھا ہو۔ ایسی کوئی روح نہیں رہی جس نے اس تکلیف دہ سوال سے کشتی نہ کی ہو۔ کیا میرے خدا کو پرواہ ہے؟ یا یہ درد خدا مجھے ہی کیوں دے رہا ہے؟

جیسے جیسے ہوائیں چل رہی تھیں اور سمندر غصے میں تھا، بے صبر اور خوفزدہ شاگرد سوئے ہوئے خداوند یسوع پر اپنے خوف سے چیخے۔

"استاد کیا آپ کو پرواہ نہیں کہ ہم مرنے والے ہیں؟"

سیدنا مسیح تو سوتے رہ سکتے تھے. وہ انہیں چپ رہنے کو کہہ سکتے تھے۔ وہ بے صبری سے چھلانگ لگا سکتے تھے اور غصے سے طوفان کو تھام سکتے تھے، وہ ان کی ناپختہ اور نابالغ ہونے کی نشاندہی کر سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔

پورے صبر کے ساتھ جو ہماری پرواہ کرتے ہیں، انہوں نے سوال کا جواب دیا۔ انہوں نے طوفان کو خاموش کر دیا تاکہ کانپتے ہوئے شاگرد اُن کے جواب سے محروم نہ ہوں۔ سیدنا یسوع المسیح نے ایک بار اور انسان کے دردناک وسوسے کا جواب دیا کہ جب مجھے تکلیف ہوتی ہے تو خدا کہاں ہوتا ہے؟

دھیان سے سننا اور شفا پانا۔ وہ یہاں ہی ہے اور ہماری پرواہ کرتے ہیں۔

اور جِس کے پاس نہیں ہے اُس سے وہ بھی جو اُس کے پاس ہے لے لیا جائے گا۔

اُگنے بڑھنے والے بیج کی تمثِیل

(26) اور اُس نے کہا خُدا کی بادشاہی اَیسی ہے جَیسے کوئی آدمی زمِین میں بیج ڈالے۔ (27) اور رات کو سوئے اور دِن کو جاگے اور وہ بیج اِس طرح اُگے اور بڑھے کہ وہ نہ جانے۔ (28) زمِین آپ سے آپ پَھل لاتی ہے پہلے پتّی۔ پِھر بالیں۔ پِھر بالوں میں تیّار دانے۔ (29) پِھر جب اناج پک چُکا تو وہ فی الفَور درانتی لگاتا ہے کیونکہ کاٹنے کا وقت آ پُہنچا۔

رائی کے دانے کی تمثِیل

(30) پِھر اُس نے کہا کہ ہم خُدا کی بادشاہی کو کِس سے تشبِیہ دیں اور کِس تمثِیل میں اُسے بیان کریں؟ (31) وہ رائی کے دانے کی مانِند ہے کہ جب زمِین میں بویا جاتا ہے تو زمِین کے سب بیجوں سے چھوٹا ہوتا ہے۔ (32) مگر جب بو دِیا گیا تو اُگ کر سب ترکارِیوں سے بڑا ہو جاتا ہے اور اَیسی بڑی ڈالِیاں نِکالتا ہے کہ ہوا کے پرِندے اُس کے سایہ میں بسیرا کر سکتے ہیں۔

(33) اور وہ اُن کو اِس قِسم کی بُہت سی تمثِیلیں دے دے کر اُن کی سمجھ کے مُطابِق کلام سُناتا تھا۔ (34) اور بے تمثِیل اُن سے کُچھ نہ کہتا تھا لیکن خَلوت میں اپنے خاص شاگردوں سے سب باتوں کے معنی بیان کرتا تھا۔

اطلاق

خداوند یسوع کی محبت اور خدمت کی کون سی کہانیاں آپ دوسروں کو سنا سکتے ہیں؟ ان کہانیوں کے اثرات پر غور کریں جنھوں نے آپ کو سکھایا ہے۔ آپ اُن طریقوں کو دریافت کرنے کی ہمت کریں جو خدا تعالیٰ دکھاتا ہے۔ یاد رکھیں آپ کی زندگی کے طوفانوں میں آپ کی پرواہ کرتا ہے۔

یِسُوع طُوفان کو تھما دیتا ہے

(35) اُسی دِن جب شام ہُوئی تو اُس نے اُن سے کہا آؤ پار
چلیں۔ (36) اور وہ ہجوم کو چھوڑ کر اُسے جِس حال میں وہ تھا کشتی پر
ساتھ لے چلے اور اُس کے ساتھ اَور کشتِیاں بھی تِھیں۔ (37) تب
بڑی آندھی چلی اور لہریں کشتی پر یہاں تک آئِیں کہ کشتی پانی سے
بھری جاتی تھی۔ (38) اور وہ خُود پیچھے کی طرف گدّی پر سو رہا تھا۔
پس اُنہوں نے اُسے جگا کر کہا اَے اُستاد کیا تُجھے فِکر نہیں کہ ہم
ہلاک ہُوئے جاتے ہیں؟۔

(39) اُس نے اُٹھ کر ہوا کو ڈانٹا اور پانی سے کہا ساکت ہو! تھم
جا! پس ہوا بند ہو گئی اور بڑا امن ہو گیا۔ (40) پھر اُن سے کہا تُم
کیوں ڈرتے ہو؟ اب تک اِیمان نہیں رکھتے؟ (41) اور وہ نہایت ڈر
گئے اور آپس میں کہنے لگے یہ کَون ہے کہ ہوا اور پانی بھی اُس کا حکم
مانتے ہیں؟

باب 5

ایک بدرُوح گرفتہ آدمی کو شِفا

(1) اور وہ جِھیل کے پار گراسِینِیوں کے عِلاقہ میں پُہنچے۔
(2) اور جب وہ کشتی سے اُترا تو فی الفَور ایک آدمی جِس میں ناپاک
رُوح تھی قبروں سے نِکل کر اُس سے مِلا۔ (3) وہ قبروں میں رہا
کرتا تھا اور اب کوئی اُسے زنجیروں سے بھی نہ باندھ سکتا تھا۔
(4) کیونکہ وہ بار بار بیڑِیوں اور زنجیروں سے باندھا گیا تھا لیکن اُس

آپ کے سفر کے لیے

۵:۱-۴۳

صورتِ حال

خداوند یسوع المسیح نے شہر کے سب سے اہم لوگوں اور سب سے حقیر اور ناپسندیدہ لوگوں کی خدمت کی۔ اس کی قادر مطلق قدرت بدروحوں، بیماریوں اور موت پر غالب آگئی۔

مشاہدہ

اگرچہ سیدنا یسوع المسیح نے ان لوگوں کو زندہ کیا جو جسمانی طور پر مر چکے تھے، لیکن انہوں نے اپنی زیادہ تر توانائی و قدرت ان لوگوں کے بچانے میں صرف کی جو روحانی طور پر مر چکے تھے۔ وہ انہیں ایک نئی روحانی زندگی دینا چاہتے تھے۔

فیضیابی

جنازہ شروع ہو چکا تھا۔ لوگوں کا خیال تھا کہ اس وقت سیدنا مسیح یائیر کی بیٹی کے لئے جو کر سکتے تھے وہ خوش گفتار اور اعلیٰ تسلی و مہربانی کے الفاظ ہی ہو سکتے ہیں۔ لیکن سیدنا یسوع کے الفاظ تو بہت ہی حیران کن تھے۔ لڑکی کے بارے میں نہیں بلکہ لڑکی کے لیے۔

میری بیٹی، کھڑے ہو جاؤ۔

اگلی بات جو یائیر لڑکی کا باپ دیکھ رہا تھا کہ وہ کھانا کھا رہی تھی، جناب یسوع المسیح مسکرا رہے تھے، اور کرائے کے سوگواروں اور رونے والوں کو جلدی گھر بھیج دیا گیا۔

وہ دوبارہ ایسا کرئے گا، آپ جانتے ہیں کہ اس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ دوبارہ کرئے گا۔ اور اس نے دکھایا ہے کہ وہ کر سکتا ہے

"کیونکہ خُداوند خُود آسمان سے للکار کے ساتھ اترے گا۔" (۱ تھمیتھیس ۴:۱۶)۔

یہ وہی آواز ہے جس نے نین کے قریب لڑکے کو زندہ کیا، جس نے یائیر کی ساکن یعنی مردہ بیٹی کو جلایا اور جس نے لعزر کی چار دن کی لاش کو جگایا – وہی آواز دوبارہ بولے گی۔ زمین اور سمندر اپنے مردوں کو نکال باہر

نے زنجیروں کو توڑا اور بیڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کِیا تھا اور کوئی اُسے
قابُو میں نہ لا سکتا تھا۔ (5) اور وہ ہمیشہ رات دِن قبروں اور پہاڑوں
میں چِلاّتا اور اپنے تئیں پتّھروں سے زخمی کرتا تھا۔

(6) وہ یِسُوع کو دُور سے دیکھ کر دَوڑا اور اُسے سِجدہ کِیا۔
(7) اور بڑی آواز سے چِلاّ کر کہا اَے یِسُوع خُدا تعالےٰ کے فرزند
مُجھے تُجھ سے کیا کام؟ تُجھے خُدا کی قَسم دیتا ہُوں مُجھے عذاب میں نہ
ڈال۔

(8) کیونکہ اُس نے اُس سے کہا تھا اَے ناپاک رُوح اِس آدمی
میں سے نِکل آ۔ (9) پِھر اُس نے اُس سے پُوچھا تیرا نام کیا ہے؟
اُس نے اُس سے کہا میرا نام لشکر ہے کیونکہ ہم بُہت ہیں۔
(10) پِھر اُس نے اُس کی بُہت مِنّت کی کہ ہمیں اِس علاقے سے باہر
نہ بھیج۔

(11) اور وہاں پہاڑ پر سُؤروں کا ایک بڑا غول چر رہا تھا۔
(12) پس اُنہوں نے اُس کی مِنّت کر کے کہا کہ ہم کو اُن سُؤروں
میں بھیج دے تاکہ ہم اُن میں داخِل ہوں۔ (13) پس اُس نے اُن
کو اِجازت دی اور ناپاک رُوحیں نِکل کر سُؤروں میں داخِل ہو گئیں
اور وہ غول جو کوئی دو ہزار کا تھا کڑاڑے پر سے جھپٹ کر جِھیل
میں جا پڑا اور جِھیل میں ڈُوب مَرا۔

(14) اور اُن کے چرانے والوں نے بھاگ کر شہر اور دیہات
میں خبر پُہنچائی۔ (15) پس لوگ یہ ماجرا دیکھنے کو نِکل کر یِسُوع کے
پاس آئے اور جِس میں بدرُوحیں یعنی بدرُوحوں کا لشکر تھا اُس کو
بَیٹھے اور کپڑے پہنے اور ہوش میں دیکھ کر ڈر گئے۔ (16) اور

گراسینی کا آسیب زدہ

عظیم سی۔ ایس لیوس نے کہا کہ بد روحوں اور شیاطین کے بارے میں سوچنے کے دو یکساں غلط طریقے ہیں۔ ایک تو ان کے وجود کی تضحیک کرنا اور مذاق اڑانا۔ دوسرا ان کے وہم و جنون میں مبتلا ہونا اور انہیں ہر جھاڑی اور بری چیز کے پیچھے دیکھنا۔

سیدنا یسوع کا ایک معجزہ جس میں ایک بدروح گرفتہ شخص کو آزاد کیا گیا تھا (دیکھیں مرقس ۵:۱۔۲۰)۔ ہمیں یہاں ایک متوازن نقطہ نظر حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے۔

ہم اس آدمی کا نام نہیں جانتے، صرف یہ جانتے ہیں کہ وہ برہنہ رہتا تھا (دیکھیں لوقا ۸:۲۷) اور وہ گلیل کی جھیل کے مشرقی ساحل پر اکیلا رہتا تھا۔ وہ ہر وقت عذاب میں رہتا تھا، رات کو پہاڑوں پر جنگلی جانوروں کی مانند گھومتا تھا، "چلاتا اور اپنے تیئں پتھروں سے زخمی کرتا تھا" (مرقس ۵:۵)۔ جیسا کہ خیال کیا جاتا ہے کہ کچھ شیاطین چنچل، کارٹونش مخلوق ہیں جن میں کچھ کی دوشاخی اور کچھ کی نوکیلی دم ہے۔

مختلف اوقات میں بڑے بڑے گروہ گئے اور اسے روکنے اور بچانے کی کوشش کی۔ ممکنہ طور پر اس لیے وہ خود کو تکلیف دیتا تھا کہ وہ کسی اور کو تکلیف نہ پہنچائے۔ لیکن وہ آدمی "انتہائی تند مزاج" تھا (متی ۸:۲۸)۔ اس کے پاؤں کی ٹوٹی ہوئی بیڑیاں، اس کی کلائیوں پر ٹوٹی ہوئی زنجیریں اس بات کا ثبوت تھیں کہ انسانی طاقت بدی کی طاقت کے مقابلے میں بالکل ہی کمزور اور ناتواں ہے۔

تاہم جس لمحے خداوند یسوع المسیح ظاہر ہوئے، بری روح جانتی تھی کہ اس کے دن گنے جا چکے ہیں۔ خداوند یسوع المسیح نے بھی اپنی طاقت و قدرت کے ساتھ ساحلِ گلیل پر قدم رکھا اور فرمایا۔ "اے ناپاک روح آدمی میں سے نکل آ۔" (مرقس ۵:۸)

آدمی کے ہی منہ کو استعمال میں لا کر بدروح نے چیخ ماری، "اور بڑی آواز سے چِلاّ کر کہا اَے یِسُوع خُدا تعالٰے کے فرزند مُجھے تجھ سے کیا کام؟ تجھے خُدا کی قسم دیتا ہُوں مُجھے عذاب میں نہ ڈال۔" (مرقس ۵:۷)

خداوند یسوع المسیح نے اُس مضحکہ خیز اور بیہودہ درخواست کو نظر انداز کیا اور پوچھا، "تیرا نام کیا ہے؟" جواب "میرا نام لشکر ہے کیونکہ ہم بہت سے ہیں"۔ (مرقس ۵:۹) (انگلش بائبل میں لشکر کے لئے لفظ legion ایک رومن فوجی اصطلاح ہے جس کا مطلب ۳ہزار سے ۶ ہزار کا لشکر ہے)

مقدس مرقس ہمیں بتاتے ہیں کہ بدروحوں نے سوروں کے ایک بڑے ریوڑ میں جانے کی منت کی جو قریب ہی چر رہا تھا۔ اور پھر ایسا ہی ہوا تھا۔ کوئی محفلِ کشف نہیں ہوئی، نہ کوئی جادو منتر، نہ کوئی کھیل تماشہ۔ نجات دہندہ کی طرف سے صرف ایک لفظ "جاؤ"۔ بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ "سوروں کا غول کڑاڑے پر سے جھپٹ کر جھیل میں جا پڑا۔۔۔ اور ڈوب مرا" (مرقس ۵:۱۳)۔ جلدی سے کسی نے برہنہ آدمی کے گرد چادر ڈال دی۔ وہاں علاقے کے لوگ آئے "اور اُسے بیٹھے اور کپڑے پہنے اور ہوش

میں دیکھ کر ڈر گئے"(مرقس ۵:۱۵)۔

اس واقعے نے ہمیں واقع ہی ہوش دلایا ہے۔ شیاطین بلاشبہ حقیقی ہیں۔ لیکن ہمیں پر اعتماد رہنا ہے۔ بری طاقتیں لرز اور کانپ جاتی ہیں اور یہ سیدنا مسیح کی طاقت وقدرت اور اختیار کے سامنے جھک جاتی ہیں۔ ایماندار اس سے خوش ہوتے ہیں:" کیونکہ جو تُم میں ہے وہ اُس سے بڑا ہے جو دُنیا میں ہے"(ایوحنا۴:۴)

کریں گے اور اب موت نہیں ہوگی۔

سیدنا یسوع المسیح نے اس بات کو یقینی بنایا۔

اطلاق

آپ چیتھڑوں میں ملبس بے گھر بھکاری کو قبول کرنے اور اس سے پیار کرنے کے لیے کیا کر سکتے ہیں؟ کیا آپ ایک شرابی، ایک گلی گینگ کے رکن، ایڈز کے شکار کے ساتھ خدا کی محبت بانٹ سکتے ہیں؟ یہ لوگ خدا کی محبت اور آپ کی محبت کے بھی لائق ہیں۔ اس ہفتے دوسرے مسیحیوں کے ساتھ شامل ہوں تاکہ ان لوگوں کے ساتھ خدا کے کلام کا اشتراک کریں جن سے آپ عام طور پر رابطہ نہیں کرتے ہیں۔

دیکھنے والوں نے اُس کا حال جِس میں بدرُوحیں تِھیں اور سُوٴروں کا
ماجرا اُن سے بیان کِیا۔ (17) وہ اُس کی مِنّت کرنے لگے کہ ہماری
سرحد سے چلا جا۔

(18) اور جب وہ کشتی میں داخِل ہونے لگا تو جِس میں
بدرُوحیں تِھیں اُس نے اُس کی مِنّت کی کہ مَیں تیرے ساتھ
رہُوں۔ (19) لیکن اُس نے اُسے اِجازت نہ دی بلکہ اُس سے کہا کہ
اپنے لوگوں کے پاس اپنے گھر جا اور اُن کو خبر دے کہ خُداوند نے
تیرے لِئے کَیسے بڑے کام کِئے اور تُجھ پر رحم کِیا۔ (20) وہ گیا اور
دِکَپُلِس میں اِس بات کا چرچا کرنے لگا کہ یِسُوع نے اُس کے لِئے
کَیسے بڑے کام کِئے اور سب لوگ تعجُّب کرتے تھے۔

یائر کی بیٹی

(21) جب یِسُوع پھِر کشتی میں پار گیا تو بڑی بِھیڑ اُس کے پاس
جمع ہُوئی اور وہ جِھیل کے کنارے تھا۔ (22) اور عِبادت خانے کے
سرداروں میں سے ایک شخص یائیر نام آیا اور اُسے دیکھ کر اُس کے

قدموں پر گرا۔ (23) اور یہ کہہ کر اُس کی بُہت مِنّت کی کہ میری
چھوٹی بیٹی مَرنے کو ہے۔ تُو آکر اپنے ہاتھ اُس پر رکھ تاکہ وہ اچّھی
ہو جائے اور زِندہ رہے۔ (24) پس وہ اُس کے ساتھ چلا اور بُہت
سے لوگ اُس کے پِیچھے ہو لِئے اور اُس پر گِرے پڑتے تھے۔

پوشاک چھونے والی عورت کو شفا

(25) پھر ایک عَورت جِس کے بارہ برس سے خُون جاری
تھا۔ (26) اور کئی طبِیبوں سے بڑی تکلِیف اُٹھا چُکی تھی اور اپنا سب
مال خرچ کر کے بھی اُسے کُچھ فائدہ نہ ہُؤا تھا بلکہ زِیادہ بیمار ہو گئی
تھی۔ (27) یِسُوع کا حال سُن کر بِھیڑ میں اُس کے پِیچھے سے آئی اور
اُس کی پوشاک کو چُھؤا۔ (28) کیونکہ وہ کہتی تھی کہ اگر مَیں
صِرف اُس کی پوشاک ہی چُھولُوں گی تو اچّھی ہو جاؤں گی۔

(29) اور فی الفور اُس کا خُون بہنا بند ہو گیا اور اُس نے اپنے
بدن میں معلُوم کِیا کہ مَیں نے اِس بیماری سے شِفا پائی۔ (30) یِسُوع
نے فی الفَور اپنے میں معلُوم کر کے کہ مُجھ میں سے قُوّت نِکلی اُس
بِھیڑ میں پِیچھے مُڑ کر کہا کِس نے میری پوشاک چُھوئی؟

(31) اُس کے شاگِردوں نے اُس سے کہا تُو دیکھتا ہے کہ بِھیڑ
تُجھ پر گِری پڑتی ہے پِھر تُو کہتا ہے مُجھے کِس نے چُھؤا؟۔

(32) اُس نے چاروں طرف نِگاہ کی تاکہ جِس نے یہ کام کِیا تھا
اُسے دیکھے۔ (33) وہ عَورت جو کُچھ اُس سے ہُؤا تھا محسُوس کر کے
ڈرتی اور کانپتی ہُوئی آئی اور اُس کے آگے گِر پڑی اور سارا حال سچ
سچ اُس سے کہہ دِیا۔ (34) اُس نے اُس سے کہا بیٹی تیرے اِیمان
سے تُجھے شِفا مِلی۔ سلامت جا اور اپنی اِس بیماری سے بچی رہ۔

غور طلب: شفا

ایک دائمی حیض کی بیماری، خون بہنے کا دائمی مسئلہ۔ ایسی حالت اور بیماری کسی بھی دور کی عورت کے لیے مشکل ہو گی۔ لیکن ایک یہودی عورت کے لیے اس سے بدتر کوئی چیز یا بیماری نہیں ہو سکتی۔ یقیناً اس کی زندگی کا کوئی بھی پہلو ایسا نہیں ہو گا جو متاثر ہونے سے بچا ہو۔

جنسی طور پر۔۔۔ وہ اپنے شوہر کو چھو نہیں سکتی تھی۔ زچگی سے۔۔۔ وہ بچے پیدا نہیں کر سکتی تھی۔ گھریلو طور پر۔۔۔ وہ جس چیز کو بھی چھوتی اسے ناپاک سمجھا جاتا تھا۔ وہ برتن نہیں دھو سکتی تھی۔ وہ فرش پر جھاڑو نہیں لگا سکتی تھی اور روحانی طور پر... اسے ہیکل اور عبادت خانے میں داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی۔

وہ جسمانی و ذہنی طور پر تھک چکی تھی اور سماجی طور پر بے دخل تھی۔ اس نے کئی ڈاکٹروں سے مدد مانگی تھی۔ وہ ایک کلنک بن چکی تھی۔ وہ روزانہ ایسے جسم میں جاگتی تھی جس سے ہر کوئی نفرت کرتا تھا اور اسے ناپاک سمجھتا تھا۔

وہ اپنی آخری نماز کے لیے نیچے کھڑی ہے۔ اور جب ہماری اس سے ملاقات ہوتی ہے وہ دعا کرنے والی ہے۔

جب وہ خداوند یسوع المسیح کے پاس پہنچتی ہے، وہ لوگوں سے گھرا ہوتا ہے۔ وہ یائیر جو معاشرے کا سب سے اہم آدمی ہے کی بیٹی کی مدد کرنے کے لیے اپنے راستے پر ہے۔ گمانِ غالب ہے کہ وہ اپنی مدد کی خاطر ایک اعلیٰ اہلکار کے فوری مشن میں خلل ڈالے گی؟ بہت ہی کم۔ لیکن کتنا امکان ہے کہ اگر وہ موقع نہیں لیتی تو وہ زندہ رہے گی؟ ابھی بھی بہت کم۔ تو وہ ایک موقع لیتی ہے۔

اگر میں صرف اس کے کپڑوں کو ہی چھو لوں، وہ سوچتی ہے، میں تندرست ہو جاؤں گی۔

جوکھم بھرا فیصلہ۔ (سیدنا مسیح) چھونے کے لیے اُسے لوگوں کو چھونا پڑے گا۔ اگر ان میں سے کوئی اسے پہچان لے تو۔۔۔ لیکن اس کے پاس کیا انتخاب ہے؟ اس کے پاس کوئی پیسہ نہیں ہے، کوئی طاقت نہیں ہے، کوئی دوست نہیں ہے، کوئی حل نہیں ہے۔ اس کے پاس بس ایک دیوانہ پن ہے کہ سیدنا یسوع مدد کر سکتے ہیں اور ایک بڑی امید ہے کہ وہ کرے گا۔

یقیناً کوئی ضمانت نہیں تھی۔ اسے بس امید تھی کہ وہ جواب دے گا۔ وہ اس کے لیے تڑپ رہی تھی۔ لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کیا کرے گا؟ وہ صرف اتنا جانتی تھی کہ وہ بھلا ہے۔ یہی ایمان ہے۔

ایمان یہ یقین نہیں ہے کہ خدا وہی کرے گا جو آپ چاہتے ہیں۔ ایمان یہ یقین ہے کہ خدا وہی کرے گا جو صحیح ہے۔

مبارک ہیں گندے غریب، دینے کو کچھ نہیں، مشکلات میں پھنسے ہوئے، بے سہارا اور بیمار، سیدنا یسوع نے فرمایا "کیونکہ آسمان کی بادشاہی ان کی ہے" (متی ۵:۳۔۱۰)

خدا کی معیشت انسانی معیشت سے الٹی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ کے حالات جتنے زیادہ ناامید ہوں گے، آپ کی نجات کا امکان اتنا ہی زیادہ ہو گا۔ آپ کی فکر جتنی زیادہ ہو گی، آپ کی دعائیں اتنی ہی زیادہ حقیقی ہوں گی۔ کمرہ جتنا تاریک ہو گا روشنی کی ضرورت اتنی ہی زیادہ ہو گی۔

ایک صحت مند عورت کبھی بھی اس کی قبا کی جھالر کو چھونے کی معترف نہ ہوتی۔ لیکن یہ عورت بیمار تھی اور جب اس نے ایمان سے اُسکی قبا کی جھالر کو چھوا تو فوراً ہی معجزہ ہوا۔

شفایابی میں اس کا حصہ بہت چھوٹا سا تھا۔ اس نے بس اتنا کیا

کہ ہجوم میں اپنا بازو بڑھایا۔

"کاش میں اسے چھو سکوں۔"

جب ہم ایمان سے کچھ کرتے ہیں شفایابی شروع ہو جاتی ہے، اور جب ہم ایک قدم بڑھاتے ہیں تو شفا کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔

مطالعے کے لئے رہنمائی

مرقس ۵:۲۱-۴۲

- اس وقت کے بارے میں سوچیں جب آپ نے ایمان کا قدم اٹھایا۔ آپ نے کیا کیا اور خدا نے کیا جواب دیا؟
- آپ کیوں سوچتے ہیں کہ یسوع اس عورت کی نشاندہی کرنے کے لیے رک گئے؟
- جب وہ وہاں سے گزرا بہت سے لوگوں نے یسوع کو چھو لیا کیوں خداوند یسوع کی طاقت نے اس عورت کو شفا بخشی لیکن کسی اور کو نہیں؟
- اس عورت کی کہانی ایمان کے بارے میں کیا ظاہر کرتی ہے؟
- آپ اس عورت کو کن طریقوں سے پہچان سکتے ہیں؟
- ایمان میں قدم رکھنے میں مشکل کیا ہے؟
- آپ کو اپنی زندگی کے کس شعبے میں سیدنا مسیح کی شفا بخش طاقت کا تجربہ کرنے کی ضرورت ہے؟
- آپ کو ایمان کے کون سے عملی اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے؟

(35) وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ عِبادت خانے کے سردار کے ہاں سے لوگوں نے آ کر کہا کہ تیری بیٹی مَر گئی۔ اب اُستاد کو کیوں تکلِیف دیتا ہے؟

(36) جو بات وہ کہہ رہے تھے اُس پر یِسُوع نے توجُّہ نہ کر کے عِبادت خانہ کے سردار سے کہا خَوف نہ کر۔ فقط اِعتقاد رکھ۔ (37) پھِر اُس نے پطرس اور یعقُوب اور یعقُوب کے بھائی یُوحنّا کے سِوا اور کِسی کو اپنے ساتھ چلنے کی اِجازت نہ دی۔ (38) اور وہ عِبادت خانے کے سردار کے گھر میں آئے اور اُس نے دیکھا کہ ہُلّڑ ہو رہا ہے اور لوگ بُہت رو پِیٹ رہے ہیں۔ (39) اور اندر جا کر اُن سے کہا تُم کیوں غُل مچاتے اور روتے ہو؟ لڑکی مَر نہیں گئی بلکہ سوتی ہے۔

(40) وہ اُس پر ہنسنے لگے لیکن وہ سب کو نِکال کر لڑکی کے ماں
باپ کو اور اپنے ساتھِیوں کو لے کر جہاں لڑکی پڑی تھی اندر گیا۔
(41) اور لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر اُس سے کہا تلیتا قُومی۔ جِس کا ترجمہ ہے
اَے لڑکی مَیں تُجھ سے کہتا ہُوں اُٹھ۔ (42) وہ لڑکی فی الفَور اُٹھ کر
چلنے پھِرنے لگی کیونکہ وہ بارہ برس کی تھی۔ اِس پر لوگ بُہت ہی
حَیران ہُوئے۔ (43) پھِر اُس نے اُن کو تاکِید سے حُکم دِیا کہ یہ کوئی
نہ جانے اور فرمایا کہ لڑکی کو کُچھ کھانے کو دِیا جائے۔

باب 6

ناصرت میں یِسُوع کو رد کِیا جاتا ہے

(1) پھِر وہاں سے نِکل کر وہ اپنے وطن میں آیا اور اُس کے
شاگرد اُس کے پِیچھے ہو لِئے۔ (2) جب سبت کا دِن آیا تو وہ عِبادت
خانے میں تعلِیم دینے لگا اور بُہت لوگ سُن کر حَیران ہُوئے اور
کہنے لگے کہ یہ باتیں اِس میں کہاں سے آ گئِیں؟ اور یہ کیا حِکمت
ہے جو اِسے بخشی گئی اور کَیسے معجزے اُس کے ہاتھ سے ظاہِر ہوتے
ہیں؟ (3) کیا یہ وُہی بڑھئی نہیں جو مریم کا بیٹا اور یعقُوب اور
یوسیس اور یہُوداہ اور شمعُون کا بھائی ہے؟ اور کیا اُس کی بہنیں
یہاں ہمارے ہاں نہیں؟ پس اُنہوں نے اُس کے سبب سے ٹھوکر
کھائی۔

(4) یِسُوع نے اُن سے کہا نبی اپنے وطن اور اپنے رشتے
داروں اور اپنے گھر کے سِوا اَور کہِیں بے عِزّت نہیں ہوتا۔
(5) اور وہ کوئی معجزہ وہاں نہ دِکھا سکا۔ صِرف تھوڑے سے بیماروں

آپ کے سفر کے لیے

۶:۱-۷:۲۳

صورتِ حال

بالخصوص اِس مصروف دن کا یہ ریکارڈ چاروں اناجیل میں پایا جاتا ہے۔ اور اس میں خاص اہمیت پانچ ہزار کو کھانے سے سیر کرنا ہے۔

مشاہدہ

سیدنا یسوع المسیح نے ہماری طرح دباؤ اور افراتفری کے دنوں کا تجربہ کیا۔ وہ جانتا ہے کہ ہماری زندگی کی رفتار کیسی ہے۔

فیضیابی

سیدنا مسیح کی زندگی کا ایک دن۔

ایک ایسا دن جس میں اپنی مصلوبیت کے دن کے علاوہ اُن کو سب سے زیادہ تناؤ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس سے پہلے کہ صبح شام میں ڈھلتی

خون کی بیماری میں مبتلا عورت

اگر آج آپ کو لگتا ہے کہ آپ کسی دھاگے سے لٹک رہے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ آپ کسی سے ملیں۔

وہ مقدس مرقس کی انجیل میں ایک بے نام عورت ہے — ایک ہجوم میں صرف ایک چہرہ۔ لیکن اس چہرے کے پیچھے کیا کہانی ہے؟ وہ ہمیں جناب مرقس بتاتے ہیں جو ایک مخصوص عورت کے بارے میں ہے۔ ”جس کے بارہ برس سے خُون جاری تھا۔ اور کئی طبِیبوں سے بڑی تکلِیف اُٹھا چکی تھی اور اپنا سب مال خرچ کر کے بھی اُسے کُچھ فائِدہ نہ ہُوا تھا بلکہ زِیادہ بیمار ہو گئی تھی۔“(مرقس ۵:۲۵۔۲٦)

اسے ماہواری کی دائمی بیماری تھی جس کا کوئی ماہر ڈاکٹر بھی علاج نہیں کر سکتا تھا۔ یہ کسی بھی دور میں بہت بری بیماری ہے، لیکن خاص طور پر پہلی صدی کے یہودی قوانین میں اس کے تمام رسمی قوانین کے ساتھ ساتھ رسمی پاکیزگی کی ضروری ہوتی تھی۔ ہمیشہ ناپاک سمجھی جانے والی یہ غریب عورت ہر جگہ ناپسندیدہ تھی۔ وہ عبادت خانے میں نہیں جا سکتی تھی، کسی سماجی پروگرام جیسا کہ کسی شادی وغیرہ میں بھی نہیں جا سکتی تھی۔

شکر ہے کہ اُس دن کسی نے بھی اسے نہ دیکھا اور پہچانا، سب کی نظریں خداوند یسوع پر تھیں۔ وہ یائیر کے ساتھ چل رہے تھے جو کہ عبادت خانے کا اہم سردار تھا جس کی بیٹی مر رہی تھی۔

میں خداوند یسوع کے اہم اور فوری مشن میں خلل نہیں ڈال سکتی، اس نے سوچا۔ لیکن میں یہ موقع بھی کھو نہیں سکتی۔ اسے میرے پاس رکنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اسے مجھے چھونے یا میرے تعارف کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اگر میں صرف اس کے لباس کے کنارے کو ہی چھولوں تو میں شفا پا جاؤں گی

آپ کو اُس عورت کی تعریف کرنی ہو گی جس کی کوئی سہیلی نہیں ہے، کسی سے کوئی تعلق بھی نہیں ہے، کوئی سماجی حیثیت نہیں ہے اور نہ ہی کوئی روپیہ پیسا ہے۔ وہ صرف ایک دھاگے سے لٹکی ہوئی ہے۔ اعتماد کا صرف ایک چھوٹا سا دھاگہ کہ سیدنا یسوع قدرت والے اور بھلے ہیں۔

اس امید سے چمٹے ہوئے، وہ کچھ پر خطر ہمت کرتی ہے۔ وہ ہجوم میں سے اپنا راستہ بُنتی ہے۔ اور جب کافی قریب آتی ہے، وہ نیچے جھک جاتی ہے اور اپنا بازو دوسروں کے درمیان سے نکال لیتی ہے۔ صرف ایک لمحے کے لیے، اس کی انگلیاں شفا دینے والے کے لباس کا دھاگہ ڈھونڈتی ہیں۔ پھر سیکنڈ کے دسویں حصے میں، وہ واقعی ہی ایک دھاگے سے لٹکی رہتی ہے۔ اور پلک جھپکتے ہی وہ شفا پا جاتی ہے۔

اگر آپ کے سامنے بھی وہ دھاگہ ہے تو صرف اپنا ہاتھ آگے بڑھائیں۔ سیدنا یسوع المسیح اب بھی شفا بخشتے ہیں۔

پر ہاتھ رکھ کر اُنہیں اچّھا کر دِیا۔ (6) اور اُس نے اُن کی بے اِعتقادی پر تعجّب کِیا۔ اور وہ چاروں طرف کے گاؤں میں تعلیم دیتا پھرا۔

یِسُوع شاگردوں کو بھیجتا ہے

(7) اور اُس نے اُن بارہ کو اپنے پاس بُلا کر دو دو کر کے بھیجنا شرُوع کِیا اور اُن کو ناپاک رُوحوں پر اِختیار بخشا۔ (8) اور حکم دِیا کہ راستے کے لِئے لاٹھی کے سِوا کُچھ نہ لو۔ نہ روٹی۔ نہ جھولی۔ نہ اپنے کمربند میں پَیسے۔ (9) مگر جُوتیاں پہنو اور دو کُرتے نہ پہنو۔

(10) اور اُس نے اُن سے کہا جہاں تُم کِسی گھر میں داخِل ہو تو اُسی میں رہو جب تک وہاں سے روانہ نہ ہو۔ (11) اور جِس جگہ کے لوگ تُم کو قبُول نہ کریں اور تُمہاری نہ سُنیں وہاں سے چلتے وقت اپنے تلووں کی گرد جھاڑ دو تاکہ اُن پر گواہی ہو۔

(12) اور اُنہوں نے روانہ ہو کر مُنادی کی کہ تَوبہ کرو۔ (13) اور بُہت سی بدرُوحوں کو نِکالا اور بُہت سے بیماروں کو **تیل مَل کر اچّھا کِیا۔**

یُوحنّا بپتِسمہ دینے والے کی مَوت

(14) اور ہیرودیس بادشاہ نے اُس کا ذِکر سُنا کیونکہ اُس کا نام مشہُور ہو گیا تھا اور اُس نے کہا کہ یُوحنّا بپتِسمہ دینے والا مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے کیونکہ اُس سے معجزے ظاہِر ہوتے ہیں۔

(15) مگر بعض کہتے تھے کہ ایلیّاہ ہے اور بعض یہ کہ نبیوں میں سے کِسی کی مانِند ایک نبی ہے۔

اُس کے پاس رونے --- بھاگنے --- چیخنے --- تعریف کرنے اور شک کرنے کی وجہ ہے۔

سکون سے اضطراب تک۔ امن سے انتشار تک۔ لمحوں میں اُس کی دنیا الٹ پلٹ جاتی ہے۔

صبح غیر متوقع طور پر جنگل میں پگڈنڈی کی مانند ہے۔ پہلے ہی سیدنا یسوع المسیح ایک عزیز دوست اور رشتہ دار کی موت پر غمگین ہیں۔ پھر اُن کی جان کو خطرہ ہے۔ اگلے لمحے وہ اپنے پیروکاروں کی فاتحانہ واپسی کا جشن مناتا ہے۔ پھر انسانیت کے ٹھٹھوں سے اس کا دم گھٹنے لگتا ہے۔

سوگ --- خطرہ --- خوشی --- چیخ و پکار۔

اگلی بار جب آپ کی دنیا سکون سے اضطراب کی طرف جائے تو اُس پر غور کریں۔

جنابِ یسوع المسیح جانتے ہیں کہ آپ کیسا محسوس کرتے ہیں۔

میرا ایک دوست حال ہی میں اپنے چھ سالہ بیٹے کو بال کو باسکٹ کرنا سیکھا رہا تھا۔ لڑکے نے باسکٹ بال لی اور اسے ہدف کی طرف جتنی قوت سے پھینک سکتا تھا پھینکا۔ لیکن وہ بار بار ناکام ہو رہا تھا۔ باپ پھر گیند لے کر باسکٹ کی طرف پھینکتا اور کہتا بیٹا کچھ ایسا کرو، یہ آسان ہے۔

لڑکے نے دوبارہ کوشش کی اور ناکام رہا۔ اس کے بعد میرا دوست پھر بال کو باسکٹ میں ڈالنا سکھاتا اور اپنے بیٹے کی بار بار ہمت بندھاتا اور کہتا کہ بیٹا تھوڑی جان لگا کر پھینکو۔

کئی منٹوں اور کئی ناکامیوں کے بعد، لڑکے

یائیر

ایک چھوٹے شہر میں بڑی خبروں سے زیادہ تیز زمین پر کوئی چیز نہیں چلتی۔

کفر نحوم میں ہر کوئی جانتا تھا کہ اگر معجزہ نہ ہوا تو یائیر کی بیٹی دن بھر بھی زندہ نہیں رہ پائے گی۔ لوگ خداوند یسوع المسیح کے شہر میں داخل ہونے پر

چہ مگوئیاں کر رہے تھے۔ پس جب مقامی عبادت گاہ کا رہنما یائیر، کنارے پر جمع ہجوم کی طرف دوڑتا ہوا گیا تو اس نے درحقیقت سیدنا مسیح کو وہاں پایا۔

جب یائیر نے اُسے دیکھا ، "تو اُس کے قدموں پر گرا۔ اور یہ کہہ کر اُس کی بُہت مِنّت کی کہ میری چھوٹی بیٹی مَرنے کو ہے۔ تُو آ کر اپنے ہاتھ اُس پر رکھ تا کہ وہ اچّھی ہو جائے اور زِندہ رہے۔ پس وہ اُس کے ساتھ چلا اور بُہت سے لوگ اُس کے پیچھے ہو لِئے" (مرقس ۵:۲۲۔۲۴)

ایک طویل عرصے بعد، پہلی بار یائیر پر امید ہوا اور تیزی سے اپنے گھر کی جانب چل دیا۔

وہ ابھی زیادہ دور نہیں گئے تھے جب سیدنا یسوع اچانک رک گئے۔ اپنے ارد گرد بے پناہ ہجوم کا جائزہ لیتے ہوئے انہوں نے پوچھا، "میری پوشاک کس نے چھوئی؟" (مرقس ۵:۳۰)۔

یائیر کا دل ایک دم دھڑکا اور ڈوب گیا۔ آپ اتنے بڑے ہجوم کے بیچ میں ہیں، مالک! آپ کے کپڑوں کو کسی نے ہاتھ نہیں لگایا ہو گا؟ میری بیٹی مر رہی ہے! یائیر نے بے چینی سے اپنے گھر کی طرف دیکھا۔ پھر اس نے چکرا کر خداوند یسوع المسیح کی طرف بے صبری سے دیکھا، جو اب ایک ایسی عورت سے محو گفتگو تھے جسے وہ پہچانتے بھی نہیں تھے۔

وہ آئیں گے یا نہیں؟ تاخیر کیوں ہو رہی ہے ؟ کیا انہیں پرواہ نہیں ہے؟

ہم بھی ایسے سوالات کو جانتے ہیں کیونکہ ہم نے خود ایسے سوالات کئے ہیں۔ ڈاکٹر کے دفتر میں، عدالت میں، کمپیوٹر پر ایک غیر متوقع ای میل پڑھ کر۔ یائیر کی مرتی ہوئی بیٹی پر، ٹوٹتی ہوئی شادی پر اور داؤ پر لگے کیریئر یا مستقبل پر۔

یائیر ابھی سیدنا یسوع کو بازو سے پکڑ کر کھینچنے ہی والا تھا کہ یائیر نے اپنے کندھے پر ایک ہاتھ محسوس کیا۔ یہ اس کا نوکر تھا جس نے سرگوشی کی، "تیری بیٹی مَر گئی ہے۔ اب اُستاد کو کیوں تکلِیف دیتا ہے؟" (مرقس ۵:۳۵)۔

جب باپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تو سیدنا یسوع المسیح نے کہا، "خَوف نہ کر۔ فقط اِعتقاد رکھ" (۵:۳۶)۔ تھوڑی ہی دیر بعد، چھوٹی بچی زندہ لوگوں کے درمیان تھی۔

خوف اور ایمان کبھی بھی ایک دوسرے سے فاصلے پر نہیں ہوتے، کیا وہ ہیں؟ تاہم صرف اس وجہ سے کہ آپ ڈرتے ہیں، اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ میں ایمان نہیں ہے۔ خوف تو ہر کسی کو ہے۔ یہاں تک کہ خوف تو سیدنا مسیح نے بھی محسوس کیا۔ (دیکھیں مرقس ۱۴:۳۳)

یائیر نے جواب دیا ہو گا، "اب بہت دیر ہو چکی ہے، جناب یسوع، آپ نے بہت دیر کر دی ہے۔ یہ غلطی ہر گز مت کریں۔ جیسے بھی حالات یا مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں یاد رکھو وہ کبھی دیر نہیں کرتا۔ اعتقاد رکھو کہ وہ آئے گا۔ اعتقاد رکھو کہ وہ پرواہ کرتا ہے۔

خوف نہ کر، فقط اعتقاد رکھ۔

نے اپنے والد کی حوصلہ افزائی کا جواب دیتے ہوئے کہا، جی ڈیڈ آپ کے لئے تھوڑا آسان ہے لیکن میرے لئے یہ کافی مشکل ہے۔

آپ اور میں خدا تعالیٰ کے بارے میں یہ کبھی نہیں کہہ سکتے۔ اُس دن خداوند یسوع المسیح نے ہمیں تناؤ اور پریشانی کے بارے میں بہت کچھ سکھایا، ان میں پہلی بات یہ ہے ۔"خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ آپ کیسا محسوس کرتے ہیں۔"

اطلاق

کشیدگی ، پریشانی اور تناؤ سے نمٹنے کے لئے خداوند یسوع کی مثال پر عمل کریں۔ اگر آپ آج زیادہ مصروف ہونے والے ہیں، تو خدا کے ساتھ تنہا رہنے کے لئے پانچ منٹ نکالیں۔ اگر آپ کے کام میں خلل پڑتا ہے تو خدا سے اس رکاوٹ سے نمٹنے اور کام کو انجام دینے کے لیے صبر کی دعا کریں۔

(16) مگر ہیرودیس نے سُن کر کہا کہ یُوحنّا جِس کا سر مَیں نے
کٹوایا وُہی جی اُٹھا ہے۔ (17) کیونکہ ہیرودیس نے آپ آدمی بھیج
کر یُوحنّا کو پکڑوایا اور اپنے بھائی فِلِپُّس کی بِیوی ہیرودِیاس کے سبب
سے اُسے قَید خانے میں باندھ رکھّا تھا کیونکہ ہیرودیس نے اُس
سے بیاہ کر لیا تھا۔ (18) اور یُوحنّا نے اُس سے کہا تھا کہ اپنے بھائی کی
بِیوی کو رکھنا تجھے روا نہیں۔

(19) پس ہیرودِیاس اُس سے دُشمنی رکھتی اور چاہتی تھی کہ
اُسے قتل کرائے مگر نہ ہو سکا۔ (20) کیونکہ ہیرودیس یُوحنّا کو
راستباز اور مُقدّس آدمی جان کر اُس سے ڈرتا اور اُسے بچائے رکھتا
تھا اور اُس کی باتیں سُن کر بُہت حَیران ہو جاتا تھا مگر سُنتا خُوشی سے
تھا۔

(21) اور مَوقع کے دِن جب ہیرودیس نے اپنی سالگِرہ میں
اپنے اِمیروں اور فَوجی سرداروں اور گلِیل کے رئِیسوں کی ضِیافت
کی۔ (22) اور اُسی ہیرودِیاس کی بیٹی اندر آئی اور ناچ کر ہیرودیس
اور اُس کے مِہمانوں کو خُوش کِیا تو بادشاہ نے اُس لڑکی سے کہا جو
چاہے مُجھ سے مانگ ۔ مَیں تجھے دُوں گا۔ (23) اور اُس سے قَسم

کھائی کہ جو تُو مُجھ سے مانگے گی اپنی آدھی سلطنت تک تجھے دُوں
گا۔

(24) اور اُس نے باہر جا کر اپنی ماں سے کہا کہ مَیں کیا
مانگُوں؟ اُس نے کہا یُوحنّا بپتِسمہ دینے والے کا سر۔

(25) وہ فی الفَور بادشاہ کے پاس جلدی سے اندر آئی اور اُس
سے عرض کی مَیں چاہتی ہُوں کہ تُو یُوحنّا بپتِسمہ دینے والے کا سر
ایک تھال میں ابھی مُجھے منگوا دے۔

(26) بادشاہ بُہت غمگین ہُؤا مگر اپنی قَسموں اور مِہمانوں کے
سبب سے اُس سے اِنکار کرنا نہ چاہا۔ (27) پس بادشاہ نے فی الفَور
ایک سِپاہی کو حُکم دے کر بھیجا کہ اُس کا سر لائے۔ اُس نے جا کر
قَید خانے میں اُس کا سر کاٹا۔ (28) اور ایک تھال میں لا کر لڑکی کو
دِیا اور لڑکی نے اپنی ماں کو دِیا۔ (29) پھر اُس کے شاگرد سُن کر
آئے اور اُس کی لاش اُٹھا کر قبر میں رکھّی۔

یِسُوع پانچ ہزار کو کھانا کھلاتا ہے

(30) اور رسُول یِسُوع کے پاس جمع ہُوئے اور جو کُچھ اُنہوں
نے کِیا اور سِکھایا تھا سب اُس سے بیان کِیا۔ (31) اُس نے اُن سے
کہا تُم آپ الگ وِیران جگہ میں چلے آؤ اور ذرا آرام کرو۔ اِس لِئے
کہ بُہت لوگ آتے جاتے تھے اور اُن کو کھانا کھانے کی بھی
فُرصت نہ ملتی تھی۔ (32) پس وہ کشتی میں بیٹھ کر الگ ایک وِیران
جگہ میں چلے گئے۔

(33) اور لوگوں نے اُن کو جاتے دیکھا اور بُہتیروں نے
پہچان لِیا اور سب شہروں سے اِکٹّھے ہو کر پَیدل اُدھر دَوڑے اور

اُن سے پہلے جا پُہنچے۔ (34) اور اُس نے اُتر کر بڑا ہجوم دیکھا اور
اُسے اُن پر ترس آیا کیونکہ وہ اُن بھیڑوں کی مانِند تھے جِن کا چرواہا
نہ ہو اور وہ اُن کو بُہت سی باتوں کی تعلِیم دینے لگا۔ (35) جب دِن
بُہت ڈھل گیا تو اُس کے شاگرد اُس کے پاس آکر کہنے لگے یہ جگہ
وِیران ہے اور دِن بُہت ڈھل گیا ہے۔ (36) اِن کو رُخصت کر
تاکہ چاروں طرف کی بستِیوں اور گاؤں میں جا کر اپنے لِئے کُچھ
کھانے کو مول لیں۔

(37) اُس نے اُن سے جواب میں کہا تُم ہی اِنہیں کھانے کو
دو۔ اُنہوں نے اُس سے کہا کیا ہم جا کر دو سَو دِینار کی روٹِیاں مول
لائیں اور اِن کو کھِلائیں؟

(38) اُس نے اُن سے کہا تُمہارے پاس کتنی روٹِیاں ہیں؟ جاؤ
دیکھو۔ اُنہوں نے دریافت کر کے کہا پانچ اور دو مچھلِیاں۔

(39) اُس نے اُن کو حُکم دِیا کہ سب ہری گھاس پر دستہ دستہ
ہو کر بَیٹھ جائیں۔ (40) پس وہ سَو سَو اور پچاس پچاس کی قطاریں
باندھ کر بَیٹھ گئے۔ (41) پھر اُس نے وہ پانچ روٹِیاں اور دو مچھلِیاں
لِیں اور آسمان کی طرف دیکھ کر برکت دی اور روٹِیاں توڑ کر
شاگِردوں کو دیتا گیا کہ اُن کے آگے رکھّیں اور وہ دو مچھلِیاں بھی
اُن سب میں بانٹ دِیں۔ (42) پس وہ سب کھا کر سیر ہو گئے۔
(43) اور اُنہوں نے ٹُکڑوں اور مچھلیوں سے بارہ ٹوکرِیاں بھر کر
اُٹھائیں۔ (44) اور کھانے والے پانچ ہزار مرد تھے۔

یِسُوع پانی (جھیل) پر چلتا ہے

(45) اور فی الفَور اُس نے اپنے شاگردوں کو مجبُور کِیا کہ کشتی

لنچ والا لڑکا

چاروں اناجیل میں درج خداوند یسوع المسیح کا یہ معجزہ یوں منکشف ہوتا ہے

خدمت کے ایک طویل سفر کے بعد ، سیدنا یسوع اپنے شاگردوں کو ایک ویران جگہ پر لے گئے تا کہ کچھ آرام اور غور و خوص کیا جاسکے۔ (مرقس ۶:۳۱)

شاید آپ کو معلوم ہو کہ ہجوم تو اُن کے ساتھ ساتھ چل پڑا تھا (مرقس ۶ : ۳۳)۔ اور شاگرد تو بہت پریشان ہو گئے تھے لیکن خداوند یسوع ان کے ساتھ بڑی ہمدردی اور پیار سے چلتے ہوئے تعلیم بھی دیتے رہے۔(مرقس ۶:۳۴)

شاگرد بہت تھک چکے تھے۔ خداوند یسوع نے انکے ساتھ آرام کا وعدہ کیا تھا۔ اور ایسا نہیں تھا کہ آس پاس کوئی ریسٹورنٹ نہیں تھا لیکن خداوند یسوع المسیح کی درخواست ناقابل فہم تھی۔ ”جب دِن بُہت ڈھل گیا تو اُس کے شاگرد اُس کے پاس آ کر کہنے لگے یہ جگہ وِیران ہے اور دِن بُہت ڈھل گیا ہے۔اِن کو رُخصت کر تا کہ چاروں طرف کی بستِیوں اور گاؤں میں جا کر اپنے لِئے کُچھ کھانے کو مول لیں۔“ (مرقس ۶:۳۵۔۳۶)

لیکن سیدنا یسوع نے اپنے تھکے ہوئے شاگردوں کو یہ کہہ کر حیران کر دیا، ”تم ہی انہیں کچھ کھانے کو دو“۔ (مرقس ۶ : ۳۷) یہ سن کر ان کے اوسان خطا ہو گئے اور وہ ان تمام معجزات کو فوری طور پر بھول گئے جن کے وہ چشم دید گواہ تھے—پانی مے میں بدل گیا، بدروحوں کو نکالا گیا ، فالج کے مریض ٹھیک کئے گئے اور طوفان کو تھما دیا گیا، یہ صرف چند ایک کے نام ہیں—وہ سیدنا مسیح کے سامنے دلائل پیش کرنے لگے کہ انکا یہ منصوبہ ناقابل عمل ہے۔

یہ بہت بڑا ہجوم تھا۔ ہم معمول کے طور پانچ ہزار کا ہجوم کہتے ہیں۔ تاہم یہ سراسر غلط ہے . اس پر وقار تقریب میں پانچ ہزار مردوں کے علاوہ ان کی بیویاں اور بچے بھی شامل تھے۔ غالباًوہاں دس سے بیس ہزار بھوکے لوگ موجود تھے !

مقدس یوحنا کی معرفت انجیل ہمیں بتاتی ہے کہ جناب اندریاس کو وہاں ایک لڑکا ملا جس کے پاس جو کی پانچ روٹیاں اور دو چھوٹی مچھلیاں تھیں۔ سیدنا یسوع المسیح نے یہ جو کی روٹیاں لیں، شکر ادا کیا اور انہیں توڑا۔ پھر خداوند نے مچھلیوں کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا۔ شاگردوں نے ویٹر اور خدام کے طور پر کام کیا اور لوگ اس وقت تک کھاتے رہے جب تک کہ وہ مکمل طور پر سیر نہ ہو گئے۔ اور وہاں بچاہوا کھانا کتنا تھا —اتنا کہ کئی ٹوکریاں بھری ہوئی تھیں!

ایک سخی لڑکے کی ایک کہانی؟ جی ہاں یہ ایک اچھے چرواہے کی زبردست کہانی ہے جو آپ کی ضروریات کو پوری کرتا ہے۔ آج آپ کو کس چیز کی ضرورت ہے کہ سیدنا مسیح آپ کو عطا کرئے؟

پر بَیٹھ کر اُس سے پہلے اُس پار بَیت صیدا کو چلے جائیں جب تک وہ لوگوں کو رُخصت کرے۔ [46] اور اُن کو رُخصت کر کے پہاڑ پر دُعا کرنے چلا گیا۔ [47] اور جب شام ہُوئی تو کشتی جِھیل کے بِیچ میں تھی اور وہ اکیلا خُشکی پر تھا۔ [48] جب اُس نے دیکھا کہ وہ کھینے سے بُہت تنگ ہیں کیونکہ ہوا اُن کے مُخالِف تھی تورات کے پچھلے پہر کے قرِیب وہ جِھیل پر چلتا ہُوا اُن کے پاس آیا اور اُن سے آگے نِکل جانا چاہتا تھا۔ [49] لیکن اُنہوں نے اُسے جِھیل پر چلتے دیکھ کر خیال کِیا کہ بُھوت ہے اور چِلاّ اُٹھے۔ [50] کیونکہ سب اُسے دیکھ کر گھبرا گئے تھے مگر اُس نے فی الفَور اُن سے باتیں کِیں اور کہا خاطِر جمع رکھّو۔ مَیں ہُوں۔ ڈرومت۔ [51] پھر وہ کشتی پر اُن کے پاس آیا اور ہوا تھم گئی اور وہ اپنے دِل میں نہایت حَیران ہُوئے۔ [52] اِس لِئے کہ وہ روٹیوں کے بارے میں نہ سمجھے تھے بلکہ اُن کے دِل سخت ہو گئے تھے۔

یِسُوع گنّیسرت میں بیماروں کو شِفا دیتا ہے

[53] اور وہ پار جا کر گنّیسرت کے علاقے میں پُہنچے اور کشتی گھاٹ پر لگائی۔ [54] اور جب کشتی پر سے اُترے تو فی الفَور لوگ اُسے پہچان کر۔ [55] اُس سارے عِلاقہ میں چاروں طرف دَوڑے اور بیماروں کو چارپائیوں پر ڈال کر جہاں کہیں سُنا کہ وہ ہے وہاں لِئے پھرے۔ [56] اور وہ گاؤں۔ شہروں اور بستیوں میں جہاں کہیں جاتا تھا لوگ بیماروں کو بازاروں میں رکھ کر اُس کی مِنّت کرتے تھے کہ وہ صِرف اُس کی پوشاک کا کنارہ چُھولیں اور جِتنے اُسے چُھوتے تھے شِفا پاتے تھے۔

غور طلب: سیدنا یسوع المسیح نے دعا کی

"وہ دعا کرنے کے لیے پہاڑ پر چلا گیا"۔ (مرقس ٦:٤٦)

سیدنا یسوع المسیح کو ایک ناممکن کام کا سامنا کرنا پڑا۔ پانچ ہزار سے زیادہ لوگ جنگ لڑنے کے لیے تیار تھے لیکن سیدنا مسیح جنگ لڑنے کے لئے نہیں آئے تھے۔ لیکن وہ انہیں کیسے دکھا سکتے تھے کہ وہ بادشاہ بننے کے لیے نہیں بلکہ قربانی کے لیے آئے ہیں؟ وہ لوگوں کی نگاہیں زمینی بادشاہی یا مادی بادشاہت سے کیسے ہٹا سکتے تھے تاکہ وہ روحانی بادشاہی پر نگاہیں مرکوز کریں؟ وہ ابدی کو کیسے دیکھ سکتے تھے جب کہ ان کی آنکھیں صرت زمینی کو دیکھنے کے لئے تھیں؟

خداوند یسوع نے جو کرنے کا خواب دیکھا اور جو وہ کرنے والے تھے اسے ایک ناممکن خلیج نے الگ کر دیا۔ چنانچہ سیدنا یسوع نے دعا کی۔

انہوں نے ناممکن کو ممکن بنانے کے لیے دعا کی۔

شاید انہوں نے کچھ بھی نہیں مانگا تھا۔ شاید وہ قادر مطلق کے روبرو خاموشی سے کھڑے تھے اور شان و شوکت سے سرشار ہو گئے۔

ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے کیا کہا یا کیا کِیا۔ لیکن ہم نتیجہ جانتے ہیں وہ پہاڑ تو سیڑھی کا پہلا پایہ بن گیا اور طوفان خود ایک رستہ بن گیا، اور شاگردوں نے سیدنا یسوع کو ایسے دیکھا جیسا کہ انہوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

طوفان کے دوران خداوند یسوع نے دعا کی۔ آسمان سیاہ ہو گیا اور جب ہوائیں شور و غوغا کر رہیں تھیں انہوں نے دعا کی۔ لوگ بُڑبڑاتے رہے، شاگرد شک میں پڑے رہے تب بھی اُس نے دعا کی۔ جب انہیں طاقت ور لوگوں اور دعا کے پہاڑ کے درمیان انتخاب کرنے پر مجبور کیا گیا تب بھی اس نے دعا کی۔

آپ کی زندگی میں بھی ایسی خلیجیں ہیں جنہیں آپ اکیلے عبور نہیں کر سکتے۔ آپ کی دنیا میں ایسے دل ہیں جنہیں آپ بغیر مدد کے بدل نہیں سکتے۔ آپ کے سامنے بھی ایسے پہاڑ ہیں جنہیں آپ کسی مدد کے بغیر سر نہیں کر سکتے۔

چڑھنا شروع کریں۔۔۔ تو آپ حیران رہ جائیں گے۔

مطالعے کے لئے رہنمائی

مرقس ٦:٤٥۔٥٢

- کسی ایسے وقت کو بیان کریں جب آپ یا آپ کے کسی جاننے والے کو معجزے کی ضرورت تھی۔
- جب ہمیں کسی ناممکن حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو ہمیں دعا کے انتخاب سے کیا چیز روکتی ہے۔
- آپ کے خیال میں دعا بعض اوقات کیوں جامد سرگرمی لگتی ہے؟
- جب ہمیں ناممکن حالات کا سامنا ہوتا تو ایسے میں دعا کیسے فرق پیدا کرتی ہے؟
- آپ کے خیال میں آپ کی زندگی کیسے مختلف ہو گی اگر آپ اکثر خلوص کے ساتھ دُعا کرتے ہیں؟
- آپ کو کیسے معلوم ہو گا کہ دعا کارگر ثابت ہوئی ہے؟

- دعا کے حیرت انگیز جواب کو بیان کریں جس کے آپ گواہ ہیں یا کبھی گواہی سنی ہے۔
- آپ کے خیال میں دعا ناممکنات کی کنجی کیوں ہے؟
- کس ناممکن صورت حال کو آپ دعا سے ممکن میں بدلنا چاہتے ہیں؟

آپ کے سفر کے لیے

۷:۲۴-۸:۳۸

صورتِ حال

فریسی خداوند یسوع المسیح کی الٰہی قدرت پر شک کرتے تھے۔ وہ اس سے آسمان سے کوئی نشان طلب کرتے ہیں جو یہ ظاہر کرے کہ وہ مسیح ہیں۔

مشاہدہ

خدا تعالیٰ کی حضوری کام کرتی ہے۔ ہم سیدنا مسیح کے پہلے معجزے پر ہی رب تعالیٰ کی قدرت اور طاقت دیکھتے ہیں

فیضیابی

پانچ ہزار سے زائد لوگوں کو درکار کھانے کے مقابلے میں اُس کا لنچ زیادہ نہیں تھا در حقیقت کچھ بھی نہیں تھا۔

اُس نے شاید سب سے بڑی کشتی لڑی تھی۔ اتنے سارے لوگوں کے لیے ایک لنچ کافی نہیں تھا۔

ایک دوپہر کا کھانا کتنے لوگ کھا سکتے ہیں یا کب تک کھا سکتے ہیں؟

آپ کے خیال سے اُس نے ہجوم کو لنچ کیوں

باب 7

آباواجداد کی روایت

(1) پھر فریسی اور بعض فقیہہ اُس کے پاس جمع ہُوئے۔ وہ یروشلیم سے آئے تھے۔ (2) اور اُنہوں نے دیکھا کہ اُس کے بعض شاگرد ناپاک یعنی بِن دھوئے ہاتھوں سے کھانا کھاتے ہیں۔ (3) کیونکہ فریسی اور سب یہُودی بزُرگوں کی روایت کے مُطابِق جب تک اپنے ہاتھ خُوب دھو نہ لیں نہیں کھاتے۔ (4) اور بازار سے آکر جب تک غُسل نہ کر لیں نہیں کھاتے اور بُہت سی اور باتوں کہ جو اُن کو پُہنچی ہیں پابند ہیں جیسے پیالوں اور لوٹوں اور تانبے کے برتنوں کو دھونا۔

(5) پس فریسیوں اور فقیہوں نے اُس سے پُوچھا کیا سبب ہے کہ تیرے شاگرد بزُرگوں کی روایت پر نہیں چلتے بلکہ ناپاک ہاتھوں سے کھانا کھاتے ہیں؟

(6) اُس نے اُن سے کہا

یسعیاہ نے تُم رِیاکاروں کے حق میں کیا خُوب نبُوّت کی جیسا کہ لِکھا ہے:- یہ لوگ ہونٹوں سے تو میری تعظِیم کرتے ہیں لیکن اِن کے دِل مُجھ سے دُور ہیں۔

(7) اور یہ بے فائدہ میری پرستِش کرتے ہیں کیونکہ
اِنسانی احکام کی تعلِیم دیتے ہیں۔
(8) تُم خُدا کے حکم کو ترک کر کے آدمیوں کی روایت کو قائِم
رکھتے ہو۔
(9) اور اُس نے اُن سے کہا تُم اپنی روایت کو ماننے کے لئے
خُدا کے حکم کو بالکل رد کر دیتے ہو۔ (10) کیونکہ مُوسیٰ نے فرمایا
ہے کہ اپنے باپ کی اور اپنی ماں کی عِزّت کر اور جو کوئی باپ یا ماں
کو بُرا کہے وہ ضرُور جان سے مارا جائے۔ (11) لیکن تُم کہتے ہو اگر
کوئی باپ یا ماں سے کہے کہ جِس چِیز کا تُجھے مُجھ سے فائِدہ پُہنچ سکتا تھا
وہ قُربان یعنی خُدا کی نذر ہو چُکی۔ (12) تو تُم اُسے پِھر باپ یا ماں کی
کُچھ مدد کرنے نہیں دیتے۔ (13) یُوں تُم خُدا کے کلام کو اپنی
روایت سے جو تُم نے جاری کی ہے باطِل کر دیتے ہو۔ اور اَیسے
بُہتیرے کام کرتے ہو۔

وہ باتیں جو آدمی کو ناپاک کرتی ہیں

(14) اور وہ لوگوں کو پِھر پاس بُلا کر اُن سے کہنے لگا تُم سب
میری سُنو اور سمجھو۔ (15) کوئی چِیز باہر سے آدمی میں داخِل ہو کر
اُسے ناپاک نہیں کر سکتی مگر جو چِیزیں آدمی میں سے نکلتی ہیں وُہی
اُس کو ناپاک کرتی ہیں۔ (16) (اگر کِسی کے سُننے کے کان ہوں تو
سُن لے)۔
(17) اور جب وہ ہجوم کے پاس سے گھر میں گیا تو اُس کے
شاگردوں نے اُس سے اِس تمثِیل کے معنی پُوچھے۔ (18) اُس نے
اُن سے کہا کیا تُم بھی اَیسے بے سمجھ ہو؟ کیا تُم نہیں سمجھتے کہ کوئی چِیز

نہیں دیا۔ اس کے بجائے اس نے سیدنا یسوع کو دیا۔ یقیناً کسی نے اسے بتایا تھا کہ اگر وہ بیج ڈالے گا تو خدا فصل دے گا۔

تو اس نے ایسا ہی کیا۔

وہ تنگڑی ہمت دکھاتے ہوئے، گھاس سے اترا اور بڑوں بزرگوں کے حلقے میں چلا گیا۔ وہ گھبرا گیا ہو گا۔ کیونکہ کوئی بھی احمق نظر آنا پسند نہیں کرتا۔ شاید لوگوں نے طنز بھی کیا ہو۔

اگر وہ ہنسے نہیں ہوں گے تو انہوں نے سر ضرور ہلائے ہوں گے اور اشاروں کناؤں میں طنز بھی کیا ہو گا۔ چھوٹے ساتھی نے کسی بھی چیز کی پروا نہیں کی۔

اگر طنز نہیں ہو گا تو انہوں نے اپنی آنکھیں ضرور گھمائی ہوں گی کہ یہاں تو کوئی کھانا نہیں ہے اور اتنے لوگ بھوکے ہیں جب کہ یہ چھوٹا لڑکا سوچتا ہے کہ یہ تھوڑا سا کھانا اور یہ لنچ سب کی بھوک مٹا دے گا۔

لیکن اس لڑکے نے بڑوں، بزرگوں کے طنزیہ ہلتے سروں کو نہیں دیکھا بلکہ اس نے صرف یسوع کو دیکھا۔

اطلاق

آپ کا معجزات کے بارے میں کیا ایمان ہے؟ اپنی زندگی میں رُونما ہونے والی حیرت انگیز چیزوں کا جائزہ لیں جو کام پر، گھر پہ اور دوستوں کے ساتھ وقوع پذیر ہوئیں: یہ سب اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں۔ دوسرے کی ضروریات کو پورا کرنے میں مدد کریں، اور ان کی زندگی میں خدا تعالیٰ کے معجزے کا حصہ بنیں۔

جو باہر سے آدمی کے اندر جاتی ہے اُسے ناپاک نہیں کر سکتی۔
(19) اِس لِئے کہ وہ اُس کے دِل میں نہیں بلکہ پیٹ میں جاتی ہے
اور مزبلہ میں نِکل جاتی ہے؟ یہ کہہ کر اُس نے تمام کھانے کی
چِیزوں کو پاک ٹھہرایا۔ (20) پھر اُس نے کہا جو کُچھ آدمی میں سے
نِکلتا ہے وُہی اُس کو ناپاک کرتا ہے۔ (21) کیونکہ اندر سے یعنی
آدمی کے دِل سے بُرے خیال نکلتے ہیں ۔ حرام کارِیاں۔
(22) چورِیاں۔ خُون ریزِیاں۔ زِناکارِیاں۔ لالچ۔ بدیاں۔ مکّر۔
شہوَت پرستی۔ بد نظری۔ بدگوئی۔ شیخی۔ بیوُقُوفی۔ (23) یہ سب
بُری باتیں اندر سے نِکل کر آدمی کو ناپاک کرتی ہیں۔

ایک عَورت کا اِیمان

(24) پھِر وہاں سے اُٹھ کر صُور اور صَیدا کی سرحدّوں میں گیا
اور ایک گھر میں داخِل ہُوَا اور نہ چاہتا تھا کہ کوئی جانے مگر پوشِیدہ
نہ رہ سکا۔ (25) بلکہ فی الفَور ایک عَورت جِس کی چھوٹی بیٹی میں
ناپاک رُوح تھی اُس کی خبر سُن کر آئی اور اُس کے قدموں پر
گِری۔ (26) یہ عَورت یُونانی تھی اور قَوم کی سُورُفینیکی۔ اُس نے
اُس سے درخواست کی کہ بدرُوح کو اُس کی بیٹی میں سے نِکالے۔
(27) اُس نے اُس سے کہا پہلے لڑکوں کو سیر ہونے دے کیونکہ
لڑکوں کی روٹی لے کر کُتّوں کو ڈال دینا اچّھا نہیں۔

(28) اُس نے جواب میں کہا ہاں خُداوند۔ کُتّے بھی میز کے
تلے لڑکوں کی روٹی کے ٹُکڑوں میں سے کھاتے ہیں۔

(29) اُس نے اُس سے کہا اِس کلام کی خاطِر جا۔ بدرُوح تیری
بیٹی سے نِکل گئی ہے۔

(30) اور اُس نے اپنے گھر میں جا کر دیکھا کہ لڑکی پلنگ پر
پڑی ہے اور بدرُوح نِکل گئی ہے۔

یِسُوع ایک بہرے اور گُونگے کو شِفا دیتا ہے

(31) اور وہ پِھر صُور کی سرحدّوں سے نِکل کر صَیدا کی راہ
سے دِکَپُلِس کی سرحدّوں سے ہوتا ہُوا گلیل کی جِھیل پر پُہنچا۔
(32) اور لوگوں نے ایک بہرے کو جو ہکلا بھی تھا اُس کے پاس لا کر
اُس کی مِنّت کی کہ اپنا ہاتھ اُس پر رکھ۔ (33) وہ اُس کو ہجوم میں
سے الگ لے گیا اور اپنی اُنگلِیاں اُس کے کانوں میں ڈالیں اور
تُھوک کر اُس کی زُبان چُھوئی۔ (34) اور آسمان کی طرف نظر کر
کے ایک آہ بھری اور اُس سے کہا اِفتّح یعنی کُھل جا۔

(35) اور اُس کے کان کُھل گئے اور اُس کی زُبان کی گِرہ کُھل
گئی اور وہ صاف بولنے لگا۔ (36) اور اُس نے اُن کو حکم دِیا کہ کِسی
سے نہ کہنا لیکن جِتنا وہ اُن کو حکم دیتا رہا اُتنا ہی زِیادہ وہ چرچا کرتے
رہے۔ (37) اور اُنہوں نے نہایت ہی حَیران ہو کر کہا جو کُچھ اُس
نے کِیا سب اچّھا کِیا۔ وہ بہروں کو سُننے کی اور گُونگوں کو بولنے
طاقت دیتا ہے۔

باب 8

یِسُوع چار ہزار کو کھانا کھلاتا ہے

(1) اُن دِنوں میں جب پِھر بڑا ہجوم جمع ہُوا اور اُن کے پاس
کُچھ کھانے کو نہ تھا تو اُس نے اپنے شاگردوں کو پاس بُلا کر اُن سے

کہا۔ (2) مُجھے اِس ہجوم پر ترس آتا ہے کیونکہ یہ تین دِن سے برابر میرے ساتھ رہا ہے اور اِن کے پاس کُچھ کھانے کو نہیں۔ (3) اگر مَیں اِن کو بُھوکا گھر کو رخصت کرُوں تو راہ میں تھک کر رہ جائیں گے اور بعض اِن میں سے دُور کے ہیں۔

(4) اُس کے شاگردوں نے اُسے جواب دِیا کہ اِس بیابان میں کہاں سے کوئی اِتنی روٹیاں لائے کہ اِن کو سیر کرسکے؟

(5) اُس نے اُن سے پُوچھا تُمھارے پاس کتنی روٹیاں ہیں؟ اُنہوں نے کہا سات۔

(6) پھر اُس نے لوگوں کو حُکم دِیا کہ زمین پر بیٹھ جائیں اور اُس نے وہ سات روٹیاں لِیں اور شُکر کر کے توڑِیں اور اپنے شاگردوں کو دیتا گیا کہ اُن کے آگے رکھّیں اور اُنہوں نے لوگوں کے آگے رکھ دِیں۔ (7) اور اُن کے پاس تھوڑی سی چھوٹی مچھلِیاں تِھیں۔ اُس نے اُن پر برکت دے کر کہا کہ یہ بھی اُن کے آگے رکھ دو۔ (8) پس وہ کھا کر سیر ہُوئے اور بچے ہُوئے ٹکڑوں کے سات ٹوکرے اُٹھائے۔ (9) اور لوگ چار ہزار کے قرِیب تھے۔ پھر اُس نے اُن کو رُخصت کِیا۔ (10) اور وہ فی الفَور اپنے شاگردوں کے ساتھ کشتی میں بیٹھ کر دَلمَنُوتہ کے عِلاقہ میں گیا۔

فرِیسی آسمانی نِشان طلب کرتے ہیں

(11) پھر فرِیسی نکل کر اُس سے بحث کرنے لگے اور اُسے آزمانے کے لِئے اُس سے کوئی آسمانی نِشان طلب کِیا۔ (12) اُس نے اپنی رُوح میں آہ کھینچ کر کہا اِس زمانے کے لوگ کیوں نِشان طلب کرتے ہیں؟ مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ اِس زمانے کے

یسوع: ہماری امید اور تسلی ہے

سیدنا یسوع المسیح کی ایک ایسے شخص کے ساتھ ملاقات کرائی گئی ہے جو نہ بول سکتا تھا اور نہ ہی سن سکتا تھا۔ شاید وہ ہکلا تھا اور اُس کی زبان میں لکنت تھی۔ شاید اپنے بہرے پن کی وجہ سے اس نے کبھی بھی بولنا نہیں سیکھا تھا۔

خداوند یسوع المسیح نے صورت حال سے فائدہ نہیں اٹھایا بلکہ وہ اُس آدمی کو ایک طرف لے گئے۔ سیدنا مسیح نے اُس کے چہرے کو دیکھا۔ اور یہ جانتے ہوئے کہ بات کرنا بیکار ہو گا، انہوں نے اشاروں کے ذریعے وضاحت کی کہ وہ کیا کرنے والے ہیں۔ انہوں نے تھوکا اور اس آدمی کی زبان کو چھوا اور اسے بتایا کہ اس کی قوتِ گویائی جیسی بھی قدغن ہے وہ انہیں ختم کرنے والے ہیں۔ انہوں نے اس کے کانوں کو ہاتھ لگایا اور وہ شخص اپنی زندگی میں پہلی بار کچھ سماعت کرنے والا تھا۔

لیکن اس سے پہلے کہ آدمی کچھ کہے یا کوئی آواز سنے جناب یسوع المسیح نے کچھ ایسا کیا جس کی میں نے کبھی توقع نہیں کی تھی۔ انہوں نے ایک آہ بھری (دیکھیں مرقس ۷:۳۴)۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ نے اپنے حصے کی آہیں بھری ہیں۔ ہو سکتا ہے آپ نے نوعمری میں ہی گہری سانسیں لی ہوں۔ اگر آپ نے آزمائشوں کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی ہے تو آپ نے آہ بھری ہو گی۔ اگر آپ کے محرکات اور چال چلن پر سوالات کئے گئے ہیں یا دوسروں سے محبت، پیار اور مہربانیوں کو مسترد کیا گیا ہے تو آپ کو گہرے اور دردناک سانس یا آہ بھرنے پر مجبور کیا گیا ہے۔

یہ تمام آہیں ایک ہی پریشانی سے آتی ہیں یعنی ایسے درد سے جس کی کبھی توقع نہیں تھی یا امید جو بری طرح ٹوٹ گئی ہو۔ انسان اپنے خالق سے جدا ہونے کے لیے نہیں بنایا گیا تھا۔ اس لیے وہ آہیں بھرتا ہے، گھر کے لیے ترستا ہے۔ تخلیق کا مقصد کبھی بھی برائی سے آباد ہونا نہیں تھا۔ اس لیے وہ باغ کے لیے تڑپتی ہوئی آہ بھرتی ہے۔

اور جب خداوند یسوع نے شیطان کے شکار کی آنکھوں میں دیکھا تو اس وقت ایک ہی مناسب چیز جو تھی آہ بھرنا تھا۔ اس طرح آہ بھرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہوتا۔ انہوں نے فرمایا۔ تمہارے کان بہرے رہنے کے لئے نہیں بنائے گئے، تمہاری زبان ٹھوکر کھانے کے لیے نہیں بنائی گئی تھی۔" اس سب کے عدم توازن نے جناب مسیح کو بے چین کر دیا تھا۔

میں نے لفظ "آہ" سے ہی ایک بات جان لی۔ آپ کو شاید یہ عجیب لگے، لیکن میں نے "آہ" لفظ سکون کے ساتھ رکھا کیونکہ بالواسطہ طور پر خدا تعالیٰ کا درد ہی تو ہمارا سکون ہے۔ اور خداوند یسوع کی اذیت میں ہی ہماری امید ہے۔ اگر وہ سسکیاں نہ لیتا اور ہمارا بوجھ نہ اٹھاتا تو ہماری حالت قابل رحم ہوتی۔ اگر اس نے یہ سب کچھ نہ کیا ہوتا اور ہمیں بدبودار حالت میں ہی چھوڑ دیا ہوتا تو پھر ہماری کیا امید ہوتی؟

لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔ وہ مقدس "آہ" ہمیں یقین دلاتی ہے کہ خُدا تعالیٰ اب بھی اپنے لوگوں کے لیے آہیں بھرتا ہے۔ وہ اُس دن کے لئے آہیں بھرتا ہے اور جب تمام آہیں بند ہو جائیں گی تو اُس دن اسکے ارادے کی تکمیل ہو جائے گی۔

لوگوں کو کوئی نشان دِیا نہ جائے گا۔ [13] اور وہ اُن کو چھوڑ کر پھر کشتی میں بَیٹھا اور پار چلا گیا۔

فرِیسیوں کا اور ہیرودیس کا خمیر

[14] اور وہ روٹی لینا بُھول گئے تھے اور کشتی میں اُن کے پاس ایک سے زِیادہ روٹی نہ تھی۔ [15] اور اُس نے اُن کو یہ حکم دِیا کہ خبردار فرِیسیوں کے خمیر اور ہیرودیس کے خمیر سے ہوشیار رہنا۔

[16] وہ آپس میں چرچا کرنے اور کہنے لگے کہ ہمارے پاس روٹی نہیں۔

[17] مگر یِسُوع نے یہ معلُوم کر کے اُن سے کہا تُم کیوں یہ چرچا کرتے ہو کہ ہمارے پاس روٹی نہیں؟ کیا اب تک نہیں جانتے اور نہیں سمجھتے؟ کیا تُمہارا دِل سخت ہو گیا ہے؟ [18] آنکھیں ہیں اور تُم دیکھتے نہیں؟ کان ہیں اور سُنتے نہیں؟ اور کیا تُم کو یاد نہیں؟ [19] جِس وقت مَیں نے وہ پانچ روٹِیاں پانچ ہزار کے لِئے توڑِیں تو تُم نے کِتنی ٹوکرِیاں ٹُکڑوں سے بھری ہُوئی اُٹھائِیں؟

اُنہوں نے اُس سے کہا بارہ۔

[20] اور جِس وقت سات روٹِیاں چار ہزار کے لِئے توڑِیں تو تُم نے کتنے ٹوکرے ٹُکڑوں سے بھرے ہُوئے اُٹھائے؟

اُنہوں نے اُس سے کہا سات۔

[21] اُس نے اُن سے کہا کیا تُم اب تک نہیں سمجھتے؟

بیت صیدا کے اندھے کو شفا

[22] پھر وہ بیت صیدا میں آئے اور لوگ ایک اندھے کو اُس کے پاس لائے اور اُس کی مِنّت کی کہ اُسے چھُوئے۔ [23] وہ اُس اندھے کا ہاتھ پکڑ کر اُسے گاؤں سے باہر لے گیا اور اُس کی آنکھوں میں تھُوک کر اپنے ہاتھ اُس پر رکھّے اور اُس سے پُوچھا کیا تُو کُچھ دیکھتا ہے؟ [24] اُس نے نظر اُٹھا کر کہا مَیں آدمیوں کو دیکھتا ہُوں کیونکہ وہ مُجھے چلتے ہُوئے اَیسے دِکھائی دیتے ہیں جیسے درخت۔

[25] پھر اُس نے دوبارہ اُس کی آنکھوں پر اپنے ہاتھ رکھّے اور اُس نے غَور سے نظر کی اور اچھّا ہو گیا اور سب چیزیں صاف صاف دیکھنے لگا۔ [26] پھر اُس نے اُس کو اُس کے گھر کی طرف روانہ کِیا اور کہا کہ اِس گاؤں کے اندر قدم بھی نہ رکھنا۔

یسُوع کی بابت پطرس کا اعلان

[27] پھر یسُوع اور اُس کے شاگرد قیصر یہ فِلپّی کے گاؤں میں چلے گئے اور راہ میں اُس نے اپنے شاگردوں سے یہ پُوچھا کہ لوگ مُجھے کیا کہتے ہیں؟۔

[28] اُنہوں نے جواب دِیا کہ یُوحنّا بپتسمہ دینے والا اور بعض ایلیّاہ اور بعض نبیوں میں سے کوئی۔

[29] اُس نے اُن سے پُوچھا لیکن تُم مُجھے کیا کہتے ہو؟ پطرس نے جواب میں اُس سے کہا تُو مسیح ہے۔

[30] پھر اُس نے اُن کو تاکید کی کہ میری بابت کِسی سے یہ نہ کہنا۔

یسُوع اپنے دُکھ اُٹھانے اور مَرنے کی بات کرتا ہے

(31) پھر وہ اُن کو تعلیم دینے لگا کہ ضرُور ہے کہ اِبنِ آدم بُہت دُکھ اُٹھائے اور بزُرگ اور سردار کاہِن اور فقِیہہ اُسے ردّ کریں اور وہ قتل کیا جائے اور تین دِن کے بعد جی اُٹھے۔ (32) اور اُس نے یہ بات صاف صاف کہی۔ پطرس اُسے الگ لے جا کر اُسے ملامت کرنے لگا۔ (33) مگر اُس نے مُڑ کر اپنے شاگردوں پر نِگاہ کر کے پطرس کو ملامت کی اور کہا اَے شَیطان میرے سامنے سے دُور ہو کیونکہ تُو خُدا کی باتوں کا نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کا خیال رکھتا ہے۔ (34) پھر اُس نے ہجوم کو اپنے شاگردوں سمیت پاس بُلا کر اُن سے کہا اگر کوئی میرے پِیچھے آنا چاہے تو اپنی خُودی سے اِنکار کرے۔

اپنی صلِیب اُٹھاو اور میرے پِیچھے ہو لو

(35) کیونکہ جو کوئی اپنی جان بچانا چاہے وہ اُسے کھوئے گا اور جو کوئی میری اور انجیل کی خاطِر اپنی جان کھوئے گا وہ اُسے بچائے گا۔ (36) اور آدمی اگر ساری دُنیا کو حاصِل کرے اور اپنی جان کا نُقصان اُٹھائے تو اُسے کیا فائدہ ہو گا؟ (37) اور آدمی اپنی جان کے بدلے کیا دے؟ (38) کیونکہ جو کوئی اِس زِناکار اور خطاکار قَوم میں مُجھ سے اور میری باتوں سے شرمائے گا اِبنِ آدم بھی جب اپنے باپ کے جلال میں پاک فرِشتوں کے ساتھ آئے گا تو اُس سے شرمائے گا۔

باب 9

یِسُوع کی تبدیلی صورت

(1) اور اُس نے اُن سے کہا مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جو
یہاں کھڑے ہیں اُن میں سے بعض اَیسے ہیں کہ جب تک خُدا کی
بادشاہی کو قُدرت کے ساتھ آیا ہُؤا نہ دیکھ لیں مَوت کا مزہ ہرگز نہ
چکھّیں گے۔

(2) چھ دِن کے بعد یِسُوع نے پطرس اور یعقُوب اور یُوحنّا کو
ہمراہ لیا اور اُن کو الگ ایک اُونچے پہاڑ پر تنہائی میں لے گیا اور اُن
کے سامنے اُس کی صُورت بدل گئی۔ (3) اور اُس کی پوشاک اَیسی
نُورانی اور نِہایت سفید ہوگئی کہ دُنیا میں کوئی دھوبی وَیسی سفید نہیں
کر سکتا۔ (4) اور ایلیّاہ مُوسیٰ کے ساتھ اُن کو دِکھائی دِیا اور وہ یِسُوع
سے باتیں کرتے تھے۔ (5) پطرس نے یِسُوع سے کہا ربّیؔ! ہمارا
یہاں رہنا اچھّا ہے۔ پس ہم تِین ڈیرے بنائیں۔ ایک تیرے لِئے۔
ایک مُوسیٰ کے لِئے۔ ایک ایلیّاہ کے لِئے۔ (6) کیونکہ وہ جانتا نہ تھا
کہ کیا کہے اِس لِئے کہ وہ بُہت ڈر گئے تھے۔

(7) پِھر ایک بادل نے اُن پر سایہ کر لیا اور اُس بادل میں سے
آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے۔ اِس کی سُنو۔ (8) اور اُنہوں نے
یکایک جو چاروں طرف نظر کی تو یِسُوع کے سِوا اَور کِسی کو اپنے
ساتھ نہ دیکھا۔

(9) جب وہ پہاڑ سے اُترتے تھے تو اُس نے اُن کو حُکم دِیا کہ

آپ کے سفر کے لیے

۹:۱-۵۰

صورتِ حال

خداوند یسوع المسیح نے وضاحت کی کہ خدا کی بادشاہی کیا ہے۔ شاگرد خدا تعالیٰ کے ابدی منصوبے کو نہ سمجھ سکے۔ سیدنا یسوع جنابِ پطرس، جنابِ یعقوب اور جنابِ یوحنا کو پہاڑ کی چوٹی پر لے آئے۔ وہاں سیدنا یسوع المسیح کا حقیقی جلال ظاہر ہوا، اور حضرت ایلیاہ اور حضرت موسیٰ سیدنا مسیح کے شاگردوں کے سامنے ظاہر ہوئے اور رب تعالیٰ نے ان کے ساتھ کلام کیا۔

مشاہدہ

رب العزت کا عظیم بیٹا بھی ہماری انتہائی مایوس کن چیخوں سے ہمدردی رکھتا اور ہماری پرواکرتا ہے۔

فیضیابی

آپ میں سے کچھ کانکورڈ جیٹ (دنیا کا سب سے تیز جہاز جس کی رفتار ۲۱۵۰ کلومیٹر فی گھنٹہ ہے اور یہ انتہائی بلندی (۶۰۰۰۰ فٹ) پر اڑتا ہے) کی طرح دعا کرتے ہیں، بلند، طاقتور، ہموار اور نہایت تیز۔ آپ کے الفاظ بادلوں میں گونجتے ہیں اور تمام آسمانوں میں زبردست گونج بھیجتے ہیں۔ اگر آپ کانکورڈ کی طرح دعا کرتے ہیں تو میں آپ کو سلام پیش کرتا ہوں۔ اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو میں سمجھ سکتا ہوں۔

جب تک اِبنِ آدم مُردوں میں سے جی نہ اُٹھے جو کُچھ تُم نے دیکھا ہے کِسی سے نہ کہنا۔ (10) اُنہوں نے اِس کلام کو یاد رکھّا اور وہ آپس میں بحث کرتے تھے کہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے کیا معنی ہیں؟

(11) پھر اُنہوں نے اُس سے یہ پُوچھا کہ فقیہہ کیونکر کہتے ہیں کہ ایلیّاہ کا پہلے آنا ضرُور ہے؟۔

(12) اُس نے اُن سے کہا کہ ایلیّاہ البتّہ پہلے آکر سب کُچھ بحال کرے گا مگر کیا وجہ ہے کہ اِبنِ آدم کے حق میں لِکھا ہے کہ وہ بُہت سے دُکھ اُٹھائے گا اور حقِیر کِیا جائے گا؟ (13) لیکن مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ ایلیّاہ تو آ چُکا اور جیسا اُس کے حق میں لِکھا ہے اُنہوں نے جو کُچھ چاہا اُس کے ساتھ کِیا۔

بدرُوح گرفتہ لڑکے کو شِفا

(14) اور جب وہ شاگردوں کے پاس آئے تو دیکھا کہ اُن کی چاروں طرف بڑا ہجوم ہے اور فقِیہہ اُن سے بحث کر رہے ہیں۔ (15) اور فی الفَور سارا ہجوم اُسے دیکھ کر نہایت حَیران ہُوا اور اُس کی طرف دَوڑ کر اُسے سلام کرنے لگا۔ (16) اُس نے اُن سے پُوچھا تُم اُن سے کیا بحث کرتے ہو؟۔

(17) اور ہجوم میں سے ایک نے اُسے جواب دِیا کہ اَے اُستاد مَیں اپنے بیٹے کو جِس میں گُونگی رُوح ہے تیرے پاس لایا تھا۔ (18) وہ جہاں اُسے پکڑتی ہے پٹک دیتی ہے اور وہ کف بھر لاتا اور دانت پِیستا اور سُوکھتا جاتا ہے اور مَیں نے تیرے شاگردوں سے کہا تھا کہ وہ اُسے نِکال دیں مگر وہ نہ نِکال سکے۔

ہو سکتا ہے کہ آپ میری طرح کے ہوں کانکورڈ کی بجائے فصل جھاڑنے والے۔ آپ تاب دار نہیں ہیں، نچلی پرواز کرتے ہیں، آپ زیادہ زمین کے قریب ہی اڑتے ہیں، اور صبح صبح پرانے انجن سے اونچی اڑان بھرنا کافی مشکل بھی ہوتا ہے۔

ہم میں سے اکثر ایسے ہی ہیں۔ ہماری زیادہ تر دعائیہ زندگی کو ایک ٹیونگ کی ضرورت ہوتی ہے۔

کچھ نمازیوں میں مستقل مزاجی کی کمی ہوتی ہے۔ وہ یا تو صحرا ہیں یا نخلستان۔ ہم دعا کے بغیر مسلسل کئی دن یا ہفتے گزار دیتے ہیں لیکن پھر کچھ ہوتا ہے۔۔ہم ایک خطبہ سنتے ہیں، کتاب پڑھتے ہیں یا پھر کسی سانحے کا تجربہ کرتے ہیں۔کوئی نہ کوئی چیز ہمیں دُعا کی طرف لے جاتی ہے اور ہم دُعا میں کھو جاتے ہیں۔ لیکن جیسے جیسے ہم دُعا میں ڈوبتے جاتے ہیں ہم از سر نو تر و تازہ اور نئے بنتے جاتے ہیں۔

ہم میں سے کچھ دوسروں کو بھی سچائی اور راست بازی کی ضرورت ہے۔ ہماری بعض دعائیں کھوکھلی، رٹی رٹائی اور کرخت ہیں یہ زندگی بخش ہونے سے زیادہ رسمی ہیں ۔ یہ دُعائیں روزانہ ہونے کے باوجود بھی بے کیف اور سست ہیں۔

دوسروں میں بھی ایمان کی کمی ہے ۔یقین کریں ہم ایمانداری سے سوچتے ہیں کہ کیا دعا سے کوئی فرق پڑتا ہے۔ رب العزت جو آسمان پر ہے مجھ زمین زاد سے کیوں بات کرنا چاہے گا؟

اگر آپ دعا کے بارے میں ابھی بھی کشمکش

اندھا آدمی

ہمیں آسمان کی گرج چمک بہت ہی پسند ہیں کیا ایسا نہیں ہے؟ بجلی کوند کر ایک کھلاڑی کی مانند ایک کونے سے دوسرے میں جاتی ہے۔ بعض اوقات بجلی کا یہ خوفناک شور ہمیں سانس تھامنے پر بھی مجبور کر دیتا ہے۔ کیا ہمیں کم چمکدار اور گرجدار معجزات سے محروم ہونے کا خطرہ ہے؟

مثال کے طور پر جب سیدنا یسوع المسیح بیت صیدا پہنچے تو "لوگ ایک اندھے کو اُس کے پاس لائے اور اُس کی منت کی کہ اُسے چھوئے۔" (مرقس ۸:۲۲)

اس میں سے کچھ بھی غیر معمولی نہیں۔ اگر آپ کو معجزے کی ضرورت ہے تو آپ خداوند یسوع المسیح سے رجوع کریں گے۔ پھر کیا؟ ایک یا شاید دو سوال۔ ایک چھون اور پھر شفا۔ خوشی اور شکریئے کی الفاظ۔ بس اتنی سی بات

لیکن غور کریں کہ خداوند یسوع کیا کرتے ہیں۔ وہ اُس آدمی کو شہر سے باہر لے جاتے ہیں۔ اُس شخص کی آنکھوں پر تھوکتے ہیں اور اُسے چھوتے ہیں۔

یہ حیران کن بات ہے۔ سیدنا یسوع نے "اُس سے پوچھا کہ کیا تُو کچھ دیکھتا ہے؟ اور اس نے نظر اُٹھا کر کہا میں آدمیوں کو دیکھتا ہوں کیوں کہ وہ مجھے چلتے ہوئے ایسے دکھائی دیتے ہیں جیسے درخت۔ پھر اُس نے دوبارہ اُس کی آنکھوں پر اپنے ہاتھ رکھے اور اُس پر غور سے نظر کی اور اچھا ہو گیا اور سب چیزیں صاف صاف دیکھنے لگا۔" (مرقس ۸:۲۳-۲۵)

اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ وجہ کچھ بھی ہو سکتی ہے کہ سیدنا یسوع المسیح نے اس شخص کو انفرادی اور غیر متوقع طریقے سے شفا دی۔

کبھی کبھی خدا تمثیلی انداز میں کام کرتا ہے۔ کبھی وہ غیر معمولی طور سے کام کرتا ہے۔ کچھ حیرت انگیز چیزیں ہمیں اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں اور دوسری چیزوں سے ہمارا دھیان کھینچ لیتی ہیں۔

اس سے سوالات اٹھتے ہیں: کیا کینسر کا خاتمہ، دل سے بغض اور نفرت ہٹانے سے زیادہ سوشل میڈیا کے لائق ہے؟ کیا ایلیاہ کے لئے خدا کی ہلکی سی آواز موسیٰ کے لئے کوہ سینا پر گن گرج والی آواز سے کم اثر دار ہے؟

اپنی آنکھوں اور دل کو کھلا رکھیں۔ چھوٹی سی سرگوشی یا پھر گن گرج والی آواز کو قبول کریں--- پھر معجزات ہی معجزات ہیں۔

(19) اُس نے جواب میں اُن سے کہا اَے بے اِعتقاد قَوم مَیں کب تک تُمہارے ساتھ رہُوں گا؟ کب تک تُمہاری برداشت

اور تذبذب میں ہیں، تو میرے پاس آپ کے لیے صرف ایک آدمی ہے (دیکھیں آیت ۱۴ سے ۲۹)۔ فکر مند یا پریشان نہ ہوں۔ وہ کوئی

خانقائی مقدس نہیں ہے۔ وہ کوئی بہت بڑا رسول نہیں ہے کوئی نبی ہے اور نہ کوئی بہت ریاضت اور مراقبے میں ڈوبا ہوا سادھو۔ وہ آپ کے لیے اتنا مقدس نہیں ہے جس سے آپ سکھیں کہ دعا کیسے کرنی ہے۔ وہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ وہ بالکل ایک فضل جھاڑنے والا عام سا ہی آدمی ہے۔ ایک بیمار بیٹے کے لئے والدین کو معجزے کی ضرورت ہے۔ والد کوئی بہت دعا گو نہیں ہے لیکن اس کی دعا کا جواب اور نتیجہ ہمیں یاد دلاتا ہے: طاقت دعا میں نہیں ہے بلکہ دعا کو سننے والے میں ہے۔

اس نے مایوسی اور بے خوفی سے دعا کی۔ اس کا بیٹا، اس کا اکلوتا بیٹا بدروح گرفتہ تھا۔ وہ نہ صرف گونگا بہرا اور مرگی کا مریض تھا بلکہ اسے ایک بدروح نے بھی جکڑ اور گرفتار کر رکھا تھا۔ اور جب وہ جوان ہو رہا تھا، شیطان نے اسے آگ اور پانی میں پھینک دیا تھا۔

باپ کے درد کا تصور کریں۔ دوسرے والدین اپنے بچوں کو بڑھتے اور بالغ ہوتے دیکھ رہے تھے۔ جب کہ یہ والد اپنے بیٹے کو تکالیف اٹھاتا دیکھ رہا تھا جب کہ دوسرے والد اپنے بیٹوں کو کوئی پیشہ یا تعلیم دلا رہے تھے تو یہ صرف اپنے بیٹے کو زندہ رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

وہ نہایت مایوس اور تھکا ہوا تھا اور اس کی دعا دونوں کی عکاسی کرتی ہے۔

”اگر تو کچھ کر سکتا ہے تو ہم پر ترس کھا کر ہماری مدد کر۔“(مرقس ۹:۲۲)

اس دعا کو سنو۔ کیا یہ کسی طرح بھی جرأت مندانہ، پر اعتماد اور مضبوط لگتی ہے؟

کرُوں گا؟ اُسے میرے پاس لاؤ۔ (20) پس وہ اُسے اُس کے پاس لائے اور جب اُس نے اُسے دیکھا تو فی الفور رُوح نے اُسے مروڑا اور وہ زمِین پر گِرا اور کف بھر لا کر لوٹنے لگا۔

(21) اُس نے اُس کے باپ سے پُوچھا یہ اِس کو کتنی مُدّت سے ہے؟

اُس نے کہا بچپن ہی سے۔ (22) اور اُس نے اکثر اُسے آگ اور پانی میں ڈالا تاکہ اُسے ہلاک کرے لیکن اگر تُو کُچھ کر سکتا ہے تو ہم پر ترس کھا کر ہماری مدد کر۔

(23) یِسُوع نے اُس سے کہا کیا! اگر تُو کر سکتا ہے! جو اِعتقاد رکھتا ہے اُس کے لِئے سب کُچھ ہو سکتا ہے۔

(24) اُس لڑکے کے باپ نے فی الفور چِلاّ کر کہا مَیں اِعتقاد رکھتا ہُوں۔ تُو میری بے اِعتقادی کا عِلاج کر۔ (25) جب یِسُوع نے دیکھا کہ لوگ دَوڑ دَوڑ کر جمع ہو رہے ہیں تو اُس ناپاک رُوح کو جِھڑک کر اُس سے کہا اَے گُونگی بہری رُوح! مَیں تُجھے حُکم کرتا ہُوں۔ اِس میں سے نِکل آ اور اِس میں پھر کبھی داخِل نہ ہو۔ (26) وہ چِلاّ کر اور اُسے بُہت مروڑ کر نِکل آئی اور وہ مُردہ سا ہو گیا اَیسا کہ اکثروں نے کہا کہ وہ مَر گیا۔ (27) مگر یِسُوع نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اُٹھایا اور وہ اُٹھ کھڑا ہُؤا۔

(28) جب وہ گھر میں آیا تو اُس کے شاگردوں نے تنہائی میں اُس سے پُوچھا کہ ہم اُسے کیوں نہ نِکال سکے؟

(29) اُس نے اُن سے کہا کہ یہ قِسم دُعا کے سِوا کِسی اَور طرح نہیں نِکل سکتی۔

غور طلب : طاقت

طاقت اور قوت کا کھمبا تو بہت چکنا ہے۔

رومن شہنشاہ شاہلیمن کو یہ معلوم تھا۔ اِس مشہور شہنشاہ کی تدفین کی ایک بہت دلچسپ کہانی ہے۔ روایت یہ ہے کہ اُس نے وصیت کی کہ اسے قبر میں بیٹھایا جائے۔ اور اُس کا تاج اس کے سر پر رکھا جائے اور عصا کو اُس کے ہاتھ میں۔ اس نے استفسار کیا کہ شاہی چوغے کو اُس کے کندھوں پر رکھا جائے اور اُس کی گود میں ایک کھلی کتاب۔

یہ ۸۱۴ عیسوی کا واقعہ ہے۔ تقریباً دو سو سال بعد، شہنشاہ اوتھیلو نے یہ دیکھنے کا عزم کیا کہ آیا تدفین کی وصیت پر عمل کیا گیا ہے یا نہیں۔ اُس نے تندرست و توانا مردوں کی ایک ٹیم کو قبر کھولنے اور رپورٹ بنانے کے لئے بھیجا۔ انہوں نے جسم کو اسی طرح پایا جس طرح شہنشاہ شاہلیمن نے وصیت کی تھی۔ اب تقریباً دو صدیوں بعد منظر بہت ہی ہولناک تھا

تاج ایک سمت کو جھکا ہوا تھا، قبا اور چوغے کو کیڑے کھا چکے تھے، جسم گھل سڑ چکا تھا۔ لیکن کنکال رانوں پر کھلی کتاب جس کی شاہلیمن درخواست تھی پڑی تھی۔۔۔ یعنی بائبل مقدس۔ ایک انگلی کی ہڈی متی کی انجیل ۱۶ باب ۲۶ آیت کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔۔۔ ”اگر آدمی ساری دُنیا حاصل کرے اور اپنی جان کا نقصان اُٹھائے تو اُسے کیا فائدہ ہوگا۔“

آپ اس کا جواب دے سکتے ہیں۔

مطالعے کے لئے رہنمائی

مرقس ۸: ۳۴-۳۸

- حقیقی شاگردی کی قیمت کیا ہے؟
- حقیقی طاقت کا جوہر کیا ہے؟
- کچھ لوگ کیا ردعمل دیں گے جب انہیں معلوم ہوتا ہے کہ خداوند یسوع کا حقیقی پیروکار بننا بہت مہنگا پڑتا ہے؟
- خداوند یسوع المسیح کی خاطر اپنی زندگی سے محروم ہونے کا کیا مطلب ہے؟
- پوری دنیا کو حاصل کرنے کا کیا مطلب ہے؟
- اپنے آپ کا انکار کرنے اور اپنی صلیب اٹھانے کے لئے آپ کو کس طاقت سے دستبردار ہونا پڑے گا؟
- اپنے آپ سے انکار کرنے کا کیا مطلب ہے؟
- آپ کو ایک حقیقی شاگرد بننے کے لئے کس تبدیلی کی ضرورت ہے؟

یِسُوع دوبارہ اپنی مَوت کی بات کرتا ہے

(30) پھر وہاں سے روانہ ہُوئے اور گلِیل سے ہو کر گُذرے اور وہ نہ چاہتا تھا کہ کوئی جانے۔ (31) اِس لِئے کہ وہ اپنے شاگِردوں کو تعلِیم دیتا اور اُن سے کہتا تھا کہ اِبنِ آدم آدمِیوں کے

ایک لفظ سے ہی بہت فرق پڑے گا۔ اگر اِس کی بجائے اُس نے کہا ہوتا کیا آپ کچھ کر سکتے ہیں؟ لیکن اس نے کہا: ”اگر تو کچھ کر سکتا ہے تو ہم پر ترس کھا کر ہماری مدد کر۔“

اس نے کہا اگر۔ یونانی زبان میں یہ لفظ اردو

حوالہ کِیا جائے گا اور وہ اُسے قتل کریں گے اور وہ قتل ہونے کے
تِین دِن بعد جی اُٹھے گا۔ (32) لیکن وہ اِس بات کو سمجھتے نہ تھے اور
اُس سے پُوچھتے ہُوئے ڈرتے تھے۔

سب سے بڑا کَون ہے؟

(33) پھر وہ کفرنحُوم میں آئے اور جب وہ گھر میں تھا تو اُس
نے اُن سے پُوچھا کہ تُم راہ میں کیا بحث کرتے تھے؟ (34) وہ
چُپ رہے کیونکہ اُنہوں نے راہ میں ایک دُوسرے سے یہ بحث کی
تھی کہ بڑا کَون ہے؟ (35) پھر اُس نے بیٹھ کر اُن بارہ کو بُلایا اور
اُن سے کہا کہ اگر کوئی اوّل ہونا چاہے تو وہ سب میں پچھلا اور سب
کا خادِم بنے۔ (36) اور ایک بچّے کو لے کر اُن کے بِیچ میں کھڑا کیا۔
پھر اُسے گود میں لے کر اُن سے کہا۔ (37) جو کوئی میرے نام پر
اَیسے بچّوں میں سے ایک کو قبُول کرتا ہے وہ مُجھے قبُول کرتا ہے اور
جو کوئی مُجھے قبُول کرتا ہے وہ مُجھے نہیں بلکہ اُسے جِس نے مُجھے بھیجا
ہے قبُول کرتا ہے۔

جو ہمارے خِلاف نہیں وہ ہمارے ساتھ ہے

(38) یُوحنّا نے اُس سے کہا اَے اُستاد۔ ہم نے ایک شخص کو
تیرے نام سے بدرُوحوں کو نِکالتے دیکھا اور ہم اُسے منع کرنے
لگے کیونکہ وہ ہماری پیروی نہیں کرتا تھا۔

(39) لیکن یِسُوع نے کہا اُسے منع نہ کرنا کیونکہ اَیسا کوئی نہیں
جو میرے نام سے معجزہ دِکھائے اور مُجھے جلد بُرا کہہ سکے۔
(40) کیونکہ جو ہمارے خِلاف نہیں وہ ہماری طرف ہے۔ (41) اور

سے بھی زیادہ موثر ہے۔ تناؤ اور کشمکش کی حالت تشکیک کی حالت ہے، بے یقینی کی حالت ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے یہ آدمی کہہ رہا ہو کہ یہ تمھارے بس کی بات نہیں ہے لیکن پھر بھی اگر تو کچھ کر سکتا ہے۔۔۔

ایک قدیمی فصل جھاڑنے والے کی درخواست :۔ طاقت ور آواز کے مقابلے شائستہ اور عاجز ہے۔ بہادرانہ کے مقابلے بزدلانہ ہے۔ جنگل میں گرجنے والے مغرور شیر کے مقابلے میں چرواہے کے پاس آنے والے لنگڑے میمنے کی سی ہے۔ اگر اُس کی دعا آپ کی دعا کی مانند لگتی ہے تو مایوس نہ ہوں، کیونکہ دعا تو وہیں سے شروع ہوتی ہے۔

دعا ایک تڑپ سے شروع ہوتی ہے ۔ ایمانداری سے کی گئی ایک درخواست ۔ عام لوگ تو ماؤنٹ ایورسٹ کو گھور رہے ہیں۔ بس کوئی دکھاوا نہیں۔ کوئی گھمنڈ نہیں۔ کوئی اندازیا پوسچر نہیں۔ صرف دعا۔ بے ہمت اور ناتواں سی دعا لیکن بہر حال دعا۔

اطلاق

آپ کی سب سے زیادہ مایوس اور ناامید دعا کیا ہے؟ کیا ایک خود سر بچہ آپ کی غمگینی کا باعث ہے؟ کیا والدین سیدنا مسیح پر ایمان کے بغیر مر رہے ہیں؟ کیا آپ کل آنے والے بجلی کے بلوں سے پریشان ہیں؟ رب العزت کو اپنے دکھوں، غموں اور پریشانی کے بارے میں بتائیں۔

شکی باپ

بعض اوقات ایمان آسان لگتا ہے۔ دُعا بے خودی اور فرطِ مسرت ہے۔ بائبل مقدس زندہ وجامد معلوم ہوتی ہے۔ عبادت دل کو تیز دھڑکاتی ہے۔ جب صرف آپ اس کے بارے میں جانتے ہی ہیں یا معلوم کرتے ہیں تو ایمان بینائی بن جاتا ہے۔۔

پھر زندگی کے وہ حصے بھی ہیں جہاں عقیدہ ایک گھمسان کی جنگ بن جاتا ہے۔ کچھ بھی یقینی نہیں لگتا۔ آپ کو لگتا ہے کہ آپ آزمائشوں کے سونامی میں ڈوب رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے کسی وجہ سے ہمیں چھوڑ دیا ہے اور اس نے اپنا پتہ اور رابطے کی جانکاری بھی نہیں دی۔

اگر آپ ابھی بھی اِسی موڑ پر کھڑے ہیں تو آپ کو اُس باپ سے ملنے کی ضرورت ہے جس کا بیٹا پریشانیوں کے بھنور میں پھنسا ہوا تھا: بولنے سے قاصر مرگی کا شکار اور بدروح گرفتہ۔ مرقس ۹ باب میں ہم پڑھتے ہیں کہ بچپن سے ہی یہ شیطانی روح بچے کو آگ اور پانی میں پھینک کر تباہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

اس صورت حال میں آپ کتنے ایمان یافتہ ہو سکتے ہیں؟ اس کے باوجود وہ آدمی تعریف کے لائق ہے کہ وہ ابھی بھی امید کی ڈور تھامے ہوئے تھا۔ وہ سیدنا یسوع المسیح کے پاس آیا اور التجا کی، "اگر تو کچھ کر سکتا ہے تو ہم پر ترس کھا کر ہماری مدد کر۔" (مرقس ۹:۲۲)

یہ جملہ اگر تو کچھ کر سکتا ہے۔۔۔ شاید اس بات کا اظہار ہے کہ جناب یسوع یہ کام تو تیری پہنچ یا طاقت سے باہر ہے لیکن پھر کیا ہوتا ہے؟

جب خداوند یسوع المسیح اسے جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں، "اگر تو کر سکتا ہے! جو اعتقاد رکھتا ہے اُس کے لئے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ تو باپ نے فی الفور چلا کر کہا میں اعتقاد رکھتا ہوں۔ تو میری بے اعتقادی کا علاج کر۔" (مرقس ۹:۲۴)

سی ایس لیوس کا یہی مطلب تھا جب وہ کہتے ہیں، "ہمیں وہ اس کے سامنے رکھنا چاہیے جو ہم میں ہے، نہ کہ جو ہم میں ہونا چاہیے۔" یہ زیادہ تر اُن لوگوں کی بھی ایک بہترین تصویر ہے جو ایمان اور شک کے غیر مطمئن مرکب کے ساتھ ہی جی رہے ہیں۔

ایمان کوئی نصب شدہ چیز نہیں ہے بلکہ یہ سیال یا سریع الحرکت چیز ہے۔ یہ پٹھوں کی مانند ہے۔ جب ہم ایمان کا استعمال کرتے ہیں تو یہ مضبوط ہوتا ہے۔ جب ہم اسے نظر انداز کرتے ہیں اور اپنے شکوک و شبہات بڑھاتے ہیں، تو یہ لاغر اور کمزور ہوتا ہے۔

اس غریب کو ہی سارا سہارا دو۔ ایمان کے ساتھ ہی اس نے اپنے جیون کو دھن کر لیا، کم از کم اس کے پاس خداوند یسوع المسیح کے پاس جانے کا روحانی ذریعہ تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ سیدنا مسیح کی تعلیم کو سمجھ گیا تھا: "مجھ سے جدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے" (یوحنا ۱۵:۵) اور اس میں ایمان بھی شامل ہے۔

کیا آج آپ کا شک بڑا اور ایمان چھوٹا ہے۔ تو میں اس شخص کی "دعا" کا مشورہ دیتا ہوں۔

جو کوئی ایک پیالہ پانی تُم کو اِس لئے پِلائے کہ تُم مسیح کے ہو۔ مَیں تُم
سے سچ کہتا ہُوں کہ وہ اپنا اَجر ہر گِز نہ کھوئے گا۔

گُناہ کرنے کی آزمایش

(42) اور جو کوئی اِن چھوٹوں میں سے جو مُجھ پر اِیمان لائے
ہیں کِسی کو ٹھوکر کھِلائے اُس کے لِئے یہ بہتر ہے کہ ایک بڑی چکّی کا
پاٹ اُس کے گلے میں لٹکایا جائے اور وہ سُمندر میں پھینک دِیا
جائے۔ (43) اور اگر تیرا ہاتھ تجھے ٹھوکر کِھلائے تو اُسے کاٹ ڈال۔
ٹُنڈا ہو کر زِندگی میں داخِل ہونا تیرے لِئے اِس سے بہتر ہے کہ
دو ہاتھ ہوتے جہنّم کے بِیچ اُس آگ میں جائے جو کبھی بُجھنے کی
نہیں۔

(44) (جہاں اُن کا کِیڑا نہیں مَرتا
اور آگ نہیں بُجھتی)۔

(45) اور اگر تیرا پاؤں تُجھے ٹھوکر کِھلائے تو اُسے کاٹ ڈال۔
لنگڑا ہو کر زِندگی میں داخِل ہونا تیرے لِئے اِس سے بہتر ہے کہ دو
پاؤں ہوتے جہنّم میں ڈالا جائے۔

(46) (جہاں اُن کا کِیڑا نہیں مَرتا
اور آگ نہیں بُجھتی)۔

(47) اور اگر تیری آنکھ تُجھے ٹھوکر کِھلائے تو اُسے نِکال ڈال۔
کانا ہو کر خُدا کی بادشاہی میں داخِل ہونا تیرے لِئے اِس سے بہتر
ہے کہ دو آنکھیں ہوتے جہنّم میں ڈالا جائے۔

(48) (جہاں اُن کا کِیڑا نہیں مَرتا

اور آگ نہیں بجھتی)۔

(49) کیونکہ ہر شخص آگ سے نمکین کیا جائے گا (اور ہر
ایک قُربانی نمک سے نمکین کی جائے گی)۔ (50) نمک اچھّا ہے
لیکن اگر نمک کی نمکینی جاتی رہے تو اُس کو کِس چیز سے مزہ دار
کرو گے؟ اپنے میں نمک رکھّو اور ایک دُوسرے کے ساتھ میل
مِلاپ سے رہو۔

باب 10

یِسُوع طلاق کے بارے میں تعلیم دیتا ہے

(1) پھر وہ وہاں سے اُٹھ کر یہُودیہ کی سرحدّوں میں اور
یَردن کے پار آیا اور ہجوم اُس کے پاس پھر جمع ہو گیا اور وہ اپنے
دستُور کے مُوافِق پھر اُن کو تعلیم دینے لگا۔
(2) اور فرِیسیوں نے پاس آ کر اُسے آزمانے کے لِئے اُس
سے پُوچھا کیا یہ روا ہے کہ مَرد اپنی بیوی کو چھوڑ دے؟
(3) اُس نے اُن سے جواب میں کہا کہ مُوسیٰ نے تُم کو کیا حکم
دِیا ہے؟
(4) اُنہوں نے کہا مُوسیٰ نے تو اِجازت دی ہے کہ طلاق نامہ
لکھ کر چھوڑ دیں۔
(5) مگر یِسُوع نے اُن سے کہا کہ اُس نے تُمہاری سخت دِلی
کے سبب سے تُمہارے لِئے یہ حکم لِکھا تھا۔ (6) لیکن تخلیق کی
ابتدا سے اُس نے اُنہیں مَرد اور عَورت بنایا۔ (7) اِس لِئے مَرد

آپ کے سفر کے لیے

۱۰: ۱-۵۲

صورتِ حال

انسانوں سے خدمت کروانے کے بجائے دوسروں انسانوں کی خدمت کرنا، انسانیت کے لئے خداوند یسوع المسیح بہترین مثال ہیں ۔لوگ اُس وقت کی طرح اب بھی اکثر امید کرتے ہیں کہ دوسرے ہی ان کی ضروریات کو پورا کریں گے۔ لوگ خدا پر ایمان، بھروسے اور شادی کے بندھن کے لئے تب تک مخلص اور پابند تھے جب تک وہ آسان لگتے تھے۔دوسروں کی خدمت کی خاطر ذاتی آزادیوں، آسائشوں ، دولت اور حیثیت کو ترک کرنا بہت سے لوگوں کے لیے بہت بڑی قیمت تھی۔

مشاہدہ

خداوند یسوع المسیح زور دیتے ہیں کہ ہم اس کی پیروی کی خاطر مادیت پرستی اور دنیاوی چیزوں کو ترک کریں ۔ہم اس دنیا کے خزانوں کو قربان کر کے ہی آسمان کے

اپنے باپ سے اور ماں سے جُدا ہو کر اپنی بیوی کے ساتھ رہے گا۔
(8) اور وہ اور اُس کی بیوی دونوں ایک جِسم ہوں گے ۔ پس وہ دو
نہیں بلکہ ایک جِسم ہیں۔ (9) اِس لئے جِسے خُدا نے جوڑا ہے اُسے
آدمی جُدا نہ کرے۔

(10) اور گھر میں شاگردوں نے اُس سے اِس کی بابت پھر
پُوچھا۔ (11) اُس نے اُن سے کہا جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑ دے اور
دُوسری سے بیاہ کرے وہ اُس پہلی کے بر خِلاف زِنا کرتا ہے۔
(12) اور اگر عَورت اپنے شَوہر کو چھوڑ دے اور دُوسرے سے بیاہ
کرے تو زِنا کرتی ہے۔

یِسُوع چھوٹے بچّوں کو برکت دیتا ہے

(13) پھر لوگ بچّوں کو اُس کے پاس لانے لگے تاکہ وہ اُن کو
چُھوئے مگر شاگردوں نے اُن کو جِھڑکا۔ (14) یِسُوع یہ دیکھ کر خفا
ہُوا اور اُن سے کہا بچّوں کو میرے پاس آنے دو۔ اُن کو منع نہ کرو
کیونکہ خُدا کی بادشاہی اَیسوں ہی کی ہے۔ (15) مَیں تُم سے سچ کہتا
ہُوں کہ جو کوئی خُدا کی بادشاہی کو بچّے کی طرح قبُول نہ کرے وہ
اُس میں ہرگِز داخِل نہ ہو گا۔ (16) پھر اُس نے اُنہیں اپنی گود میں
لِیا اور اُن پر ہاتھ رکھ کر اُن کو برکت دی۔

ایک مالدار آدمی

(17) اور جب وہ باہر نِکل کر راہ میں جا رہا تھا تو ایک شخص
دَوڑتا ہُوا اُس کے پاس آیا اور اُس کے آگے گُھٹنے ٹیک کر اُس سے
پُوچھنے لگا کہ اَے نیک اُستاد مَیں کیا کرُوں کہ ہمیشہ کی زِندگی کا
وارِث بنُوں؟

خزانے حاصل کرتے ہیں۔

فیضیابی

سیدنا مسیح یہ نقطہ اٹھاتے ہیں: "اگر تم کامل بننا چاہتے ہو تو جاؤ اپنا مال بیچ کر غریبوں کو دے دو، تمہیں آسمان میں خزانہ ملے گا۔"

یہ بیان نوجوان کو پریشان اور شاگردوں کو حیران کر دیتا ہے۔

یہ سوال تو پھر ہمارے لئے بھی ہو سکتا ہے "پھر کون نجات پا سکتا ہے؟"

خداوند یسوع کا جواب سننے والوں کو چونکا دیتا ہے، "انسانوں کے لیے یہ ناممکن ہے۔"

ناممکن۔

وہ اسے خلاف قیاس نہیں کہتے ۔ وہ اسے مشکل بھی نہیں کہتے بلکہ وہ اسے ناممکن کہتے ہیں۔

کیا یہ آپ کو بالکل سرد نہیں کر دیتا؟ آپ کی ساری زندگی آپ کو کارکردگی کے مطابق انعام دیا گیا ہے۔ آپ کو اپنے مطالعے کے مطابق گریڈ ملتے ہیں۔ آپ کو اپنی کامیابی کے مطابق ترقی ملتی ہے ۔ آپ کو آپ کے کام کے مطابق پیسے ملتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ امیر نوجوان حکمران نے سوچا کہ جنت تو صرف ایک ادائیگی کی مانند ہے۔ آپ سخت محنت کرتے ہیں، آپ اپنے واجبات ادا کرتے ہیں اور رقم آپ کے اکاؤنٹ میں جمع ہو جاتی ہے۔ یسوع کہتے ہیں "کوئی راستہ نہیں" کیوں کہ انسانوں سے تو یہ ہو نہیں سکتا۔ جو آپ چاہتے ہیں اس کی قیمت کہیں زیادہ ہے اور آپ یہ تو ادا کر بھی نہیں

(18) یِسُوع نے اُس سے کہا تُو مُجھے کیوں نیک کہتا ہے؟ کوئی
نیک نہیں مگر ایک یعنی خُدا۔ (19) تُو حُکموں کو تو جانتا ہے۔ خُون نہ
کر۔ زِنانہ کر۔ چوری نہ کر۔ جُھوٹی گواہی نہ دے۔ فریب دے کر
نُقصان نہ کر۔ اپنے باپ کی اور ماں کی عِزّت کر۔

(20) اُس نے اُس سے کہا اَے اُستاد مَیں نے لڑکپن سے اِن
سب پر عمل کِیا ہے۔

(21) یِسُوع نے اُس پر نظر کی اور اُسے اُس پر پیار آیا اور اُس
سے کہا ایک بات کی تُجھ میں کمی ہے۔ جا جو کُچھ تیرا ہے بیچ کر
غرِیبوں کو دے۔ تُجھے آسمان پر خزانہ مِلے گا اور آ کر میرے پیچھے
ہو لے۔

(22) اِس بات سے اُس کے چہرے پر اُداسی چھا گئی اور وہ
غمگین ہو کر چلا گیا کیونکہ بڑا مالدار تھا۔

(23) پِھر یِسُوع نے چاروں طرف نظر کر کے اپنے شاگردوں
سے کہا دَولتمندوں کا خُدا کی بادشاہی میں داخِل ہونا کَیسا مُشکِل ہے!
(24) شاگرد اُس کی باتوں سے حَیران ہُوئے۔ یِسُوع نے پِھر جواب
میں اُن سے کہا بچّو! جو لوگ دَولت پر بھروسا رکھتے ہیں اُن کے
لِئے خُدا کی بادشاہی میں داخِل ہونا کیا ہی مُشکِل ہے!۔ (25) اُونٹ
کا سُوئی کے ناکے میں سے گُذر جانا اِس سے آسان ہے کہ دَولتمند
خُدا کی بادشاہی میں داخِل ہو۔

(26) وہ نِہایت ہی حَیران ہو کر اُس سے کہنے لگے پِھر کَون
نجات پا سکتا ہے؟

سکتے۔ آپ کو کسی نظام کی ضرورت نہیں بلکہ آپ کو ایک نجات دہندہ کی ضرورت ہے۔ آپ کو از سر نو آغاز کی نہیں بلکہ ایک نجات دہندہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جو کچھ انسانوں کے لیے ناممکن ہے وہ خدا کے لیے ممکن ہے۔

آپ دیکھتے ہیں، کہ یہ دولت نہیں تھی جس نے امیر آدمی کو روکا؛ کثرت دولت کے باعث تکبر تھا۔ یہ جائیدادیں نہیں تھی بلکہ ان کا طمطراق اور نمو تھی۔ یہ بہت دولت نہیں تھی بلکہ اس کے سر میں سمایا ہوا غرور تھا۔

حیران کن یہ لوگ رب تعالیٰ کے تخت کے سامنے کھڑے ہیں اور اپنی ڈینگیں مار رہے ہیں۔ بڑا بگل بج چکا ہے، اور وہ ابھی تک اپنے ہی نرسنگے پھونک رہے ہیں۔ اُس کی حمد کی بجائے وہ اپنے ہی گن گائے جا رہے ہیں۔ خدا کی عبادت کی بجائے وہ اپنی ہی قیصدہ گوئی کرتے جا رہے ہیں ۔ جب انہیں بولنا نہیں چاہئے وہ بولتے ہی جاتے ہیں ۔ بادشاہ کے احاطے میں بھی وہ اپنی ہی بڑھائی اور تعریف کرتے جاتے ہیں۔ پھر سب سے برا کیا ہے، ان کا غرور و تکبر یا اُن کا اندھا پن؟

ہم نے جو کچھ کیا ہے اس کی وجہ سے خدا ہمیں نجات نہیں بخشتا۔ صرف خدائے عظیم اپنے بچوں کے لیے وہ کرتا ہے جو وہ اپنے لیے نہیں کر سکتے۔

یہ مقدس پولوس کا پیغام ہے: ”جو کچھ شریعت نہیں کر سکتی تھی وہ خدا نے کیا“ (رومیوں ۸:۳)۔

اور یہ پہلی برکت کا پیغام ہے۔

(27) یسُوع نے اُن کی طرف نظر کر کے کہا یہ آدمیوں سے
تو نہیں ہو سکتا لیکن خُدا سے ہو سکتا ہے کیونکہ خُدا سے سب کُچھ ہو
سکتا ہے۔
(28) پطرس اُس سے کہنے لگا دیکھ ہم نے تو سب کُچھ چھوڑ دِیا
اور تیرے پیچھے ہو لئے ہیں۔
(29) یِسُوع نے کہا مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ اَیسا کوئی نہیں،
جِس نے گھر یا بھائیوں یا بہنوں یا ماں یا باپ یا بچّوں یا کھیتوں کو میری
خاطِر اور انجیل کی خاطِر چھوڑ دِیا ہو۔ (30) اور اب اِس زمانہ میں سَو
گُنا نہ پائے۔ گھر اور بھائی اور بہنیں اور مائیں اور بچّے اور کھیت مگر
ظُلم کے ساتھ ۔ اور آنے والے عالَم میں ہمیشہ کی زِندگی۔
(31) لیکن بہُت سے اوّل آخِر ہو جائیں گے اور آخِر اوّل۔

یِسُوع تیسری بار اپنی مَوت کا ذکر کرتا ہے

(32) اور وہ یروشلیم کو جاتے ہُوئے راستہ میں تھے اور یِسُوع
اُن کے آگے آگے جا رہا تھا۔ وہ حَیران ہونے لگے اور جو پِیچھے
پِیچھے چلتے تھے ڈرنے لگے۔ پس وہ پھر اُن بارہ کو ساتھ لے کر اُن کو
وہ باتیں بتانے لگا جو اُس پر آنے والی تھِیں۔ (33) دیکھو ہم
یروشلیم کو جاتے ہیں اور اِبنِ آدم سردار کاہِنوں اور فقیہوں کے
حوالہ کِیا جائے گا اور وہ اُس کے قتل کا حکم دیں گے اور اُسے غَیر
قَوموں کے حوالہ کریں گے۔ (34) اور وہ اُسے ٹھٹّھوں میں اُڑائیں
گے اور اُس پر تُھوکیں گے اور اُسے کوڑے ماریں گے اور قتل
کریں گے اور تین دِن کے بعد وہ جی اُٹھے گا۔

"مبارک ہیں وہ جو روح کے غریب ہیں۔"
(متی ۵:۳)

خوشی کا زیور روح کے غریبوں کو دیا جاتا ہے نہ کہ امیروں کو۔ خدا کی خوشنودی ہتھیار ڈالنے پر حاصل ہوتی ہے نہ مقابلہ کرنے سے۔

اطلاق

دولت کو اپنے اور خدا کے درمیان کھڑا نہ ہونے دیں۔ آپ آسمان پر جانے کے لئے ٹکٹ نہیں خرید سکتے، آپ کو صرف ایمان سے مانگنا ہے۔ دن بھر ایمان کی قدر کے بارے میں سوچیں۔

یعقُوب اور یُوحنّاؔ کی درخواست

(35) تب زبدی کے بیٹوں یعقُوب اور یُوحنّا نے اُس کے پاس
آکر اُس سے کہا اَے اُستاد! ہم چاہتے ہیں کہ جِس بات کی ہم تُجھ
سے درخواست کریں تُو ہمارے لِئے کرے۔

(36) اُس نے اُن سے کہا تُم کیا چاہتے ہو کہ مَیں تُمہارے
لِئے کرُوں؟۔

(37) اُنہوں نے اُس سے کہا ہمارے لِئے یہ کر کہ تیرے
جلال میں ہم میں سے ایک تیری دہنی اور ایک تیری بائیں طرف
بَیٹھے۔

(38) یسُوع نے اُن سے کہا تُم نہیں جانتے کہ کیا مانگتے ہو۔ جو
پیالہ مَیں پِینے کو ہُوں کیا تُم پی سکتے ہو؟ اور جو بپتِسمہ مَیں لینے کو
ہُوں تُم لے سکتے ہو؟۔

(39) اُنہوں نے اُس سے کہا ہم سے ہو سکتا ہے۔ یسُوع نے
اُن سے کہا جو پِیالہ مَیں پِینے کو ہُوں تُم پیو گے اور جو بپتِسمہ مَیں لینے
کو ہُوں تُم لو گے۔ (40) لیکن اپنی دہنی یا بائیں طرف کِسی کو بِٹھا دینا
میرا کام نہیں مگر جِن کے لِئے تیّار کیا گیا اُن ہی کے لِئے ہے۔

(41) اور جب اُن دسوں نے یہ سُنا تو یعقُوب اور یُوحنّا سے خفا
ہونے لگے۔ (42) مگر یِسُوع نے اُنہیں پاس بُلا کر اُن سے کہا تُم
جانتے ہو کہ جو غَیر قَوموں کے سردار سمجھے جاتے ہیں وہ اُن پر
حُکومت چلاتے ہیں اور اُن کے امیر اُن پر اِختیار جتاتے ہیں۔
(43) مگر تُم میں اَیسا نہیں ہے بلکہ جو تُم میں بڑا ہونا چاہے وہ تُمہارا
خادِم بنے۔ (44) اور جو تُم میں اوّل ہونا چاہے وہ سب کا غُلام بنے۔

(45) کیونکہ اِبنِ آدم بھی اِس لِئے نہیں آیا کہ خِدمت لے بلکہ اِس لِئے کہ خِدمت کرے اور اپنی جان بُہتیروں کے بدلے فِدیہ میں دے۔

یِسُوع اندھے برتمائی کو شِفا دیتا ہے

(46) اور وہ یریحُو میں آئے اور جب وہ اور اُس کے شاگرد اور ایک بڑا ہجوم یریحُو سے نکلتا تھا تو تِمائی کا بیٹا برتِمائی اندھا فقیر راہ کے کنارے بَیٹھا ہُؤا تھا۔ (47) اور یہ سُن کر کہ یِسُوع ناصری ہے چِلاّ چِلاّ کر کہنے لگا اَے اِبنِ داؤُد! اَے یِسُوع! مُجھ پر رحم کر۔

(48) اور بُہتوں نے اُسے ڈانٹا کہ چُپ رہے مگر وہ اَور بھی زِیادہ چِلاّیا کہ اَے اِبنِ داؤُد مُجھ پر رحم کر!۔

(49) یِسُوع نے کھڑے ہو کر کہا اُسے بُلاؤ۔ پس اُنہوں نے اُس اندھے کو یہ کہہ کر بُلایا کہ خاطِر جمع رکھ۔ اُٹھ وہ تُجھے بُلاتا ہے۔

(50) وہ اپنا کپڑا اپھینک کر اُچھل پڑا اور یِسُوع کے پاس آیا۔

(51) یِسُوع نے اُس سے کہا تُو کیا چاہتا ہے کہ مَیں تیرے لِئے کرُوں؟ اندھے نے اُس سے کہا اَے ربّونی! یہ کہ مَیں بِینا ہو جاؤں۔

(52) یِسُوع نے اُس سے کہا جا تیرے اِیمان نے تُجھے اچھّا کر دِیا۔ وہ فی الفَور بِینا ہو گیا اور راہ میں اُس کے پِیچھے ہو لِیا۔

برتمائی

کسی بھی دور میں اندھاپن بہت ہی مشکل حالت ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر پہلی صدی کے اسرائیل میں، نابینا افراد کے لیے کوئی تربیتی مراکز نہیں تھے۔بریل (braille) میں کوئی کتابیں نہیں تھیں۔ رہنمائی کرنے والے کتے بھی تھے۔ اگر آپ اندھے پن کا شکار ہیں تو آپ کو نوکری بھی نہیں ملتی تھی۔

یہ برتمائی کی زندگی تھی (ملاحظہ کریں مرقس ۱۰:۴۶۔ ۵۲) ہر روز برتمائی اور اس کا ایک نابینا دوست یریحو کی سڑک پر ٹھوکریں کھاتے جاتے تھے۔ (دیکھیں متی ۲۰: ۲۹۔ ۳۴) وہ وہاں سارا دن فضول بیٹھے رہتے اور زمین پر لوگوں کے قدموں اور جوتیوں کی آوازیں سنتے رہتے۔ قدموں کا مطلب تھا لوگ اور لوگوں کا مطلب تھا بخشیش یعنی خیرات کا موقع۔

اس دن انہوں نے باری باری کسی کے گزرنے کی آواز نہیں سنی تھی بلکہ انہوں نے ایک بڑے ہجوم کی آواز سنی۔ برتمائی اور دوسرے اندھے نے کچھ راہگیروں سے پوچھا کہ یہ ہنگامہ کیوں ہے؟" اور دیکھو۔۔۔ انہوں نے سنا کہ یسوع وہاں سے گزر رہے ہیں۔" (متی ۲۰:۳۰)

ہو سکتا ہے کہ جناب برتمائی نے یروشلم میں ڈیلی ہیرالڈ رسالے میں مضامین نہ پڑھے ہوں، لیکن اُس کے کانوں میں کوئی خرابی نہیں تھی۔ اُس نے خداوند یسوع مسیح کے بارے میں سن رکھا تھا۔ سیدنا یسوع ناصری بہت ہی مشہور ومعروف شفا بخشنے والے تھے۔ کچھ یقین رکھتے تھے کہ وہ مسیحا تھے۔

کسی بھی چیز کی پرواہ کرتے ہوئے وہ مرد چلانے لگے۔ "اے خُداوند، ابنِ داوٗد، ہم پر رحم کر!" (متی ۲۰:۳۰) لوگوں نے اُن سے کہا کہ استاد کو پریشان نہ کریں کلام مقدس میں یوں مرقوم ہے کہ "لوگوں نے انہیں ڈانٹا کہ وہ چپ رہیں۔" (متی۔۲۰:۳۱)

سیدنا یسوع المسیح نے یوں بات ختم کی کہ وہ خدمت کروانے کے لئے نہیں بلکہ خدمت کرنے کے لئے آئے ہیں۔ (دیکھیں متی ۲۰:۲۶؛ مرقس ۱۰:۴۵) اسکی پیروی کرنے والے لوگ پہلے کی اس سچائی کو پہچاننے سے اندھے ہو چکے تھے۔ صرف برتمائی اور اس کے دوست نے اپنے اندھے پن میں اسے دیکھا۔

شاید آپ نے اپنی زندگی میں اس طرح کی منفی آوازیں سنی ہوں گی۔ آپ رب تعالیٰ سے فریاد کرتے ہیں اور فوراً ایسے خیالات سنتے ہیں۔ آپ کو سوچنے پر کیا مجبور کرتا ہے۔۔۔؟ آپ کو پوچھنے کی ہمت کیسے ہوئی۔۔۔؟ رب تعالیٰ ایسے کیوں کرے گا۔۔۔؟

تمام تر حوصلہ شکنی کے باوجود برتمائی اور اس کے دوست نے اور زیادہ پکارا اور فریاد کی (متی ۲۰:۳۱) ان کی مثال یہ ظاہر کرتی ہے کہ بے چین، بے دھڑک اور بے خوف فریادیں سیدنا مسیح کو راستے میں ہی روکنے کی طاقت رکھتی ہیں۔

ان کی فریاد اور چیخ و پکار سن کر سیدنا مسیح اُنہیں اپنے پاس بلایا۔ "تم کیا چاہتے ہو کہ میں تمہارے لیے

کروں؟"(مرقس ۱۰:۵۱)۔ جب انہوں نے جواب دیا کہ وہ دیکھنا اور بینا ہونا چاہتے ہیں، تو حضرت متی ہمیں بتاتے ہیں کہ خداوند یسوع المسیح نے بڑی ہمدردی سے ان کی آنکھوں کو چھوا اور ان کی بینائی بحال کر دی۔ (دیکھیں متی ۲۰؛ ۳۴)۔ وہ اپنی نئی نظر و نگاہ کے ساتھ سیدنا یسوع کے پیچھے چل دیئے۔

یہاں خداوند یسوع المسیح کی رحمت اور قدرت پر غور کریں۔ جان لیں کہ وہ آج بھی مہربان اور قدرت والا ہے۔

آپ کے سفر کے لیے

۱۱:۱-۳۳

صورتِ حال

عید فسح سے کچھ دیر پہلے، خداوند یسوع المسیح اور اس کے شاگرد یروشلیم کی جانب روانہ ہوئے تھے۔ جب سیدنا یسوع ایک گدھے کے بچے پر سوار ہو کر شہر میں داخل ہوئے تو لوگ خوشی سے آپ کی تعریف میں حمد و گیت گا اور کھجور کی شاخیں لہرا رہے تھے۔ آپ نے کرپٹ منی چینجرز کو ہیکل سے نکال باہر کیا۔ ایک انجیر کے درخت پر لعنت کرتے ہوئے، آپ نے اپنے شاگردوں کو سکھایا کہ اگر وہ ایمان رکھتے ہیں تو وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔

مشاہدہ

جب ہم خدا تعالیٰ پر یقین رکھتے ہیں اور کسی بات میں شک نہیں کرتے ہیں تو ایسی کوئی بھی چیز نہیں ہے جو ہم حاصل نہیں کر سکتے۔

باب 11

یروشلیم میں شاہانہ داخِلہ

(1) جب وہ یروشلیم کے نزدِیک زیتُون کے پہاڑ پر بیت فگے
اور بیت عنیاہ کے پاس آئے تو اُس نے اپنے شاگردوں میں سے دو
کو بھیجا۔ (2) اور اُن سے کہا کہ اپنے سامنے کے گاؤں میں جاؤ اور
اُس میں داخِل ہوتے ہی ایک گدھی کا بچّہ بندھا ہُؤا تُمہیں مِلے گا
جِس پر کوئی آدمی اب تک سوار نہیں ہُؤا۔ اُسے کھول لاؤ۔ (3) اور
اگر کوئی تُم سے کہے کہ تُم یہ کیوں کرتے ہو؟ تو کہنا کہ خُداوند کو
اِس کی ضرُورت ہے۔ وہ فی الفور اُسے یہاں بھیج دے گا۔

(4) پس وہ گئے اور بچّے کو دروازہ کے نزدِیک باہر چوک میں
بندھا ہُؤا پایا اور اُسے کھولنے لگے۔ (5) مگر جو لوگ وہاں کھڑے
تھے اُن میں سے بعض نے اُن سے کہا یہ کیا کرتے ہو کہ گدھی کا
بچّہ کھولتے ہو؟

(6) اُنہوں نے جَیسا یِسُوع نے کہا تھا وَیسا ہی اُن سے کہہ دِیا
اور اُنہوں نے اُن کو جانے دِیا۔ (7) پس وہ گدھی کے بچّے کو یِسُوع
کے پاس لائے اور اپنے کپڑے اُس پر ڈال دِئے اور وہ اُس پر سوار
ہو گیا۔ (8) اور بُہت لوگوں نے اپنے کپڑے راہ میں بچھا دِئے۔
اَوروں نے کھیتوں میں سے ڈالِیاں کاٹ کر پھَیلا دِیں۔
(9) اور جو اُس کے آگے آگے جاتے اور پِیچھے پِیچھے چلے
آتے تھے پُکار پُکار کر کہتے جاتے تھے

ہوشعنا۔ مُبارک ہے وہ جو خُداوند کے نام سے آتا
ہے۔

(10) مُبارک ہے ہمارے باپ داؤُد کی بادشاہی جو آ رہی
ہے۔ عالَمِ بالا پر ہوشعنا۔

(11) اور وہ یروشلِیم میں داخِل ہو کر ہَیکل میں آیا اور چاروں
طرف سب چِیزیں مُلاحظہ کر کے اُن بارہ کے ساتھ بَیت عَنِیاہ کو گیا
کیونکہ شام ہو گئی تھی۔

انجیر کے دَرخت پر لَعنت

(12) دُوسرے دِن جب وہ بَیت عَنِیاہ سے نِکلے تو اُسے بُھوک
لگی۔ (13) اور وہ دُور سے انجیر کا ایک درخت جِس میں پتّے تھے
دیکھ کر گیا کہ شاید اُس میں کُچھ پائے۔ مگر جب اُس کے پاس پُہنچا تو
پتّوں کے سِوا کُچھ نہ پایا کیونکہ انجیر کا مَوسم نہ تھا۔ (14) اُس نے
اُس سے کہا آیندہ کوئی تجھ سے کبھی پھل نہ کھائے

اور اُس کے شاگردوں نے سُنا۔

فیضیابی

یوشیع کی طرح آپ کو بھی جنگوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پانچ بڑے بادشاہ تم پر حملہ آور ہیں ۔ حوصلہ شکنی، فریب، شکست، تباہی اور موت۔ وہ دوزخ کے فرشتوں کی طرح آپ پر گرجتے ہیں۔ ان کا مقصد بیابان میں آپ کا پیچھا کرنا ہے۔

ایک انچ بھی مت ہلیں۔ دعا میں جواب دیں ایمانداری سے، تواتر اور بے باکی سے۔

آپ خدا تعالیٰ کے خاندان کے ایک فرد ہیں۔ آپ رب العالمین کے پاس اجنبی نہیں بلکہ وارث بن کر آتے ہیں۔ اعتماد سے اس کے تخت کے قریب آئیں ۔ دل سے اپنی درخواستیں اس کو بتائیں کہ آپ نے جو کچھ حاصل کیا ہے اس کی وجہ آپ خود نہیں بلکہ خداوند مسیح ہیں ۔۔۔ اور خداوند کے وہ کام ہیں جس کے وسیلے آپ نجات یافتہ ہیں ۔ پربھو یسوع نے آپ کے لیے اپنا خون بہایا ہے جس کی بدولت آپ اپنا دل خدا تعالیٰ کے سامنے بے دھڑک پھیلا سکتے ہیں۔

سیدنا یسوع نے فرمایا اگر آپ میں ایمان ہے تو آپ پہاڑ سے کہیں کہ جا کر سمندر میں جا پڑ تو جا پڑے گا۔ (دیکھیں ۲۳ آیت) آپ کا پہاڑ کیا ہے؟ آپ کی زندگی کا سب سے بڑا چیلنج کیا ہے؟ مدد کے لیے رب العزت کی ذات کو ہی پکارو۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ وہی کرے گا جو آپ چاہتے ہو؟ لیکن میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ آپ کے لئے وہ کرے گا جو سب سے بہتر ہے۔

یِسُوع ہیکل میں جاتا ہے

(15) پھر وہ یروشلیم میں آئے اور یِسُوع ہیکل میں داخِل ہو کر اُن کو جو ہیکل میں خرِید و فروخت کر رہے تھے باہر نِکالنے لگا اور صرّافوں کے تختوں اور کبُوتر فروشوں کی چَوکیوں کو اُلٹ دِیا۔
(16) اور اُس نے کسی کو ہیکل میں سے ہو کر کوئی برتن لے جانے نہ دِیا۔
(17) اور اپنی تعلِیم میں اُن سے کہا کیا یہ نہیں لِکھا ہے کہ میرا گھر سب قَوموں کے لِئے دُعا کا گھر کہلائے گا؟ مگر تُم نے اُسے ڈاکُوؤں کی کھوہ بنا دِیا ہے۔

(18) اور سردار کاہِن اور فقیہہ یہ سُن کر اُس کے ہلاک کرنے کا موقع ڈھونڈنے لگے کیونکہ اُس سے ڈرتے تھے اِس لِئے کہ سب لوگ اُس کی تعلِیم سے حَیران تھے۔
(19) اور ہر روز شام کو وہ شہر سے باہر جایا کرتا تھا۔

انجیر کے دَرخت سے سبق

(20) پھر صُبح کو جب وہ اُدھر سے گُذرے تو اُس انجیر کے درخت کو جڑ تک سُوکھا ہُؤا دیکھا۔

(21) پطرس کو وہ بات یاد آئی اور اُس سے کہنے لگا اَے ربّی! دیکھ یہ انجیر کا درخت جِس پر تُو نے لَعنت کی تھی سُوکھ گیا ہے۔

(22) یِسُوع نے جواب میں اُن سے کہا خُدا پر اِیمان رکھّو۔
(23) مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جو کوئی اِس پہاڑ سے کہے تُو اُکھڑ جا اور سمُندر میں جا پڑ اور اپنے دِل میں شک نہ کرے بلکہ یقِین کرے کہ جو کہتا ہے وہ ہو جائے گا تو اُس کے لِئے وُہی ہو گا۔

اطلاق

آپ کے پہاڑ کا نام کیا ہے؟ غربت؟ شرم، مشکلات؟ کینسر؟ لاعلاج بیماری؟ خداوند مسیح کے نام سے ستایا جانا، ؟ ہر اُس پہاڑ کا نام لکھیں جس کا آپ سامنا کر رہے ہیں، پھر اس پر ایک کانٹا لگائیں اور اس پر سرخ مارکر سے "JESUS" لکھیں۔ اس فہرست کو وہاں چسپاں کریں جہاں آپ اسے اکثر دیکھ سکتے ہوں۔

خداوند یسوع المسیح بائبل مقدس میں

یسوع: کلیسیاء کی بنیاد

کوئی عبادت خانہ بنا کر اُسے کیوں کر بھول سکتا ہے؟ کوئی محل بنا کر پھر بادشاہ کو کیوں کر بھول سکتا ہے؟ کوئی مجسمہ بنا کر کے ہیرو کو کیوں کر بھول سکتا ہے؟ آپ ان سوالوں کا جواب دیں۔ چرچ میں ان کا جواب دیں۔ اگلی بار جب آپ عبادت خانے میں داخل ہوں تو خود ایسی جگہ پر بیٹھیں جہاں آپ لوگوں کو دیکھ سکیں۔ پھر فیصلہ کریں۔

آپ ان کو بھی دیکھ پائیں گے، جو ذبیحے کی یاد میں جمع ہیں۔ وہ کھلی آنکھوں سے امید لگائے بیٹھے ہیں۔ وہ بچوں کی مانند تحفوں کے کھولنے کے منتظر ہیں۔ بادشاہ کے گزرنے کے منتظر خادم اور نوکر ابھی راہ میں ہی کھڑے ہیں۔ آپ بادشاہ کے انتظار میں ذرا بھی نہیں اونگھتے۔ اور تحفہ خاص وصول کرتے کبھی بھی جمائی نہیں لیتے۔ خاص طور پر تب جب تحفہ دینے والا باشادہ خود ہو۔

آپ ان کو بھی دیکھ پائیں گے، جو صرف عبادت خانے کو ہی دیکھتے ہیں۔ ان کی آنکھیں بھٹکی ہوئی ہوتی ہیں۔ ان کے پاؤں بے رقص ہل رہے ہوتے ہیں ۔ ان کے ہاتھ بے مقصد اٹھ رہے ہوتے ہیں، اور ان کے منہ گانے کے لیے نہیں بلکہ جمائی لینے کے لیے کھلتے ہیں۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ حیرت زدہ ہونے کی کتنی بھی کوشش کریں پھر بھی ان کی آنکھیں چمکنے لگتی ہیں۔ تمام عبادت خانے اور عالی شان محل یہاں تک کہ تاج محل بھی کچھ عرصے بعد اپنی چمک کھو بیٹھتے ہیں۔

عبادت خانے کو گھورنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ گھورنے والے اکتا چکے ہیں۔ وہ چرچ سے محبت کرتے ہیں۔ وہ چرچ پروگراموں کا حوالہ دیتے اور اس میں حصہ بھی لیتے ہیں اور اس کے پادریوں کی تعریف کرتے ہیں۔ وہ فرسودہ اور قدامت پسند کہلانا پسند نہیں کرتے۔ وہ ٹوپیاں، کوٹ اور ٹائی پہنتے ہیں اور ہر ہفتے چرچ آتے ہیں۔ لیکن پھر بھی کچھ کمی ہے۔ جس کو انہوں نے ایک بار عزت دینے کا ارادہ کیا تھا کچھ عرصے بعد وہ ارادہ نظر نہیں آیا۔

لیکن جنہوں نے اسے دیکھا ہے وہ اسے بھول نہیں سکتے۔ وہ اسے ڈھونڈتے ہیں، عبادت خانے کے علاوہ بھی اسے ڈھونڈتے ہیں۔ وہ خاک و گرد کو صاف کرتے ہیں اور اس کی قبر کے سامنے موجود ہوتے ہیں — اس کی خالی قبر کے سامنے۔

عبادت گاہیں بنانے والے اور نجات دہندہ کے متلاشی۔ آپ ان دونوں کو ایک ہی گرجاگھر میں، ایک ہی نشت پر، یہاں تک کہ ایک جیسے ہی سوٹ میں بھی پائیں گے۔ اُن میں سے ایک عمارت کو دیکھتا ہے اور کہتا ہے، "اوہ، کیا عظیم اور خوب صورت گرجاگھر ہے۔" دوسرا نجات دہندہ کو دیکھتا ہے اور کہتا ہے، "اوہ، کیا ہی عظیم خداوند مسیح ہے!" آپ کیا دیکھتے ہیں؟

(24) اِس لِئے مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ جو کُچھ تُم دُعا میں مانگتے ہو
یقِین کرو کہ تُم کو مِل گیا اور وہ تُم کو مل جائے گا۔ (25) اور جب
کبھی تُم کھڑے ہُوئے دُعا کرتے ہو اگر تمھیں کِسی سے کُچھ شِکایت

ہو تو اُسے مُعاف کرو تا کہ تُمہارا باپ بھی جو آسمان پر ہے تُمہارے
گُناہ مُعاف کرے۔ (26) (اور اگر تُم مُعاف نہ کرو گے تو تُمہارا
باپ جو آسمان پر ہے تُمہارے گُناہ بھی مُعاف نہ کرے گا)۔

یِسُوع کے اِختیار پر اعتراض

(27) وہ پھِر یرو شلیم میں آئے اور جب وہ ہَیکل میں پھِر رہا تھا
تو سردار کاہِن اور فقیہہ اور بزُرگ اُس کے پاس آئے۔ (28) اور
اُس سے کہنے لگے تُو اِن کاموں کو کِس اِختیار سے کرتا ہے؟ یا کِس
نے تجھے یہ اِختیار دِیا کہ اِن کاموں کو کرے؟

(29) یِسُوع نے اُن سے کہا مَیں تُم سے ایک بات پُوچھتا ہُوں
تُم جواب دو تو مَیں تُم کو بتاؤں گا کہ اِن کاموں کو کِس اِختیار سے
کرتا ہُوں۔ (30) یُوحنّا کا بپتِسمہ آسمان کی طرف سے تھا یا اِنسان کی
طرف سے؟ مُجھے جواب دو۔ (31) وہ آپس میں کہنے لگے کہ اگر ہم
کہیں آسمان کی طرف سے تو وہ کہے گا پھِر تُم نے کیوں اُس کا یقِین نہ
کِیا؟ (32) اور اگر کہیں اِنسان کی طرف سے تو لوگوں کا ڈر تھا اِس
لِئے کہ سب لوگ واقعی یُوحنّا کو نبی جانتے تھے۔ (33) پس اُنہوں
نے جواب میں یِسُوع سے کہا ہم نہیں جانتے۔ یِسُوع نے اُن سے کہا
مَیں بھی تُم کو نہیں بتاتا کہ اِن کاموں کو کِس اِختیار سے کرتا
ہُوں۔

باب 12

تاکِستان کے ٹھیکیداروں کی تمثِیل

(1) پھر وہ اُن سے تمثِیلوں میں باتیں کرنے لگا کہ ایک
شخص نے تاکِستان لگایا اور اُس کی چاروں طرف اِحاطہ گھیرا اور
حَوض کھودا اور بُرج بنایا اور اُسے باغبانوں کو ٹھیکے پر دے کر
پردیس چلا گیا۔ (2) پھر پھل کے مَوسم میں اُس نے ایک نَوکر کو
باغبانوں کے پاس بھیجا تاکہ باغبانوں سے تاکِستان کے پھلوں کا
حِصّہ لے لے۔ (3) لیکن اُنہوں نے اُسے پکڑ کر پِیٹا اور خالی ہاتھ لَوٹا
دِیا۔ (4) اُس نے پِھر ایک اَور نَوکر کو اُن کے پاس بھیجا مگر اُنہوں
نے اُس کا سر پھوڑ دِیا اور بے عِزّت کِیا۔ (5) پھر اُس نے ایک اَور کو
بھیجا۔ اُنہوں نے اُسے قتل کِیا۔ پھر اَور بُہتیروں کو بھیجا۔ اُنہوں
نے اُن میں سے بعض کو پِیٹا اور بعض کو قتل کِیا۔ (6) اب ایک باقی
تھا جو اُس کا پیارا بیٹا تھا اُس نے آخِر اُسے اُن کے پاس یہ کہہ کر بھیجا
کہ وہ میرے بیٹے کا تو لِحاظ کریں گے۔ (7) لیکن اُن باغبانوں نے
آپس میں کہا یہی وارِث ہے۔ آؤ اِسے قتل کر ڈالیں۔ مِیراث
ہماری ہو جائے گی۔ (8) پس اُنہوں نے اُسے پکڑ کر قتل کِیا اور
تاکِستان کے باہر پھینک دِیا۔

(9) اب تاکِستان کا مالِک کیا کرے گا؟ وہ آئے گا اور اُن
باغبانوں کو ہلاک کر کے تاکِستان اَوروں کو دے دے گا۔ (10) کیا
تُم نے یہ نوِشتہ بھی نہیں پڑھا کہ

جِس پتّھر کو مِعماروں نے رَدّ کیا وُہی کونے کے سِرے

آپ کے سفر کے لیے

۱۲:۱-۴۴

صورتِ حال

خداوند یسوع المسیح کی موت کا وقت تیزی سے قریب آ رہا تھا۔ اپنی آخری گھڑی کے قریب سیدنا یسوع چاہتے تھے کہ خُدا کی محبت اور تعلیم اس کی اپنی مثال سے واضح ہو۔

مشاہدہ

خُدا کی محبت کے نتیجے میں، ہم خُدا اور دوسروں سے پیار کرتے ہیں۔ خُدا کی محبت ہمیں اُمید بھی دیتی ہے کہ ہمارے پاس ہمیشہ کی زندگی ہے۔

فیضیابی

جملہ "اپنی صلیب اٹھاؤ" نسل در نسل اچھی طرح سے سمجھا ہی نہیں گیا۔ اگر آپ اس کی تعریف پوچھیں تو آپ کو ایسے جواب سننے کو ملیں گے جیسے۔ "میری صلیب تو میری ساس، میری نوکری، میری بری شادی، میرا باس، یا میرا پاسٹر یا مبلغ ہی ہے۔"
صلیب، ہم فرض کرتے ہیں کہ کوئی بھی پریشانی یا ذاتی مسئلہ ہے۔ میری دانش کے مطابق بالکل ٹھیک ہے۔ مایوسی، آزمائشی صورت حال، روکاٹیں، بیماریاں، پریشانیاں، دھوکہ دہیاں اور طرح طرح کی خرابیاں صلیب کے مترادف کی فہرست دیتی ہے،۔
صلیب اٹھانا ذاتی چیلنج کا سامنا کرنا ہے۔
صلیب اٹھانا ایسے جیسے اُس چوراہے سے گزرنا ہے جس میں ایک وارڈن زنجیروں میں

کا پتھّر ہو گیا۔

(11) یہ خُداوند کی طرف سے ہُوَا اور ہماری نظر میں عجیب ہے؟

(12) اِس پر وہ اُسے پکڑنے کی کوشِش کرنے لگے مگر لوگوں سے ڈرے کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ اُس نے یہ تمثِیل اُن ہی پر کہی۔ پس وہ اُسے چھوڑ کر چلے گئے۔

جِزیہ دینے کے بارے میں سوال

(13) پھر اُنہوں نے بعض فرِیسیوں اور ہیرودِیوں کو اُس کے پاس بھیجا تاکہ باتوں میں اُس کو پھنسائیں۔ (14) اور اُنہوں نے آکر اُس سے کہا اَے اُستاد ہم جانتے ہیں کہ تُو سچّا ہے اور کِسی کی پروا نہیں کرتا کیونکہ تُو کِسی آدمی کا طرفدار نہیں بلکہ سچّائی سے خُدا کی راہ کی تعلِیم دیتا ہے۔ (15) پس قَیصر کو جِزیہ دینا روا ہے یا نہیں؟ ہم دیں یا نہ دیں؟

اُس نے اُن کی رِیاکاری معلُوم کر کے اُن سے کہا تُم مُجھے کیوں آزماتے ہو؟ میرے پاس ایک دِینار لاؤ کہ مَیں دیکھُوں۔ (16) وہ لے آئے۔

اُس نے اُن سے کہا یہ صُورت اور نام کِس کا ہے؟

اُنہوں نے اُس سے کہا قَیصر کا۔

(17) یِسُوع نے اُن سے کہا جو قَیصر کا ہے قَیصر کو اور جو خُدا کا ہے خُدا کو ادا کرو۔

وہ اُس پر بڑا تعجّب کرنے لگے۔

بندھے ہوئے قیدیوں کو بلیچا پکڑا تا جاتا ہے۔ کوئی بھی اسے پکڑنا نہیں چاہتا۔ لیکن ہر ایک کو ایک ایک ملتا جاتا ہے ہر ایک کے پاس برداشت کرنے کے لیے ایک صلیب ہوتی ہے اور ہم بھی اس کے عادی ہو سکتے ہیں۔

لیکن کیا واقعی، سیدنا یسوع مشکلات کو کم کرنے کے لئے ہمیں صلیب سونپ رہے ہیں؟ کیا درد سے چھٹکارے کے لئے ہماری گردن پر مرہم رکھ رہے ہیں؟ صلیب کا مطلب تو ان سب سے کہیں زیادہ ہے۔ یہ خدا کی نجات کا آلہ اور خلاصی کا ہتھیار ۔۔۔لوگوں سے اس کی محبت کا ثبوت ہے۔ صلیب اٹھانا اپنے دور کے لوگوں کے لئے مسیح کے بوجھ کو سانجھا کرنا ہے۔

اطلاق

جب آپ زندگی سے تنگ و بے زار ہو چکے ہوں اور بالکل تھک چکے ہوں تو اپنے آس پاس کسی سے پیار کرنے کا طریقہ تلاش کریں۔ صبر کرنا اور دوسروں کا خیال رکھنا تو یہ ظاہر کرتا ہے کہ آپ نے خدا کی محبت کا تجربہ کیا ہے۔

مُردوں کی قِیامت کے بارے میں سوال

(18) پھر صدُوقیوں نے جو کہتے ہیں کہ قِیامت نہیں ہو گی
اُس کے پاس آ کر اُس سے یہ سوال کِیا کہ۔ (19) اَے اُستاد!
ہمارے لِئے مُوسیٰ نے لِکھا ہے کہ اگر کِسی کا بھائی بے اَولاد مَر
جائے اور اُس کی بِیوی رہ جائے تو اُس کا بھائی اُس کی بِیوی کو لے
لے تاکہ اپنے بھائی کے لِئے نسل پَیدا کرے۔ (20) سات بھائی
تھے۔ پہلے نے بِیوی کی اور بے اَولاد مَر گیا۔ (21) دُوسرے نے
اُسے لِیا اور بے اَولاد مَر گیا اور اِسی طرح تیسرے نے۔ (22) یہاں
تک کہ ساتوں بے اَولاد مَر گئے۔ سب کے بعد وہ عَورت بھی مَر
گئی۔ (23) قِیامت میں یہ اُن میں سے کِس کی بِیوی ہو گی؟ کیونکہ وہ
ساتوں کی بِیوی بنی تھی۔

(24) یِسُوع نے اُن سے کہا کیا تُم اِس سبب سے گمراہ نہیں ہو
کہ نہ کِتابِ مُقدّس کو جانتے ہو نہ خُدا کی قُدرت کو؟ (25) کیونکہ
جب لوگ مُردوں میں سے جی اُٹھیں گے تو اُن میں بیاہ شادی نہ ہو
گی بلکہ آسمان پر فرِشتوں کی مانِند ہوں گے۔ (26) مگر اِس بارے
میں کہ مُردے جی اُٹھتے ہیں کیا تُم نے مُوسیٰ کی کِتاب میں جھاڑی
کے ذِکر میں نہیں پڑھا کہ خُدا نے اُس سے کہا کہ مَیں ابرہام کا خُدا
اور اِضحاق کا خُدا اور یعقُوب کا خُدا ہُوں؟ (27) وہ تو مُردوں کا خُدا
نہیں بلکہ زِندوں کا ہے۔ پس تُم بڑے گمراہ ہو۔

سب سے بڑا حکم

(28) اور فقِیہوں میں سے ایک نے اُن کو بحث کرتے سُن کر
جان لیا کہ اُس نے اُن کو خُوب جواب دِیا ہے۔ وہ پاس آیا اور اُس

سے پُوچھا کہ سب حُکموں میں اوّل کَون سا ہے؟۔

(29) یِسُوع نے جواب دِیا کہ اوّل یہ ہے اَے اِسرائیل سُن۔
خُداوند ہمارا خُدا ایک ہی خُداوند ہے۔ (30) اور تُو خُداوند اپنے خُدا
سے اپنے سارے دِل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اور
اپنی ساری طاقت سے مُحبّت رکھ۔ (31) دُوسرا یہ ہے کہ تُو اپنے
پڑوسی سے اپنے برابر مُحبّت رکھ۔ اِن سے بڑا اَور کوئی حُکم نہیں۔

(32) فقِیہہ نے اُس سے کہا اَے اُستاد بُہت خُوب! تُو نے سچ کہا
کہ وہ ایک ہی ہے اور اُس کے سِوا اَور کوئی نہیں۔ (33) اور اُس سے
سارے دِل اور ساری عقل اور ساری طاقت سے مُحبّت رکھنا اور
اپنے پڑوسی سے اپنے برابر مُحبّت رکھنا سب سوختنی قُربانیوں اور
ذبیحوں سے بڑھ کر ہے۔

(34) جب یِسُوع نے دیکھا کہ اُس نے دانائی سے جواب دِیا تو
اُس سے کہا تُو خُدا کی بادشاہی سے دُور نہیں اور پِھر کِسی نے اُس سے
سوال کرنے کی جُرأت نہ کی۔

مسیح مَوعُود کی بابت سوال

(35) پِھر یِسُوع نے ہیکل میں تعلِیم دیتے وقت یہ کہا کہ فقِیہ
کیونکر کہتے ہیں کہ مسیح داؤُد کا بیٹا ہے؟ (36) داؤُد نے خُود رُوح
القُدس کی ہدایت سے کہا ہے کہ

خُداوند نے میرے خُداوند سے کہا
میری دہنی طرف بیٹھ
جب تک مَیں تیرے دُشمنوں کو تیرے پاؤں کے
نِیچے کی چَوکی نہ کر دُوں۔

یسُوع فقیہوں کے خِلاف خبر دار کر تا ہے

(37) داؤُد تو آپ اُسے خُداوند کہتا ہے۔ پِھر وہ اُس کا بیٹا کہاں سے ٹھہرا؟

اور عام لوگ خُوشی سے اُس کی سُنتے تھے۔

(38) پِھر اُس نے اپنی تعلِیم میں کہا کہ فقِیہوں سے خبر دار رہو جو لمبے لمبے جامے پہن کر پِھرنا اور بازاروں میں سلام۔ (39) اور عِبادت خانوں میں اعلیٰ درجہ کی کُرسِیاں اور ضِیافتوں میں صدر نشِینی چاہتے ہیں۔ (40) اور وہ بیواؤں کے گھروں کو دبا بیٹھتے ہیں اور دِکھاوے کے لِئے نماز کو طُول دیتے ہیں۔ اِن ہی کو زِیادہ سزا مِلے گی۔

ایک بیوہ کا نذرانہ

(41) پِھر وہ ہیکل کے خزانے کے سامنے بیٹھا دیکھ رہا تھا کہ لوگ ہیکل کے خزانے میں پیسے کِس طرح ڈالتے ہیں اور بُہتیرے دَولتمند بُہت کُچھ ڈال رہے تھے۔ (42) اِتنے میں ایک کنگال بیوہ نے آ کر دو دمڑِیاں یعنی ایک دھیلا ڈالا۔ (43) اُس نے اپنے شاگردوں کو پاس بُلا کر اُن سے کہا مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جو ہیکل کے خزانے میں ڈال رہے ہیں اِس کنگال بیوہ نے اُن سب سے زِیادہ ڈالا۔ (44) کیونکہ سبھوں نے اپنے مال کی بُہتات سے ڈالا مگر اِس نے اپنی ناداری کی حالت میں جو کُچھ اِس کا تھا یعنی اپنی ساری روزی ڈال دی۔

آپ کے سفر کے لیے

۱۳:۱-۳۷

صورتِ حال

خداوند یسوع المسیح نے قیامت کے بارے میں اپنے شاگردوں کو روزِ قیامت کے نشانات کے بارے میں تعلیم دی۔ وہ زیتون کے پہاڑ پر بالکل ہیکل کی مخالف سمت کھڑے تعلیم دے رہے تھے۔ مقدس پطرس، مقدس یعقوب، مقدس یوحنا اور جناب اندریاس نے انہیں یہ باتیں سمجھانے کی درخواست کی اور پوچھا کہ قیامت کب آئے گی۔

مشاہدہ

سیدنا مسیح کی واپسی کے لیے تیار رہیں۔ جنگ، بھوک، زلزلے، جھوٹے مسیح، جھوٹے نبی، جنگوں کی افواہیں، ایمان میں کمی، مومنوں پر ظلم و ستم، برائیوں میں اضافہ اور تمام دنیا کو خوشخبری کی تبلیغ و منادی یہ کچھ نشانیاں ہیں جو جناب مسیح کے آنے سے پہلے وقوع پذیر ہوں گی۔

فیضیابی

زندگی ایک خطرناک جدوجہد کا نام ہے۔ ہم اپنے دن بدشگون حقیقتوں کے سائے میں گزارتے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ انسانیت کو ختم کرنے کی طاقت ان لوگوں کے ہاتھ میں دے دی گئی ہے جو دنیا کو ختم کرنے میں خوش ہیں۔ اگر عالمی درجہ حرارت میں کچھ ڈگری اور اضافہ ہوتا ہے... اگر خفیہ

باب 13

مُصیبتیں اور اذیتیں

(1) جب وہ ہیکل سے باہر جا رہا تھا تو اُس کے شاگردوں میں
سے ایک نے اُس سے کہا اَے اُستاد۔ دیکھ یہ کَیسے کَیسے پتّھر اور
کَیسی کَیسی عِمارتیں ہیں!

(2) یِسُوع نے اُس سے کہا تُو اِن بڑی بڑی عِمارتوں کو دیکھتا
ہے؟ یہاں کِسی پتّھر پر پتّھر باقی نہ رہے گا جو گِرایا نہ جائے۔

(3) جب وہ زَیتُون کے پہاڑ پر ہیکل کے سامنے بَیٹھا تھا تو
پطرس اور یعقُوب اور یُوحنّا اور اندریاس نے تنہائی میں اُس سے پُوچھا۔
(4) ہمیں بتا کہ یہ باتیں کب ہوں گی؟ اور جب یہ سب باتیں پُوری
ہونے کو ہوں اُس وقت کا کیا نِشان ہے؟

(5) یِسُوع نے اُن سے کہنا شرُوع کِیا کہ خبردار کوئی تُم کو گمراہ
نہ کر دے۔ (6) بُہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے
کہ وہ مَیں ہی ہُوں اور بُہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔
(7) اور جب تُم لڑائِیاں اور لڑائیوں کی افواہیں سُنو تو گھبرا نہ جانا۔
اِن کا واقع ہونا ضرُور ہے لیکن اُس وقت خاتِمہ نہ ہو گا۔ (8) کیونکہ
قَوم پر قَوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی۔ جگہ جگہ
بَھونچال آئیں گے اور کال پڑیں گے۔ یہ باتیں مُصِیبتوں کا شُرُوع
ہی ہوں گی۔

(9) لیکن تُم خبردار رہو کیونکہ لوگ تُم کو عدالتوں کے حوالہ

کریں گے اور تُم عِبادت خانوں میں پِیٹے جاؤ گے اور حاکِموں اور
بادشاہوں کے سامنے میری خاطِر حاضِر کِئے جاؤ گے تا کہ اُن کے
لِئے گواہی ہو۔

(10) اور ضرُور ہے کہ پہلے سب قَوموں میں انجیل کی مُنادی
کی جائے۔ (11) لیکن جب تمھیں لے جا کر حوالہ کریں تو پہلے سے
فِکر نہ کرنا کہ ہم کیا کہیں بلکہ جو کُچھ اُس گھڑی تمھیں بتایا جائے وُہی
کہنا کیونکہ کہنے والے تُم نہیں ہو بلکہ رُوحُ القُدس ہے۔ (12) اور
بھائی کو بھائی اور بیٹے کو باپ قتل کے لِئے حوالہ کرے گا اور بیٹے
ماں باپ کے برخِلاف کھڑے ہو کر اُنہیں مَروا ڈالیں گے۔
(13) اور میرے نام کے سبب سے سب لوگ تُم سے عداوت
رکھّیں گے مگر جو آخِر تک برداشت کرے گا وہ نجات پائے گا۔

اُجاڑنے والی مکرُوہ چِیز

(14) پس جب تُم اُس اُجاڑنے والی مکرُوہ چِیز کو اُس جگہ کھڑی
ہُوئی دیکھو جہاں اُس کا کھڑا ہونا روا نہیں (پڑھنے والا سمجھ لے)
اُس وقت جو یہُودیہ میں ہوں وہ پہاڑوں پر بھاگ جائیں۔ (15) جو
کوٹھے پر ہو وہ اپنے گھر سے کُچھ لینے کو نہ نیچے اُترے نہ اندر
جائے۔ (16) اور جو کھیت میں ہو وہ اپنا کپڑا لینے کو پیچھے نہ لَوٹے۔
(17) مگر اُن پر افسوس جو اُن دِنوں میں حامِلہ ہوں اور جو دُودھ
پِلاتی ہوں!۔ (18) اور دُعا کرو کہ یہ جاڑوں میں نہ ہو۔ (19) کیونکہ
وہ دِن اَیسی مُصِیبت کے ہوں گے کہ خِلقت کے شرُوع سے جِسے
خُدا نے خلق کیا نہ اب تک ہُوئی ہے نہ کبھی ہو گی۔ (20) اور اگر
خُداوند اُن دِنوں کو نہ گھٹاتا تو کوئی بشر نہ بچتا مگر اُن برگُزِیدوں کی

معلومات خطرناک ہاتھوں میں گر جاتی ہیں۔۔۔ اگر غلط شخص سرخ بٹن کو دباتا ہے تو۔۔۔ کیا ہو گا اگر معاملات بہت زیادہ بگڑ جائیں؟

سیدنا مسیح ہمیں بتاتے ہیں کہ دنیا کو ختم کرنے والے ضرور خطرناک کام کریں گے ۔ وہ روحانی امداد، ماحولیاتی انتشار، اور دنیا بھر میں مومنین پر ظلم و ستم کی پیشین گوئی کرتے ہیں۔ پھر بھی ان سب کے درمیان وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ بہادری اب بھی ایک چناؤ ہے۔

بہتری کی بجائے، حالات بد سے بدتر ہونے جا رہے ہیں ۔ اور جب حالات خراب ہونے لگیں ،"دیکھیں کیا آپ کو پہلے ہی خبردار نہیں کیا گیا۔" (متی ۲۴ : ۶) یسوع نے خبردار کرنے لئے ایک سخت اصطلاح کا استعمال کیا جو اس نے کسی اور موقع پر نہیں کیا۔ اس کا مطلب ہے"رونا، اونچی آواز میں رونا"، گویا یسوع نے شاگردوں کو نصیحت کی "جب کوئی بری چیز ہو تو گھبرانا نہیں"۔

اطلاق

اگر خداوند یسوع المسیح کی آج ہی آمدِ ثانی ہو تو کیا آپ ان لوگوں میں شامل ہیں جو اس کا استقبال کریں گے یا ان میں شامل ہیں جو اس کے آنے سے ڈرتے ہیں؟ اپنی ترجیحات پر نظر ثانی کریں اور ایک لمحے کے نوٹس پر ہی جانے کے لیے تیار رہیں۔

خاطِر جِن کو اُس نے چُنا ہے اُن دِنوں کو گھٹایا۔
(21) اور اُس وقت اگر کوئی تُم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں یا
دیکھو وہاں ہے تو یقین نہ کرنا۔ (22) کیونکہ جُھوٹے مسیح اور
جُھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے اور نِشان اور عجِیب کام دِکھائیں
گے تاکہ اگر مُمکِن ہو تو برگُزیدوں کو بھی گمراہ کر دیں۔ (23) لیکن
تُم خبردار رہو۔ دیکھو مَیں نے تُم سے سب کُچھ پہلے ہی کہہ دِیا ہے۔

اِبنِ آدم کی آمد

(24) مگر اُن دِنوں میں اُس مُصِیبت کے بعد سُورج تارِیک
ہو جائے گا اور چاند اپنی رَوشنی نہ دے گا۔ (25) اور آسمان سے
سِتارے گِرنے لگیں گے اور جو قُوّتیں آسمان میں ہیں وہ ہِلائی جائیں
گی۔ (26) اور اُس وقت لوگ اِبنِ آدم کو بڑی قُدرت اور جلال کے
ساتھ بادلوں میں آتے دیکھیں گے۔ (27) اُس وقت وہ فرِشتوں کو
بھیج کر اپنے برگُزِیدوں کو زمِین کی اِنتہا سے آسمان کی اِنتہا تک
چاروں طرف سے جمع کرے گا۔

انجیر کے دَرخت سے سبق

(28) اب انجیر کے درخت سے ایک تمثِیل سِیکھو۔ جُونہی
اُس کی ڈالی نرم ہوتی اور پتّے نکلتے ہیں تُم جان لیتے ہو کہ گرمی
نزدِیک ہے۔ (29) اِسی طرح جب تُم اِن باتوں کو ہوتے دیکھو تو
جان لو کہ وہ نزدِیک بلکہ دروازے پر ہے۔ (30) مَیں تُم سے سچ
کہتا ہُوں کہ جب تک یہ سب باتیں نہ ہو لیں یہ نسل ہرگز تمام نہ
ہو گی۔ (31) آسمان اور زمِین ٹل جائیں گے لیکن میری باتیں نہ
ٹلیں گی۔

کوئی اُس دِن یا اُس گھڑی کو نہیں جانتا

(32) لیکن اُس دِن یا اُس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا۔ نہ
آسمان کے فرِشتے نہ بیٹا مگر باپ۔ (33) خبردار! جاگتے اور دُعا
کرتے رہو کیونکہ تُم نہیں جانتے کہ وہ وقت کب آئے گا۔ (34) یہ
اُس آدمی کا سا حال ہے جو پردیس گیا اور اُس نے گھر سے رُخصت
ہوتے وقت اپنے نوکروں کو اِختیار دِیا یعنی ہر ایک کو اُس کا کام بتا دِیا
اور دربان کو حکم دِیا کہ جاگتا رہے۔ (35) پس جاگتے رہو کیونکہ تُم
نہیں جانتے کہ گھر کا مالِک کب آئے گا۔ شام کو یا آدھی رات کو یا
مُرغ کے بانگ دیتے وقت یا صُبح کو۔ (36) اَیسا نہ ہو کہ اچانک آ کر
وہ تُم کو سوتے پائے۔ (37) اور جو کچھ مَیں تُم سے کہتا ہُوں وُہی
سب سے کہتا ہُوں کہ جاگتے رہو۔

باب 14

یِسُوع کے خِلاف سازباز

(1) دو دِن کے بعد فَسح اور عِیدِ فطِیر ہونے والی تھی اور سردار
کاہِن اور فقِیہہ مَوقع ڈھُونڈ رہے تھے کہ اُسے کیونکر فریب سے
پکڑ کر قتل کریں۔ (2) کیونکہ کہتے تھے کہ عِید میں نہیں۔ اَیسا نہ ہو
کہ لوگوں میں بلوا ہو جائے۔

بَیت عَنیاہ میں یِسُوع پر عِطر ڈالا جاتا ہے

(3) جب وہ بَیت عَنِیاہ میں شمعُون کوڑھی کے گھر میں کھانا

آپ کے سفر کے لیے

۱۴:۱-۲ے

صورتِ حال

خداوند یسوع المسیح اپنی موت کے وقت کے قریب ہیں۔ وہ فاتحانہ طور سے یروشلیم میں داخل ہوئے اور ان لوگوں کا پیچھا کیا جو عبادت کا استحصال کرتے تھے۔ یروشلیم کی فضائیں نہایت پرجوش ہو گئیں کیوں کہ لوگ سیدنا مسیح کو فاتح مسیحا سمجھتے تھے۔ اس کی بجائے خداوند مسیح نے صلیب کا سامنا کرنے کی تیاری کی۔

کھانے بَیٹھا تو ایک عَورت جٹاماسی کا بیش قیمت خالِص عِطر سنگِ مَرمَر کے عِطر دان میں لائی اور عِطر دان توڑ کر عِطر کو اُس کے سر پر ڈالا۔ (4) مگر بعض اپنے دِل میں خفا ہو کر کہنے لگے یہ عِطر کِس لِئے ضائع کِیا گیا؟ (5) کیونکہ یہ عِطر تِین سَو دِینار سے زِیادہ کو بِک کر غرِیبوں کو دِیا جا سکتا تھا اور وہ اُسے ملامت کرنے لگے۔

(6) یِسُوع نے کہا اُسے چھوڑ دو۔ اُسے کیوں دِق کرتے ہو؟ اُس نے میرے ساتھ بھلائی کی ہے۔ (7) کیونکہ غرِیب غُربا تو ہمیشہ تُمہارے پاس ہیں۔ جب چاہو اُن کے ساتھ نیکی کر سکتے ہو لیکن مَیں تُمہارے پاس ہمیشہ نہ رہُوں گا۔ (8) جو کُچھ وہ کر سکی اُس نے کِیا۔ اُس نے دفن کے لِئے میرے بدن پر پہلے ہی سے عِطر مَلا۔ (9) مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ تمام دُنیا میں جہاں کہیں انجیل کی مُنادی کی جائے گی یہ بھی جو اِس نے کِیا اِس کی یادگاری میں بیان کِیا جائے گا۔

یہُوداہ یِسُوع کو دھوکے سے پکڑوانے پر مُتفِق ہوتا ہے

(10) پِھر یہُوداہ اِسکرِیُوتی جو اُن بارہ میں سے تھا سردار کاہِنوں کے پاس چلا گیا تاکہ اُسے اُن کے حوالہ کر دے۔ (11) وہ یہ سُن کر خُوش ہُوئے اور اُس کو رُوپَے دینے کا اِقرار کِیا اور وہ مَوقع ڈھونڈنے لگا کہ کِسی طرح قابُو پا کر اُسے پکڑوا دے۔

یِسُوع اپنے شاگِردوں کے ساتھ فَسح کا کھانا کھاتا ہے

(12) عِیدِ فطِیر کے پہلے دِن یعنی جِس روز فَسح کو ذبح کِیا کرتے

مشاہدہ

لوگوں کا خیال تھا کہ سیدنا یسوع المسیح ایک شاندار ہیرو ہوں گے اور قوم کو ایک شاندار تقدیر دیں گے۔ اس کے بجائے، خداوند یسوع نے خود کو خُدا کے منصوبے کے مطابق عاجز و حلیم کیا اور ہمارے لئے نجات جیت لی۔

فیضیابی

کیا آپ وہی کریں گے جو سیدنا یسوع المسیح نے کیا؟ اُس نے ایک بے داغ قلعے کو آلودہ اصطبل میں بدل دیا۔ اُس نے فرشتوں کی عبادت کو قاتلوں کی صحبت سے بدل دیا۔ وہ کائنات کو اپنی ہتھیلی پر رکھ سکتا تھا لیکن اسے کنواری کے پیٹ میں دھیمی حرکات کے لیے چھوڑ دیا گیا۔

اگر آپ خدا ہوتے تو کیا آپ بھُوسے پر سوتے، کسی چھاتی سے دودھ پیتے اور کپڑے کے لنگوٹ پہنتے؟ میں ہرگز بھی نہ کرتا۔۔۔ لیکن خداوند یسوع المسیح نے ایسا کیا۔

اگر آپ کو معلوم ہوتا کہ صرف چند لوگوں کو آپ کے آنے کی پرواہ ہے، تو کیا آپ پھر بھی آتے؟ اگر آپ کو معلوم ہوتا کہ جن سے آپ پیار کرتے ہیں وہ ہی آپ پر ہنسیں گے تو کیا آپ پھر بھی آتے۔ اگر آپ کو معلوم ہوتا کہ زبانیں جو آپ ہی نے خلق کی ہیں، وہ ہی آپ کا مذاق اڑائیں گی، منہ جو آپ نے بنائے ہیں وہی آپ پر تھوکیں گے، اور آپ ہی کے بنائے ہوئے ہاتھ آپ کو مصلوب کریں گے، تو کیا آپ پھر بھی انہیں بنائیں (خلق) گے؟ لیکن خداوند یسوع المسیح نے ایسا ہی کیا۔ کیا آپ کسی ساکن و بے حرکت اور اپاہج کو

بیت عنیاہ کی مریم

جب روحانی عقیدت کی بات آتی ہے تو بہت سے لوگ فرض کے احساس سے دوچار ہوتے ہیں، یہ کرنا چاہیے یا نہیں کرنا چاہیے: مجھے مزید دعا کرنی چاہیے؟ مجھے اپنے ایمان کو اور زیادہ سانجھا کرنا چاہیے؟ مجھے مزید رضاکارانہ طور پر کام کرنا چاہیے؟

مسئلہ یہ ہے کہ ذمہ داری کا اتنا بھاری احساس بالآخر روحانی زندگی کو خطاکاری اور مجرمانہ مشقت میں بدل دیتا ہے۔ بائبل مقدس کے مطالعے اور چرچ میں حاضری کی کوئی آرزو اور خوشی نہیں رہتی۔

یہ ذہنیت اس بڑے ڈنر کے پیچھے نہیں تھی جو جناب شمعون سابق کوڑھی نے خداوند یسوع المسیح کے اعزاز میں رکھا تھا۔ (دیکھیں متی ۲۶: ۶۔۱۳) جب کسی نے آپ کی زندگی کو خوفناک بیماری کی تاریکی اور اندھے گڑھے سے بچایا ہو، تو کیا پھر خوشی محسوس کرنا مشکل ہے یا شکریہ ادا کرنا مشکل ہے؟

یہ وہ وقت تھا جب ہر کوئی دعوت خاص میں جشن منا رہا تھا تو تب جناب مریم نے فیصلہ کیا کہ اب اس کی باری ہے کہ وہ خداوند یسوع المسیح سے اپنی محبت کا اظہار کرے۔ اُس نے کمرے کا جائزہ لیا۔ تمام ناکامل اور عیب دار لوگ جن کو سیدنا یسوع نے چنا تھا یعنی اس کے فضل اور قدرت کی تمام زندہ و جاوداں یادگاریں وہاں موجود تھیں۔ جناب شمعون کی جلد شفایاب ہونے کے بعد ایک بچے کی مانند ہو چکی، مریم کا بھائی، مردوں میں سے جی اٹھا تھا۔ مقدس پطرس جو مچھیروں میں سب سے زیادہ بڑبولا اور باتونی تھا۔ مقدس یعقوب اور مقدس یوحنا، وہ دونوں بھائی جن کا غصہ بجلی کی مانند چمکدار تھا اور گرج کے بیٹے کہلاتے تھے۔ وہ سب وہاں موجود تھے۔

کیا جناب مریم کو اپنے آنسو چھپانے پڑے جب انہوں نے انمول مرہم کا عذر پیش کیا؟ خالص غیر ملکی اور اس وقت کی مہنگی ترین خوشبو نہایت قیمتی سنگ مرمر کے جار میں بند۔ شاید یہ تحفہ اس کے والد نے اسے دیا ہو؟ شاید یہ اس کے جہیز کا ہی حصہ ہو؟

جناب مریم کے اعمال میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے، اس کی سوچ میں کوئی حساب کتاب نہیں ہے۔ جہاں تک ہم جانتے ہیں، اس کے اندر کوئی اندرونی بحث نہیں ہے کسی طرح کا کوئی دوسرا اندازہ نہیں ہے۔ کیا مجھے ایسا کرنا چاہیے؟ کیا یہ پاگل پن ہے؟ لوگ کیا کہیں گے؟ کیا بعد میں مجھے کوئی پچھتاوا ہو گا۔

شاید مریم کا منصوبہ بہت منطقی نہیں تھا، لیکن محبت کب سے منطقی ہے؟ یہ منطق نہیں تھی جس نے جناب شمعون کو شفا دی یا لعزر کو زندہ کیا یا ضدی شاگردوں کو فضل کی پیشکش کی۔ کیا یہ انمول عطر کا ایک مرتبان تھا جسے جناب مریم نے توڑ کر سیدنا یسوع المسیح کے سر پر انڈیل دیا تھا؟ یا پھر یہ محبت سے بھرپور دل تھا۔

کمرے میں موجود کچھ بڑبڑائے اور جناب مریم کے اس عمل کو فضول قرار دیا۔ "لیکن یسوع نے کہا، اُسے چھوڑو، اُسے کیوں پریشان کرتے ہو؟ اس نے میرے ساتھ بھلائی کی ہے۔" (مرقس ۱۴:۶)

یسوع یہاں عاجز ہو رہا ہے۔ جناب مریم صرف اُن سے پیار کرتی تھی کیونکہ سیدنا مسیح نے اُس سے غیر مشروط محبت کی تھی (دیکھیں ا یوحنا ۴:۱۹)۔

خود سے اہم جانتے اور اس کی خود سے بھی زیادہ عزت کرتے؟ لیکن سیدنا یسوع المسیح نے ایسا کیا۔

اُس نے خود کو عاجز کیا۔ وہ فرشتوں کو حکم دینے کی بجائے بھوسے پر سونے چلا آیا۔ ستارے پکڑنے کی بجائے ماں مریم کی انگلی پکڑ لی۔ ہتھیلی جو کائنات کو تھامتی تھی اس پر سپاہی کا کیل سہہ لیا۔

کیوں؟ کیونکہ محبت یہی کرتی ہے۔ یہ محبوب کو اپنے سامنے رکھتی ہے۔ آپ کی رُوح اُس کے خون سے زیادہ اہم تھی۔ آپ کی ابدی زندگی اس کی زمینی زندگی سے زیادہ اہم تھی۔ آسمان پر آپ کا مقام، اُس کے آسمان پر مقام سے زیادہ اہم تھا۔ اِس لیے اُس نے آسمان سے اپنا مقام ترک کر دیا تا کہ آپ اپنا آسمانی مقام حاصل کر سکیں۔

وہ آپ سے بہت پیار کرتا ہے، اور چونکہ وہ آپ سے محبت کرتا ہے، اس لئے اُس کے نزدیک آپ ہی سب سے افضل ہیں۔

خداوند یسوع المسیح پرندے بیچنے والوں کے پاس کھڑے ہیں۔ وہ چڑیا کی طرف اشارہ کرتے ہیں، جو اپنے زمانے کا سب سے سستا پرندہ ہے، اور فرماتے ہیں، "کیا دو پیسے کی پانچ

تھے اُس کے شاگردوں نے اُس سے کہا تُو کہاں چاہتا ہے کہ ہم جا
کر تیرے لِئے فَسح کھانے کی تیّاری کریں؟۔

(13) اُس نے اپنے شاگردوں میں سے دو کو بھیجا اور اُن سے
کہا شہر میں جاؤ۔ ایک شخص پانی کا گھڑا لِئے ہُوئے تمھیں مِلے گا
اُس کے پِیچھے ہو لینا۔ (14) اور جہاں وہ داخِل ہو اُس گھر کے مالِک
سے کہنا اُستاد کہتا ہے کہ میرا مِہمان خانہ جہاں مَیں اپنے شاگردوں
کے ساتھ فَسح کھاؤں کہاں ہے؟۔ (15) وہ آپ تُم کو ایک بڑا
بالاخانہ آراستہ اور تیّار دِکھائے گا وہیں ہمارے لِئے تیّاری کرنا۔

(16) پس شاگرد چلے گئے اور شہر میں آکر جَیسا اُس نے اُن
سے کہا تھا وَیسا ہی پایا اور فَسح کو تیّار کِیا۔

(17) جب شام ہُوئی تو وہ اُن بارہ کے ساتھ آیا۔ (18) اور
جب وہ بَیٹھے کھا رہے تھے تو یِسُوع نے کہا مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں
کہ تُم میں سے ایک جو میرے ساتھ کھاتا ہے مُجھے پکڑوائے گا۔

(19) وہ دِلگیر ہونے اور ایک ایک کر کے اُس سے کہنے لگے
کیا مَیں ہُوں؟۔

(20) اُس نے اُن سے کہا کہ وہ بارہ میں سے ایک ہے جو

میرے ساتھ طباق میں ہاتھ ڈالتا ہے۔ (21) کیونکہ اِبنِ آدم تو جَیسا اُس کے حق میں لِکھا ہے جاتا ہی ہے لیکن اُس آدمی پر افسوس جِس کے وسِیلہ سے اِبنِ آدم پکڑوایا جاتا ہے! اگر وہ آدمی پَیدا نہ ہوتا تو اُس کے لِئے اچّھا ہوتا۔

عشائے ربّانی

(22) اور وہ کھا ہی رہے تھے کہ اُس نے روٹی لی اور برکت دے کر توڑی اور اُن کو دی اور کہا لو یہ میرا بدن ہے۔

(23) پھر اُس نے پیالہ لے کر شُکر کِیا اور اُن کو دِیا اور اُن سبھوں نے اُس میں سے پِیا۔ (24) اور اُس نے اُن سے کہا یہ میرا وہ عہد کا خُون ہے جو بُہتیروں کے لِئے بہایا جاتا ہے۔ (25) مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ انگُور کا شِیرہ پھر کبھی نہ پِیُوں گا اُس دِن تک کہ خُدا کی بادشاہی میں نیا نہ پِیُوں۔

(26) پھر گیت گا کر باہر زَیتُون کے پہاڑ پر گئے۔

یِسُوع پیشین گوئی کرتا ہے کہ پطرس میرا اِنکار کرے گا

(27) اور یِسُوع نے اُن سے کہا تُم سب ٹھوکر کھاؤ گے کیونکہ لِکھا ہے کہ

مَیں چرواہے کو مارُوں گا اور بھیڑیں پراگندہ ہو جائیں گی۔

(28) مگر مَیں اپنے جی اُٹھنے کے بعد تُم سے پہلے گلِیل کو جاؤں گا۔

چڑیاں نہیں بکتیں؟ تو بھی خدا کے حضور اُن میں سے ایک بھی فراموش نہیں ہوتی۔ ڈرو مت ۔ تمھاری قدر تو بہت سی چڑیوں سے زیادہ ہے۔"(لوقا۱۲:۶۔۷)۔

رب تعالیٰ تو دنیا کے چھوٹے سے چھوٹے پرندوں کو یاد رکھتا ہے۔ ہمیں عقاب یاد رہتے ہیں۔ ہم باز کے کانسی کے مجسمے بناتے ہیں۔ ہم اپنی کھیل کی ٹیموں کا نام شاہین کے نام پر رکھتے ہیں۔ لیکن رب العزت تو چڑیوں کو دیکھتا ہے۔ وہ تو بچوں کے لیے بھی وقت نکالتا ہے اور کوڑھیوں کو شفایاب کرتا ہے۔ وہ زنا میں پکڑی جانے والی عورت کو دوسرا موقع اور صلیب پر چور کو نجات کی خود دعوت دیتا ہے۔ خداوند مسیح سزا اور قہر میں دھیما اور معاف کرنے میں مستعد ہے۔ وہ کمزروں اور ناتواں کے ساتھی اور ان سے پیار کرنے کی دعوت یوں دیتے اور فرماتے ہیں "جب تم ضیافت کرو تو غریبوں، لنجوں، اندھوں اور لنگڑوں کو لے آؤ۔"(لوقا۱۴:۱۳)

جیسی محبت خدا نے آپ سے کی ہے کیا آپ دوسروں سے ویسی ہی محبت کرنا چاہتے ہیں؟ پیاسے آؤ۔ خُدا کی گہری محبت پئیو۔ اور اُس سے مانگیں کہ وہ آپ کے دل کو بانٹنے لائق محبت سے بھر دے۔

اطلاق

کام یا چرچ میں کسی اعلیٰ یا کسی باوقار دفتر کے لیے مہم چلانے کے بجائے، چھ ماہ تک وہ کام کرنے کا عہد کریں جس سے ہر کوئی گریز کرتا ہے۔ سیدنا مسیح یسوع جو سردار کی بجائے خادم بنے، اُن کے ساتھ شناخت بنانے کے طریقے تلاش کریں۔

(29) پطرس نے اُس سے کہا گو سب ٹھوکر کھائیں لیکن مَیں نہ کھاؤں گا۔

(30) یسُوع نے اُس سے کہا مَیں تُجھ سے سچ کہتا ہُوں کہ تُو آج اِسی رات مُرغ کے دو بار بانگ دینے سے پہلے تِین بار میرا اِنکار کرے گا۔

(31) لیکن اُس نے بُہت زور دے کر کہا اگر تیرے ساتھ مُجھے مَرنا بھی پڑے تَو بھی تیرا اِنکار ہرگز نہ کرُوں گا۔

اِسی طرح اَور سب نے بھی کہا۔

یسُوع گتسِمنی باغ میں دُعا مانگتا ہے

(32) پھِر وہ ایک جگہ آئے جِس کا نام گتسِمنی تھا اور اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا یہاں بَیٹھے رہو جب تک مَیں دُعا کرُوں۔ (33) اور پطرس اور یعقُوب اور یُوحنّا کو اپنے ساتھ لے کر نِہایت حَیران اور بے قرار ہونے لگا۔ (34) اور اُن سے کہا میری جان نِہایت غمگین ہے۔ یہاں تک کہ مَرنے کی نَوبت پُہنچ گئی ہے۔ تُم یہاں ٹھہرو اور جاگتے رہو۔

(35) اور وہ تھوڑا آگے بڑھا اور زمین پر گِر کر دُعا کرنے لگا کہ اگر ہو سکے تو یہ گھڑی مُجھ پر سے ٹل جائے۔ (36) اور کہا اَے ابّا! اَے باپ! تُجھ سے سب کُچھ ہو سکتا ہے۔ اِس پیالہ کو میرے پاس سے ہٹا لے تَو بھی جو مَیں چاہتا ہُوں وہ نہیں بلکہ جو تُو چاہتا ہے وُہی ہو۔

(37) پھِر وہ آیا اور اُنہیں سوتے پا کر پطرس سے کہا اَے

شمعُون تُو سوتا ہے؟ کیا تُو ایک گھڑی بھی نہ جاگ سکا؟ (38) جاگو
اور دُعا کرو تاکہ آزمایش میں نہ پڑو۔ رُوح تو مُستعِد ہے مگر جِسم
کمزور ہے۔

(39) وہ پھر چلا گیا اور وُہی بات کہہ کر دُعا کی۔ (40) اور پھر آ
کر اُنہیں سوتے پایا کیونکہ اُن کی آنکھیں نیند سے بھری تِھیں اور
وہ نہ جانتے تھے کہ اُسے کیا جواب دیں۔

(41) پھر تِیسری بار آ کر اُن سے کہا اب سوتے رہو اور آرام
کرو۔ بس وقت آ پُہنچا ہے۔ دیکھو اِبنِ آدم گُنہگاروں کے ہاتھ میں
حوالے کِیا جاتا ہے۔ (42) اُٹھو چلیں۔ دیکھو میرا پکڑوانے والا
نزدِیک آ پُہنچا ہے۔

یِسُوع کی گرفتاری

(43) وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ فی الفَور یہُوداہ جو اُن بارہ میں سے
تھا اور اُس کے ساتھ ایک ہجوم تلواریں اور لاٹِھیاں لِئے ہُوئے
سردار کاہِنوں اور فقِیہوں اور بزُرگوں کی طرف سے آ پہنچا۔
(44) اور اُس کے پکڑوانے والے نے اُنہیں یہ نِشان دِیا تھا کہ جِس کا
مَیں بوسہ لُوں وُہی ہے۔ اُسے پکڑ کر حِفاظت سے لے جانا۔
(45) وہ آ کر فی الفَور اُس کے پاس گیا اور کہا اَے ربیّ اور اُس کے
بوسے لِئے۔

(46) اُنہوں نے اُس پر ہاتھ ڈال کر اُسے پکڑ لِیا۔ (47) اُن
میں سے جو پاس کھڑے تھے ایک نے تلوار کھینچ کر سردار کاہِن
کے نَوکر پر چلائی اور اُس کا کان اُڑا دِیا۔

(48) یسوع نے اُن سے کہا کیا تُم تلواریں اور لاٹھیاں لے کر مُجھے ڈاکُو کی طرح پکڑنے نِکلے ہو؟ (49) مَیں ہر روز تُمہارے پاس ہَیکل میں تعلِیم دیتا تھا اور تُم نے مُجھے نہیں پکڑا۔ لیکن یہ اِس لِئے ہُؤا ہے کہ نوِشتے پُورے ہوں۔

(50) اِس پر سب شاگرد اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔ (51) مگر ایک جوان اپنے ننگے بدن پر مہِین چادر اوڑھے ہُوئے اُس کے پِیچھے ہو لِیا۔ اُسے لوگوں نے پکڑا۔ (52) مگر وہ چادر چھوڑ کر ننگا بھاگ گیا۔

یِسُوع کی صدر عدالت کے سامنے پیشی

(53) پھر وہ یِسُوع کو سردار کاہِن کے پاس لے گئے اور سب سردار کاہِن اور بزُرگ اور فقِیہہ اُس کے ہاں جمع ہو گئے۔ (54) اور پطرس فاصلے پر اُس کے پِیچھے پِیچھے سردار کاہِن کے دِیوان خانہ کے اندر تک گیا اور پیادوں کے ساتھ بَیٹھ کر آگ تاپنے لگا۔

(55) اور سردار کاہِن اور سب صدرِ عدالت والے یِسُوع کو مار ڈالنے کے لِئے اُس کے خِلاف گواہی ڈُھونڈنے لگے مگر نہ پائی۔ (56) کیونکہ بُہتیروں نے اُس پر جُھوٹی گواہیاں تو دِیں لیکن اُن کی گواہِیاں مُتفِق نہ تھِیں۔

(57) پھر بعض نے اُٹھ کر اُس پر یہ جُھوٹی گواہی دی کہ۔ (58) ہم نے اُسے یہ کہتے سُنا ہے کہ مَیں اِس مَقدِس کو جو ہاتھ سے بنا ہے ڈھاؤں گا اور تِین دِن میں دُوسرا بناؤں گا جو ہاتھ سے نہ بنا ہو۔ (59) لیکن اِس پر بھی اُن کی گواہی مُتّفِق نہ نِکلی۔

(60) پھر سردار کاہن نے بیچ میں کھڑے ہو کر یِسُوع سے پُوچھا کہ تُو کُچھ جواب نہیں دیتا؟ یہ تیرے خِلاف کیا گواہی دیتے ہیں؟ (61) مگر وہ خاموش ہی رہا اور کُچھ جواب نہ دِیا۔ سردار کاہن نے اُس سے پِھر سوال کِیا اور کہا کیا تُو اُس ستُودہ کا بیٹا مسیح ہے؟

(62) یِسُوع نے کہا ہاں مَیں ہُوں اور تُم اِبنِ آدم کو قادِرِ مُطلق کی دہنی طرف بَیٹھے اور آسمان کے بادلوں کے ساتھ آتے دیکھو گے۔

(63) سردار کاہِن نے اپنے کپڑے پھاڑ کر کہا اب ہمیں گواہوں کی کیا حاجت رہی؟ (64) تُم نے یہ کُفر سُنا۔ تُمہاری کیا رائے ہے؟

اُن سب نے فتویٰ دِیا کہ وہ قتل کے لائِق ہے۔

(65) تب بعض اُس پر تھُوکنے اور اُس کا مُنہ ڈھانپنے اور اُس کے مُکّے مارنے اور اُس سے کہنے لگے نبُوّت کی باتیں سُنا! اور پیادوں نے اُسے طمانچے مار مار کر اپنے قبضہ میں لِیا۔

پطرس یِسُوع کا اِنکار کرتا ہے

(66) جب پطرس نیچے صحن میں تھا تو سردار کاہِن کی لَونڈِیوں میں سے ایک وہاں آئی۔ (67) اور پطرس کو آگ تاپتے دیکھ کر اُس پر نظر کی اور کہنے لگی تُو بھی اُس ناصری یِسُوع کے ساتھ تھا۔

(68) اُس نے اِنکار کِیا اور کہا کہ مَیں تو نہ جانتا اور نہ سمجھتا ہُوں کہ تُو کیا کہتی ہے۔ پھر وہ باہر ڈیوڑھی میں گیا اور مُرغ نے

بانگ دی۔

(69) وہ لَونڈی اُسے دیکھ کر اُن سے جو پاس کھڑے تھے پھِر
کہنے لگی یہ اُن میں سے ہے۔ (70) مگر اُس نے پھِر اِنکار کِیا اور
تھوڑی دیر بعد اُنہوں نے جو پاس کھڑے تھے پطرس سے پھِر کہا
بیشک تُو اُن میں سے ہے کیونکہ تُو گلیلی بھی ہے۔

(71) مگر وہ لَعنت کرنے اور قَسم کھانے لگا کہ مَیں اِس آدمی
کو جِس کا تُم ذِکر کرتے ہو نہیں جانتا۔

(72) اور فی الفَور مُرغ نے دُوسری بار بانگ دی۔ پطرس کو
وہ بات جو یِسُوع نے اُس سے کہی تھی یاد آئی کہ مُرغ کے دو بار
بانگ دینے سے پہلے تُو تِین بار میرا اِنکار کرے گا اور اُس پر غَور کر
کے وہ رو پڑا۔

باب 15

یِسُوع کی پِیلاطُس کے سامنے پیشی

(1) اور فی الفَور صُبح ہوتے ہی سردار کاہِنوں نے بُزرگوں اور
فقِیہوں اور سب صدرِ عدالت والوں سمیت صلاح کر کے یِسُوع کو
بندھوایا اور لے جا کر پِیلاطُس کے حوالہ کِیا۔ (2) اور پِیلاطُس نے
اُس سے پُوچھا کیا تُو یہُودیوں کا بادشاہ ہے؟

اُس نے جواب میں اُس سے کہا **تُو خُود کہتا ہے**۔

(3) اور سردار کاہِن اُس پر بُہت باتوں کا اِلزام لگاتے رہے۔
(4) پِیلاطُس نے اُس سے دوبارہ سوال کر کے یہ کہا تُو کُچھ جواب

آپ کے سفر کے لیے

۱:۱۵-۴۷

صورتِ حال

یہوداہ اسکویوتی نے سیدنا یسوع المسیح کو دھوکہ دیا اور مذہبی حکام نے خدا کے فرزندارجمند کو گرفتار کر لیا۔ تمام شاگرد بکھر گئے اور جنابِ پطرس نے خداوند یسوع المسیح کا تین بار انکار کیا۔ سیدنا یسوع المسیح کو ساری رات پیٹا گیا اور ان کا مذاق اڑایا گیا اور انہوں نے اپنی موت اور جی اٹھنے سے ہمیں نجات عطا کی۔

مشاہدہ

سیدنا یسوع المسیح کے مصلوب ہونے سے پہلے

نہیں دیتا؟ دیکھ یہ تُجھ پر کتنی باتوں کا اِلزام لگاتے ہیں؟ (5) یِسُوع نے پھر بھی کُچھ جواب نہ دِیا یہاں تک کہ پِیلاطُس نے تعجُّب کِیا۔

یِسُوع کو سزائے مَوت سُنائی جاتی ہے

(6) اور وہ عِید پر ایک قَیدی کو جِس کے لِئے لوگ عرض کرتے تھے اُن کی خاطِر چھوڑ دِیا کرتا تھا۔ (7) اور برابّا نام ایک آدمی اُن باغیوں کے ساتھ قَید میں پڑا تھا جِنہوں نے بغاوت میں خُون کِیا تھا۔ (8) اور ہجوم اُوپر چڑھ کر اُس سے عرض کرنے لگا کہ جو تیرا دستُور ہے وہ ہمارے لِئے کر۔ (9) پِیلاطُس نے اُنہیں یہ جواب دِیا۔ کیا تُم چاہتے ہو کہ مَیں تُمہاری خاطِر یہُودیوں کے بادشاہ کو چھوڑ دُوں؟۔ (10) کیونکہ اُسے معلُوم تھا کہ سردار کاہِنوں نے اِس کو حسد سے میرے حوالے کِیا ہے۔

(11) مگر سردار کاہِنوں نے ہجوم کو اُبھارا تا کہ پِیلاطُس اُن کی خاطِر برابّا ہی کو چھوڑ دے۔ (12) پِیلاطُس نے دوبارہ اُن سے کہا پِھر جِسے تُم یہُودیوں کا بادشاہ کہتے ہو اُس سے مَیں کیا کرُوں؟

(13) وہ پِھر چِلاّئے کہ وُہ مصلُوب ہو۔

(14) اور پِیلاطُس نے اُن سے کہا کیوں اُس نے کیا بُرائی کی ہے؟ وہ اَور بھی چِلاّئے کہ وُہ مصلُوب ہو۔

(15) پِیلاطُس نے لوگوں کو خُوش کرنے کے اِرادہ سے اُن کے لِئے برابّا کو چھوڑ دِیا اور یِسُوع کو کوڑے لگوا کر حوالہ کِیا کہ مصلُوب ہو۔

کے گھنٹے اس کے لئے نہایت ہی تکلیف بھرے تھے، پھر بھی اُس نے قربانی کا سامنا محبت، ہمت، یقین اور اعتماد کے ساتھ کیا کہ اُس نے خوشی سے ہمارے لیے اپنی جان قربان کر دی۔

فیضیابی

اس نے پہاڑی کے ارد گرد دیکھا اور ایک منظر دیکھا۔ تین شخصیتیں تین صلیبوں پر لٹکی ہوئی تھیں۔ بازو پھیل گئے تھے ۔ سر آگے گر گئے تھے ۔ وہ ہوا کے ساتھ ساتھ کراہتے تھے۔

سپاہیوں کے لباس میں ملبوس جوان تینوں کے قریب زمین پر بیٹھ گئے۔ وہ مٹی میں کھیل کھیلتے اور ہنستے تھے

مذہب کا لبادہ اوڑھے جوان ایک طرف کھڑے ہو گئے۔ وہ گھمنڈ اور غرور سے مسکراتے رہے ۔ وہ سوچتے تھے انہوں نے اس جھوٹے کو مار کر خدا تعالیٰ کی حفاظت کی ہے۔

دکھ کی چادر اوڑھے خواتین پہاڑی کے دامن میں بے بس اور بے زبان کھڑی رہیں۔ بے زبان چہروں پر آنسوؤں کی لڑیاں۔ جھکی ہوئی آنکھوں کے ساتھ ایک نے اپنا بازو دوسرے کے گرد رکھا اور اسے وہاں سے دور لے جانے کی کوشش کی۔ میں نہیں جاؤں گی ۔ ’’میں ادھر ہی رہوں گی۔‘‘ اس نے آہستگی سے کہا۔ ’’میں نہیں جاؤں گی۔‘‘

سِپاہی یِسُوع کو ٹھٹّھوں میں اُڑاتے ہیں

(16) اور سِپاہی اُس کو اُس صحن میں لے گئے جو پَریتورِیُن کہلاتا ہے اور ساری پلٹن کو بُلا لائے۔ (17) اور اُنہوں نے اُسے ارغوانی چوغہ پہنایا اور کانٹوں کا تاج بنا کر اُس کے سر پر رکھّا۔ (18) اور اُسے سلام کرنے لگے کہ اَے یہُودِیوں کے بادشاہ آداب!۔ (19) اور وہ اُس کے سر پر سرکنڈا مارتے اور اُس پر تُھوکتے اور گُھٹنے ٹیک ٹیک کر اُسے سِجدہ کرتے رہے۔ (20) اور جب اُسے ٹھٹّھوں میں اُڑا چُکے تو اُس پر سے ارغوانی چوغہ اُتار کر اُسی کے کپڑے اُسے پہنائے۔ پِھر اُسے مصلُوب کرنے کو باہر لے گئے۔

یِسُوع کو مصلُوب کِیا جاتا ہے

(21) اور شمعُون نام ایک کُرینی آدمی سکندر اور رُوفُس کا باپ دیہات سے آتے ہُوئے اُدھر سے گُزرا۔ اُنہوں نے اُسے بیگار میں پکڑا کہ اُس کی صلِیب اُٹھائے۔ (22) اور وہ اُسے مقامِ گُلگتا پر لائے جِس کا ترجمہ کھوپڑی کی جگہ ہے۔ (23) اور مُر ملی ہُوئی مَے اُسے دینے لگے مگر اُس نے نہ لی۔ (24) اور اُنہوں نے اُسے مصلُوب کِیا اور اُس کے کپڑوں پر قُرعہ ڈال کر کہ کِس کو کیا مِلے اُنہیں بانٹ لیا۔

(25) اور پہر دِن چڑھا تھا جب اُنہوں نے اُس کو مصلُوب کیا۔ (26) اور اُس کا اِلزام لکھ کر اُس کے اُوپر لگا دِیا گیا کہ

یہُودِیوں کا بادشاہ۔

تمام آسمان جنگ کے لئے تیار کھڑے تھے۔ تمام فطرت اُسے بچانے کے لیے اٹھی۔ تمام ابدیت نے اسے بچانے کے لئے صف بندی کی۔ لیکن خالق نے کوئی حکم نہیں دیا۔

"۔۔۔یہ ہونا چاہیے" اس نے کہا اور پیچھے ہٹ گیا۔

لیکن جس وقت اور جیسے ہی پیچھے ہٹ گیا، اس نے پکار سنی کہ ایسی چیخ اس نے کبھی نہیں سنی ہو گی اور نہ سنے گا۔۔۔ "اے میرے خدا، اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔"

اس نے مستقبل کا صدمہ بھی سہہ لیا۔

فرشتے پھر پکار اٹھے۔ ابھی درد کم ہو گا۔۔۔

خالق نے پھر شائستگی سے مداخلت کی ۔۔۔ لیکن یہ محبت نہیں ہو گی۔

اطلاق

آپ نے حال ہی میں دوسروں کے لیے کیا چھوڑ یا ترک کر دیا ہے؟ جب آپ اپنی ان" قربانیوں کے بارے میں سوچتے ہیں تو یاد رکھیں کہ مسیح کی یہ عظیم قربانی آپ کے لئے کیسی عظیم اور بڑی تھی۔

برابا

سیدنا یسوع المسیح کے آخری دنوں میں برابا کے بارے خبریں صفحہ اول کی خبریں تھیں (دیکھیں متی ۲۷:۱۶) سچ کہا جائے تو وہ بری خبریں تھی۔ جب ہم اس سے پہلی بار ملے تو وہ یروشلم کی جیل کی کال کوٹھڑی میں قید میں ہے جہاں وہ ہائی سیکورٹی میں ہے۔ اس پر زنا بالجبر، بغاوت، قتل، ڈکیتی (ملاحظہ کریں مرقس ۱۵:۷؛لوقا۲۳:۱۹؛یوحنا۱۸:۴۰) جیسے بہت سارے الزامات ہیں۔

بغاوت قابلِ غور لفظ ہے۔ اس کا مطلب ہے ”کسی بھی قائم حکومت کے خلاف پر تشدد سرکشی یا انحراف ہے یعنی بغاوت ہے۔“

اگر یہ گناہ کی تعریف نہیں ہے، تو میں نہیں جانتا پھر گناہ کی تعریف کیا ہے۔ باغِ عدن میں آدم اور حوا نے آسمان کے خلاف بغاوت کی یعنی غداری کے مرتکب ہوئے۔ انہوں نے خدا کی حکمرانی کو ختم کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

اور اندازہ لگائیں کہ اُن کی یہ باغیانہ رغبت کس کو وراثت میں ملی؟ برابا کو۔ مجھے اور آپ کو ملی۔ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ سی۔ ایس۔ لیوئس نے اپنی کتاب Mere Christianity میں لکھا ہے کہ ”گرا یا گیا انسان محض ایک نامکمل مخلوق نہیں ہے جسے بہتری کی ضرورت ہے: وہ ایک باغی ہے جسے لازماً اپنے ہتھیار مکمل طور سے ڈالنے چاہئیں۔“

برابا ہر اک انسان ہے۔ وہ پوری نسل انسانی کی نمائندگی کرتا ہے ـــ ہم میں سے ہر ایک بغاوت اور سرکشی کا مجرم ہے۔ اور اس انتہائی جرم کے لیے، ہم انتہائی سزا کے مستحق ہیں۔

پھر بھی کوئی ہے جو ہمیں معاف کر سکتا ہے۔ اور کوئی ایسا ہے بھی جس نے ہمیں معاف کیا۔

ایک ہی وقت میں رومیوں کی قید میں ایک برابا تھا اور دوسرے ناصرت کے رہنے والے سیدنا یسوع المسیح تھے۔ اس گلیلی استاد کا واحد جرم؟ چند طاقتور، مغرور لوگوں اور مذہبی رہنماؤں کو خوش اسلوبی سے سچائی سے روشناس کروانا تھا اور ان کی ریاکاریوں پر تنقید کرنا تھا۔

سب سے حیران کن تبادلے میں، پیلاطس نے انتہائی قصوروار باغی اور مجرم کی جگہ معصوم ربی کی مذمت کی۔ جب سیدنا یسوع صلیب پر چڑھ گئے تو برابا آزاد ہو گیا۔ زندگی دینے والا مر گیا تاکہ زندگی لینے والا زندہ رہے۔

بائبل مقدس ہمیں یہ نہیں بتاتی کہ برابا نے اِس فضل کا کیا جواب دیا۔ لیکن شکر ہے کہ آپ اپنی کہانی خود لکھ سکتے ہیں۔

[27] اور اُنھوں نے اُس کے ساتھ دو ڈاکُو ایک اُس کی دہنی
اور ایک اُس کی بائیں طرف مصلُوب کِئے۔ [28] (تب اِس
مضمُون کا وہ نوِشتہ کہ وہ بدکاروں میں گِنا گیا پُورا ہُوا)۔

[29] اور راہ چلنے والے سر ہِلا ہِلا کر اُس پر لَعن طَعن کرتے
اور کہتے تھے کہ واہ! مَقدِس کے ڈھانے والے اور تِین دِن میں
بنانے والے۔ [30] صلِیب پر سے اُتر کر اپنے تئِیں بچا۔

[31] اِسی طرح سردار کاہِن بھی فقِیہوں کے ساتھ مِل کر
آپس میں ٹھٹّھے سے کہتے تھے اِس نے اَوروں کو بچایا۔ اپنے تئِیں
نہیں بچا سکتا۔ [32] اِسرائیل کا بادشاہ مسیح اب صلِیب پر سے
اُتر آئے تاکہ ہم دیکھ کر اِیمان لائیں اور جو اُس کے ساتھ مصلُوب
ہُوئے تھے وہ اُس پر لَعن طَعن کرتے تھے۔

یِسُوع کی مَوت

[33] جب دوپہر ہُوئی تو تمام مُلک میں اندھیرا چھا گیا اور
تِیسرے پہر تک رہا۔ [34] اور تِیسرے پہر کو یِسُوع بڑی آواز
سے چِلّایا کہ اِلوہی اِلوہی لما شَبقتنی؟ جِس کا ترجمہ ہے اَے میرے
خُدا! اَے میرے خُدا! تُو نے مُجھے کیوں چھوڑ دِیا؟۔

[35] جو پاس کھڑے تھے اُن میں سے بعض نے یہ سُن کر کہا
دیکھو وہ ایلیّاہ کو بُلاتا ہے۔ [36] اور ایک نے دَوڑ کر سپنج کو
سِرکے میں ڈبویا اور سرکنڈے پر رکھ کر اُسے چُسایا اور کہا ٹھہر
جاؤ۔ دیکھیں تو ایلیّاہ اُسے اُتارنے آتا ہے یا نہیں۔

[37] پھر یِسُوع نے بڑی آواز سے چِلّا کر دم دے دِیا۔

شمعون کرینی

خداوند یسوع المسیح اپنی صلیب کے بوجھ تلے گلگتا کی پہاڑی کی جانب بھاری قدموں سے بمشکل چلتے ہیں۔ رات کی شدید مار پیٹ کے بعد انہوں نے یہ سب بھی برداشت کیا۔ یہ نہایت ہی حیرت انگیز ہے کہ وہ ابھی تک بھی ہوش میں ہیں۔ وہ کانپتے ہیں، آگے جھکتے ہیں، ٹھوکر کھاتے ہیں، لڑکھڑاتے ہیں، گرتے ہیں، اٹھتے ہیں پھر لڑکھڑا کر گرتے ہیں۔ تھکے ہارے اور اکتائے ہوئے سپاہی یہ سب دیکھتے رہے اور حکم بجالاتے رہے پر یہ سب دیکھنا اُن کے لئے بھی مشکل ہے۔ یا تو بے صبری اور بے قراری تھی یا پھر ہمدردی وہ کارروائی روک دیتے ہیں۔

پھر اُنہوں نے ایک آدمی شمعون نامی جو کرینی کا رہنے والا اور سکندر اور روفس کا باپ تھا، جب وہ شہر سے باہر جا رہا تھا اور وہاں سے گزر رہا تھا اُسے خداوند مسیح کی صلیب اُٹھانے پر مجبور کیا"۔ (مرقس ۱۵:۲۱)

یہ وہ تمام تفصیلات ہیں جو ہمیں ملتی ہیں، کرینی کا ایک غیر ملکی، ایک والد، ایک بھلا شخص، اپنے کاروبار کے سلسلے سے یروشلیم سے گزر رہا تھا۔ اسے اچانک ہی خدمت کے لئے بلایا جاتا ہے۔ اس نے سیدنا مسیح کو کبھی دیکھا بھی نہیں تھا۔ کیا جناب شمعون نے کبھی سیدنا یسوع کے بارے میں سنا بھی تھا؟ اور حضرت مرقس نے اپنے دونوں بیٹوں کے نام یہ کیوں رکھے؟ اگرچہ کوئی بھی یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا، بعض نے قیاس کیا ہے کہ یہاں جس روفس کا ذکر کیا گیا ہے وہی روفس ہے جس کا ذکر مقدس پولس رسول نے رومیوں ۱۶ باب ۱۳ آیت میں کیا ہے۔ اور یہی واقعہ اس کی تبدیلی کا باعث بنا۔

تاہم، جو ہم جانتے ہیں کہ جناب شمعون کرینی نے خداوند مسیح کی صلیب کو کندھا دیا تھا۔ اُس نے لفظی اور حقیقی طور پر وہی کیا جو خُدا تعالیٰ ہمیں علامتی طور پر کرنے کے لیے بلاتا ہے،" اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خُودی سے اِنکار کرے اور ہر روز اپنی صلِیب اُٹھائے اور میرے پیچھے ہو لے"۔ (لوقا ۹:۲۳)

لوگ اس بیان سے غلط مراد لیتے ہیں۔ وہ ایسی باتیں کہتے ہیں، "زندگی میں اپنی صلیب اٹھانے کا مطلب، گھر میں بیماری، نوکری کے مسائل، بے روزگاری، شادی کے مسائل، بدمزاج مالک اور دیگر پریشانیاں ہیں۔ لیکن یہ صلیب اٹھانا ان آزمائشوں سے کہیں زیادہ ہے۔ صلیب نجات کے لئے خدا کا ہتھیار ہے۔ اپنی صلیب اٹھانا دنیا کے لیے سیدنا مسیح کا بوجھ اٹھانا اور بانٹنا ہے۔

جب کہ ہم میں سے کسی کو بھی دنیا کے گناہ اٹھانے کے لیے نہیں بلایا گیا ہے — سیدنا یسوع المسیح نے یہ پہلے ہی اٹھا لئے ہیں! ہم سب انسانیت کے لیے بوجھ اٹھا سکتے ہیں۔ خبردار رہو۔ بس اب آپ کے لیے خداوند مسیح کی خاطر اور دوسروں کے لیے اپنی زندگی نچھاور کرنے کا ایک غیر متوقع موقع ہے!

(38) اور مَقدِس کا پردہ اُوپر سے نِیچے تک پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ (39) اور جو صُوبے دار اُس کے سامنے کھڑا تھا اُس نے اُسے یُوں دم دیتے ہُوئے دیکھ کر کہا بیشک یہ آدمی خُدا کا بیٹا تھا۔

(40) اور کئی عَورتیں دُور سے دیکھ رہی تِھیں۔ اُن میں مریم مگدلینی اور چھوٹے یعقُوب اور یوسیس کی ماں مریم اور سلومی تِھیں۔ (41) جب وہ گلِیل میں تھا یہ اُس کے پِیچھے ہو لیتی اور اُس کی خِدمت کرتی تِھیں اور اَور بھی بُہت سی عَورتیں تِھیں جو اُس کے ساتھ یروشلیم میں آئی تِھیں۔

یِسُوع کی تدفِین

(42) جب شام ہو گئی تو اِس لِئے کہ تیّاری کا دِن تھا جو سبت سے ایک دِن پہلے ہوتا ہے۔ (43) اَرِمتیہ کا رہنے والا یُوسف آیا جو عزت دار مُشِیر اور خُود بھی خُدا کی بادشاہی کا مُنتظِر تھا اور اُس نے جُرأت سے پِیلاطُس کے پاس جا کر یِسُوع کی لاش مانگی۔ (44) اور پِیلاطُس نے تعجُّب کِیا کہ وہ اَیسا جلد مَر گیا اور صُوبے دار کو بُلا کر اُس سے پُوچھا کہ اُس کو مَرے ہُوئے دیر ہو گئی؟ (45) جب صُوبے دار سے حال معلُوم کر لِیا تو لاش یُوسف کو دِلا دی۔ (46) اُس نے ایک مہین چادر مول لی اور لاش کو اُتار کر اُس چادر میں کفنایا اور ایک قبر کے اندر جو چٹان میں کھودی گئی تھی رکھّا اور قبر کے مُنہ پر ایک پتّھر لُڑھکا دِیا۔ (47) اور مریم مگدلینی اور یوسیس کی ماں مریم دیکھ رہی تِھیں کہ وہ کہاں رکھّا گیا ہے۔

رومی صوبے دار

ہم اس کے بارے میں تقریباً کچھ بھی نہیں جانتے — وہ کیسا دکھتا تھا، اس کا آبائی شہر کون سا تھا (زیادہ تر رومی فوجی اٹلی سے نہیں تھے) اگر وہ شادی شدہ تھا، اس کی پسند ناپسند کیا تھی، اس کی امیدیں اور خواب کیا تھے۔ ہم تو اُس کا نام بھی نہیں جانتے۔ اناجیل مقدسہ ہمیں صرف یہ بتاتی ہیں کہ وہ رومی صوبے دار تھا یعنی کوئی ۸۰ سے ۱۲۰ سپاہی اس کی کمان میں تھے۔

یہ کسی رومی یونٹ کا گمنام افسر تھا ۔ ہو سکتا ہے کہ اُسے اس ہفتے ہی لوگوں کو سزا دینے کا حکم ملا ہو ۔ یہ نہیں بتایا گیا کہ اس تجربہ کار کمانڈر نے ذاتی طور پر کتنے آدمیوں کو جنگ میں اتارا تھا اور کتنے جوان اس کی قیادت میں جنگ میں کام آئے۔ موت شاید اس کے لیے عام سی بات ہو- لیکن اہم معاملات میں ضروری تھا جوانوں پر قابو رکھنا اور ان کے لئے ضروری انتظامات کرنا۔

لیکن اُس دن خداوند یسوع کے دکھوں کے بارے میں ایک چیز نے اُس جوان کو اپنی جانب مبذول کروایا۔ جہاں تک ہم جانتے ہیں، اس نے کبھی یسوع کو منادی کرتے نہیں سنا تھا اور نہ ہی اسے بیماروں کو شفا دیتے، پانی پر چلتے ہوئے، یا پھر طوفان کو تھامتے دیکھا تھا۔ صُوبے دار نے صرف اُس کی موت کا مشاہدہ کیا تھا۔

شاید یہ وہ فروتنی اور حلیمی تھی جس کے ساتھ سیدنا یسوع نے سنگ دل ہجوم کے طعنوں کو برداشت اور نظر انداز کیا تھا۔ ہو سکتا ہے یہ وہ مہربانی تھی جو خداوند یسوع المسیح نے اپنے بائیں ہاتھ والے چور پر (جو صلیب پر تھا) دکھائی یا اس نے اپنی صلیب کے نیچے اپنی ماں پر دکھائی اور اس کی پرواکی۔ یہ شاید اس کی خاموش ہمت تھی۔ کوئی اُس کی جان لے بجائے اس کے سیدنا مسیح تو اپنی جان خود قربان کر رہے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ ان سب چیزوں کا مجموعہ ہی ہو۔

حضرت لوقا بیان کرتے ہیں کہ ”یہ ماجرا دیکھ کر صُوبہ دار نے خُدا کی تمجِید کی اور کہا بیشک یہ آدمی راست باز تھا۔“ (لوقا ۲۳:۴۷) حضرت مرقس اور بھی آگے بڑھ کر بیان کرتے ہیں، ”اور جو صُوبے دار اُس کے سامنے کھڑا تھا اُس نے اُسے یُوں دم دیتے ہُوئے دیکھ کر کہا بیشک یہ آدمی خُدا کا بیٹا تھا۔“ (مرقس ۱۵:۳۹)

یہ دلچسپ امر ہے کہ جناب مرقس کی معرفت انجیل شریف اسی جملے سے شروع ہوتی ہے، ”یِسُوع مسیح اِبنِ خُدا کی خُوشخبری کا شرُوع۔“ (مرقس ۱:۱) پھر کتاب کے اختتامیے میں بھی وہی تکرار یا بات آتی ہے اور وہ بھی ایک غیر یہودی، غیر جانبدار، رومی فوجی کپتان کی جانب سے یعنی ”یہ آدمی خدا کا بیٹا تھا“۔۔ ایسا لگتا ہے کہ جناب مرقس یہ تجویز کر رہے ہیں کہ جس طرح سے خدا کے خادم نے بے شمار مصائب برداشت کیے اور موت گوارہ کی اُس کا یہ (صوبے دار) بھی ایک مجبور و بے کس اور لاچار گواہ ہے۔

باب 16

مسیح کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا

(1) جب سبت کا دِن گُذر گیا تو مریم مگدلینی اور یعقُوب کی ماں مریم اور سلومی نے خُوشبُودار چِیزیں مول لِیں تاکہ آکر اُس پر ملیں۔ (2) وہ ہفتے کے پہلے دِن بُہت سویرے جب سُورج نِکلا ہی تھا قبر پر آئیں۔ (3) اور آپس میں کہتی تِھیں کہ ہمارے لِئے پتّھر کو قبر کے مُنہ پر سے کَون لُڑھکائے گا؟ (4) جب اُنہوں نے نِگاہ کی تو دیکھا کہ پتّھر لُڑھکا ہُؤا ہے کیونکہ وہ بُہت ہی بڑا تھا۔ (5) اور قبر کے اندر جا کر اُنہوں نے ایک جوان کو سفید جامہ پہنے ہُوئے دہنی طرف بَیٹھے دیکھا اور نِہایت حَیران ہُوئیں۔

(6) اُس نے اُن سے کہا اَیسی حَیران نہ ہو۔ تُم یِسُوع ناصری کو جو مصلُوب ہُؤا تھا ڈُھونڈتی ہو۔ وہ جی اُٹھا ہے۔ وہ یہاں نہیں ہے۔ دیکھو یہ وہ جگہ ہے جہاں اُنہوں نے اُسے رکھّا تھا۔ (7) لیکن تُم جا کر اُس کے شاگِردوں اور پطرس سے کہو کہ وہ تُم سے پہلے گلیل کو جائے گا۔ تُم وہیں اُسے دیکھو گے جَیسا اُس نے تُم سے کہا۔

(8) اور وہ نِکل کر قبر سے بھاگِیں کیونکہ لرزِش اور ہَیبت اُن پر غالِب آگئی تھی اور اُنہوں نے کِسی سے کُچھ نہ کہا کیونکہ وہ ڈرتی تِھیں۔

یِسُوع مریم مگدلینی پر ظاہر ہوتا ہے

(9) ہفتے کے پہلے روز جب وہ سویرے جی اُٹھا تو پہلے مریم

آپ کے سفر کے لیے

۱:۱۶-۲۰

صورتِ حال

سیدنا یسوع المسیح کو مصلوب کیا گیا تھا اور ان کی لاش کو دفنایا گیا تھا۔ اس کے شاگرد اور پیروکار خوفزدہ تھے کیونکہ انہوں نے زمین پر تو کوئی بادشاہی قائم نہیں کی تھی۔ چونکہ وہ سبت شروع ہونے سے چند گھڑی پہلے وفات پاچکے تھے (جس پر بنی اسرائیل کوئی کام نہیں کرسکتے تھے) اس وجہ سے شاگرد لاش دفنانے کے لیے پوری طرح سے تیار نہیں تھے۔ سبت کا دن ختم ہونے کے بعد کچھ عورتوں نے اس کے جسم پر خوشبودار مصالحے لگانے کا فیصلہ کیا۔

مشاہدہ

خداوند یسوع المسیح صرف انسان ہی نہیں تھے جنہوں نے پرہیز گار اور متقی زندگی بسر کی اور مر گئے بلکہ وہ مُردوں میں سے جی اُٹھے۔ موت انہیں یا اس کے پیروکاروں کو نہیں روک سکتی تھی۔ خدا تعالیٰ نے موت کو شکست دی اور ہمیں امید دی۔

فیضیابی

سال ۱۸۹۹ میں دو معروف آدمی موت کی آغوش میں گئے۔ ڈوائٹ ایل موڈی (Dwight L Moody)، مشہور و معروف مبشر، اور رابرٹ انگرسول (Robert Ingersoll) مشہور و معروف وکیل، خطیب اور سیاسی رہنما۔

مگدلینی کو جس میں سے اُس نے سات بدرُوحیں نِکالی تِھیں دِکھائی دِیا۔ (10) اُس نے جا کر اُس کے ساتِھیوں کو جو ماتم کرتے اور روتے تھے خبر دی۔ (11) اور اُنہوں نے یہ سُن کر کہ وہ جِیتا ہے اور اُس نے اُسے دیکھا ہے یقِین نہ کِیا۔

یِسُوع اپنے دو پیروکاروں پر ظاہر ہوتا ہے

(12) اِس کے بعد وہ دُوسری صُورت میں اُن میں سے دو کو جب وہ دیہات کی طرف پَیدل جا رہے تھے دِکھائی دِیا۔ (13) اُنہوں نے بھی جا کر باقی لوگوں کو خبر دی مگر اُنہوں نے اُن کا بھی یقِین نہ کِیا۔

یِسُوع گیارہ شاگردوں پر ظاہر ہوتا ہے

(14) پِھر وہ اُن گیارہ کو بھی جب کھانا کھانے بَیٹھے تھے دِکھائی دِیا اور اُس نے اُن کی بے اِعتقادی اور سخت دِلی پر اُن کو ملامت کی کیونکہ جِنہوں نے اُس کے جی اُٹھنے کے بعد اُسے دیکھا تھا اُنہوں نے اُن کا یقِین نہ کِیا تھا۔

(15) اور اُس نے اُن سے کہا کہ تُم تمام دُنیا میں جا کر ساری خلق کے سامنے اِنجیل کی مُنادی کرو۔ (16) جو اِیمان لائے اور بپتِسمہ لے وہ نجات پائے گا اور جو اِیمان نہ لائے وہ مُجرِم ٹھہرایا جائے گا۔ (17) اور اِیمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہوں گے۔ وہ میرے نام سے بدرُوحوں کو نِکالیں گے۔ (18) نئی نئی زبانیں بولیں گے۔ سانپوں کو اُٹھا لیں گے اور اگر کوئی ہلاک کرنے والی چِیز پِئیں گے تو اُنہیں کُچھ ضرر نہ پُہنچے گا۔ وہ بیماروں پر

دونوں شخصیتوں میں بہت سی مماثلتیں تھیں۔ دونوں کی پرورش مسیحی خاندانوں میں ہوئی تھی۔ دونوں ہی ماہر مقرر تھے اور اپنے کام میں مہارت رکھتے تھے۔ جب بھی وہ بولے تو انہوں نے نہ صرف اپنے پیروکاروں کو اپنی طرف متوجہ کیا بلکہ انہوں نے بے پناہ ہجوم کو بھی اپنی جانب کھینچ لیا۔ لیکن خدا کے بارے میں ان کے نظریے میں ایک نمایاں اختلاف تھا۔

انگرسول ایک مادیت پرست تھا؛ اس کا خدا اور ابدی زندگی پر کوئی اعتقاد اور ایمان نہیں تھا لیکن اس نے صرف دنیا میں اور زمانہ حال میں جینے کی اہمیت پر زور دیا۔ انگرسول نے بائبل مقدس کے بارے میں یہ رائے دی۔ بائبل مقدس محض ایک افسانہ، جھوٹی کہانی، مکاری، دھوکہ اور جھوٹ کا پلندہ ہے

ڈوائٹ ایل موڈی کے اعتقادات مختلف تھے۔ اس نے اپنی زندگی روحانی طور سے مرتے ہوئے لوگوں کو ایک جی اٹھے بادشاہ کو پیش کرنے کے لیے وقف کر دی۔ اس نے بائبل کو انسانیت کی امید اور صلیب کو تاریخ کے اہم موڑ کے طور پر قبول کیا۔ اس نے اپنے پیچھے اپنی تصانیف، تحریریں، خطبات اور گفتگو، تعلیمی اداروں، گرجا گھروں اور زندگیوں کو بدلنے کے میراث کے طور پر چھوڑ دیں۔

دو شخصیات، نہایت طاقتور مقررین اور دونوں بے حد بااثر رہنما۔ ایک نے خدا تعالیٰ کو رد کر دیا اور دوسرے نے اسے قبول کر لیا۔ ان کے فیصلوں کا اثر ان کی موت کے وقت واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔

انگرسول کی اچانک موت ہو گئی۔ ان کی

ہاتھ رکھیں گے تو اچھے ہو جائیں گے۔

یِسُوع آسمان پر اُٹھایا جاتا ہے

(19) غرض خُداوند یِسُوع اُن سے کلام کرنے کے بعد آسمان
پر اُٹھایا گیا اور خُدا کی دہنی طرف بَیٹھ گیا۔ (20) پھِر اُنہوں نے
نِکل کر ہر جگہ مُنادی کی اور خُداوند اُن کے ساتھ کام کرتا رہا اور
کلام کو اُن معجزوں کے وسیلے سے جو ساتھ ساتھ ہوتے تھے ثابِت
کرتا رہا۔ آمِین

موت کی خبر نے ان کے خاندان کو دنگ کر دیا۔ اس کی لاش کئی دنوں تک گھر میں رکھی گئی کیونکہ اس کی بیوی اس سے جدا ہونے پر آمادہ نہیں تھی۔ بالآخر خاندان کی صحت کی خاطر اسے جدا کیا گیا۔

انگرسول کی باقیات کو جلا دیا گیا اور اس کے انتقال پر عوامی ردعمل بالکل مایوس کن تھا۔ ایک ایسے شخص کے لیے موت جس نے اپنی ساری امیدیں دنیا پر رکھ دیں المناک تھی اور بغیر کسی امید کے آئی تھی۔

موڈی کی میراث مختلف تھی۔ ۲۲ دسمبر ۱۸۹۹ کو موڈی اپنی آخری سردیوں کی صبح کو بیدار ہوا۔

سردی کی رات تیزی سے کمزور ہوتے ہوئے اس نے دھیمے انداز میں بولنا شروع کر دیا۔ ”زمین سرک جاتی ہے، جنت میرے سامنے کھل جاتی ہے۔“ اس کا بیٹا وِلؔ، جو کمرے میں قریب ہی تھا جلدی سے اپنے باپ کے پاس آیا۔

”والد گرامی، آپ خواب دیکھ رہے ہیں“ اس نے پوچھا۔

”نہیں۔ یہ کوئی خواب نہیں ہے وِلؔ“، موڈی نے کہا۔ ”یہ خوبصورت ہے۔ یہ ایک رویا کی مانند ہے۔ اگر یہ موت ہے تو یہ پیاری اور شیریں ہے۔ خدا تعالیٰ مجھے بلا رہا ہے اور میرا جانا ضروری ہے۔ مجھے واپس مت بلاؤ۔

اُس وقت خاندان اس کے ارد گرد جمع ہو گیا اور کچھ ہی لمحوں بعد عظیم مبشر کی موت ہو گئی۔ یہ اس کی تاج پوشی کا دن تھا—وہ دن جس کا وہ کئی سالوں سے منتظر تھا۔ وہ اب اپنے رب کے ساتھ تھا۔

کوئی مایوسی نہیں تھی۔ اس کے عزیز و اقارب اس کے گھر سے جانے پر ایک فاتحانہ سروس میں خدا کی حمد گانے کے لیے جمع ہوئے۔ بہت سے لوگوں کو وہ الفاظ یاد تھے جو مبشر نے اس سال کے شروع میں نیویارک شہر میں کہے تھے۔ ”کسی دن آپ اخباروں میں پڑھیں گے کہ موڈی مر گیا ہے۔ کیا آپ ایک لفظ پر بھی یقین نہیں کرتے؟ اس وقت میں اب سے زیادہ زندہ ہوں گا۔ میں ۱۸۳۷ میں جسم سے پیدا ہوا تھا، میں ۱۸۵۵ میں روح سے پیدا ہوا تھا۔ وہ جو جسم سے پیدا ہوا ہے وہ مر سکتا ہے۔ اور وہ جو روح سے پیدا ہوا ہے ہمیشہ زندہ رہے گا۔“

اطلاق

کیا آپ موت سے ڈرتے ہیں؟ یاد رکھیں کہ خداوند یسوع المسیح نے مُردوں میں سے جی اُٹھ کر ناممکن کو ممکن کر دکھایا۔ ایک دن آپ کا جسم اور روح مردوں میں سے جی اٹھیں گے۔

حرفِ آخر

کیا آپ ایمان لاتے ہیں؟

اگر آپ حضرت مرقس کی معرفت لکھی گئی خداوند یسوع المسیح کی انجیل کا بغور مطالعہ کرتے ہیں تو جان پاتے ہیں کہ اِس انجیل مقدسہ میں خداوند یسوع المسیح کو ایک سرگرم عمل اور با اختیار شخص کے طور پر پیش کیا گیا ہے اور چونکہ آپ زیادہ تر جناب پطرس رسول کے ساتھ رہے تو آپ کے واقعات کی قلمبندی سے ایک چشم دید گواہ (پطرس) کی جھلک بھی واضح نظر آتی ہے۔ جناب مرقس خداوند یسوع کی تعلیم اور معجزات کو مختلف انداز سے بیان کرتے ہیں اور یہ انجیل دیگر مذاہب سے مسیح کو نجات دہندہ قبول کرنے والوں اور اُن مسیحیوں کے نام کی گئی جو ایذا رسانی کا شکار تھے۔ انجیل مقدسہ میں خداوند یسوع کے تعلیم دینے، بدروحوں پر فتح پانے اور لوگوں کے گناہ معاف کرنے کا اختیار واضح نظر آتا ہے اور یسوع اپنے آپ کو ابن آدم کہتے ہیں جو اس لئے دنیا میں آئے کہ اپنی جان دے کر لوگوں کو گناہ سے آزاد کرائے۔

گناہ جس نے انسان کو خدا سے جدا کیا وہ گناہ "بے اعتقادی" تھا۔ جب کہ انسان نے جو گناہ کئے ہیں اس کی فہرست تو بہت لمبی ہے لیکن جس گناہ نے انسان کو خدا سے جدا کیا وہ گناہ خداوند یسوع المسیح اور اسکے بیٹے سے "بے اعتقادی اور بے یقینی" کا گناہ ہے۔

اس انجیل مقدسہ میں جناب مرقس، زندگی کے لئے صرف یسوع کو ہی تکنے اور اُس پر ہی بھروسہ کرنے کو کہتے ہیں۔ خدا نے اپنے بیٹے سیدنا یسوع المسیح کو ہمارے گناہوں کی خاطر صلیب پر قربان کر دیا۔ جب آپ اُس پر ایمان لاتے ہیں تو آپ اُسے پہچان پاتے ہیں اور ابدی زندگی کے وارث بن جاتے ہیں اور پھر خدا آپ کو ہمیشہ کے لئے اس کے ساتھ جینے کے لئے زندہ کرئے گا۔ "کیوں کہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا، تا کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے، ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔" یوحنا ۳:۱۶

اور اب؟ سیدنا یسوع المسیح کا یہ دعوی واضح طور پر آپ کے سامنے ہے۔ آپ کے سامنے اب دو انتخاب ہیں۔۔۔ اُسے قبول کرنا یا پھر نہ کرنا۔ اُسے آپ کی صلاحیتوں یا پھر روپے پیسے کی ضرورت نہیں۔ سیدنا

مسیح کے سامنے آنے سے پہلے آپ کو نیک و پرہیز گار بننے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اُسے آپ کے مذہبی عقائد یا کسی چرچ سے تعلق، کسی عبادت خانے سے، کسی میٹنگز سے یا سیاسی عقائد سے تعلق یا پھر کسی طرح کی پرستش کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔۔ سیدنا مسیح تو اس کی پرواہ بھی نہیں کرتے؟ کہ آپ کے ماضی کے گناہ یا موجودہ گناہ یا پھر آپ کی بری عادات کیا ہیں۔ آپ جیسے بھی ہیں وہ آپ سے پیار کرتے ہیں۔

اعلان یسوع

سیدنا یسوع المسیح آپ سے کہہ رہے ہیں کہ میں آپ سے بہت پیار کرتا ہوں اور میں اپنی جان آپ کے گناہوں کی خاطر دیتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ ہوں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کو کبھی تنہا نہ چھوڑوں گا۔ میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں۔ میں نے آپ کے لئے بھی تیار کئے ہیں۔

اب کیا؟

آؤ میرے بن جاؤ

کیا آپ نے اپنا انتخاب کر لیا ہے؟ اگر آپ نے درست انتخاب کیا ہے تو پھر آپ یہ شاندار کام کریں جو آج سے ہی آپ کی مدد کریں گے۔

- رب العزت سے بات کریں (دعا کریں)۔ آپ اُسے باپ کہہ سکتے ہیں۔ وہ آپ سے پیار کرتا ہے اور آپ کی سنتا ہے۔
- مقدس مرقس کی معرفت انجیل کا پھر سے مطالعہ کریں۔ اور اس مرتبہ آہستگی (کم رفتار) سے پڑھیں۔
- کچھ حصے بلند آواز میں پڑھیں، خاص طور پر سیدنا یسوع المسیح کے الفاظ بلند آواز سے پڑھیں۔
- نئے عہد نامے کی کاپی لیں۔ متی کی معرفت انجیل سے شروع کریں اور مکاشفہ کی کتاب تک اس کا بغور مطالعہ کریں۔
- کچھ مسیحی دوستوں کو اپنے حیران کن فیصلے سے آگاہ کریں۔

ترتیب

نمبر شمار	عنوان	آیات	صفحہ نمبر
.1	مطالعے سے پہلے ہدایات		3
.2	تعارف ۔ کتاب کے بارے میں		5
.3	یُوحنّا بپتسِمہ دینے والے کی مُنادی	1:1-8	8
.4	یِسُوع کا بپتسِمہ	1:9-11	9
.5	یِسُوع کی آزمائش	1:12-13	9
.6	یِسُوع چار ماہی گیروں کو بُلاتا ہے	1:14-20	9
.7	ایک بدرُوح گرفتہ آدمی	1:21-28	10
.8	یِسُوع بُہت لوگوں کو شِفا دیتا ہے	1:29-34	11
.9	یِسُوع گلیل میں مُنادی کرتا ہے	1:35-39	11
.10	یِسُوع ایک کوڑھی کو شِفا دیتا ہے	1:40-45	12
.11	شفائے مفلُوج	2:1-12	12
.12	لاوی کو دعوتِ رسالت	2:13-17	13
.13	روزے کے بارے میں سوال	2:18-22	14
.14	سبت کے بارے میں سوال	2:23-28	16
.15	سُوکھے ہاتھ والے آدمی کو شفا	3:1-6	17
.16	گلیل کی جھیل کے کنارے ہجوم	3:7-12	17
.17	یِسُوع بارہ رسُول چُنتا ہے	3:13-19	18
.18	یِسُوع اور بعل زبُول	3:20-30	20
.19	یِسُوع کی ماں اور بھائی	3:31-35	21
.20	بیج بونے والے کی تمثِیل	4:1-8	21

.21	تمثِیلوں کا مقصد	4:9-12	22
.22	یِسُوع بیج بونے والے کی تمثِیل سمجھاتا ہے	4:13-20	22
.23	پَیمانے کے نیچے چراغ	4:21-25	23
.24	اُگنے بڑھنے والے بیج کی تمثِیل	4:26-29	24
.25	رائی کے دانے کی تمثِیل	4:30-34	24
.26	یِسُوع طُوفان کو تھما دیتا ہے	4:35-41	25
.27	ایک بدرُوح گرفتہ آدمی کو شِفا	5:1-20	25
.28	یائر کی بیٹی	5:21-24	28
.29	پوشاک چھونے والی عورت کو شفا	5:25-43	29
.30	ناصرت میں یِسُوع کو ردّ کیا جاتا ہے	6:1-6	32
.31	یِسُوع شاگردوں کو بھیجتا ہے	6:7-13	34
.32	یُوحنّا بپتسمہ دینے والے کی مَوت	6:14-29	34
.33	یِسُوع پانچ ہزار کو کھانا کھلاتا ہے	6:30-44	37
.34	یِسُوع پانی (جھیل) پر چلتا ہے	6:45-52	38
.35	یِسُوع گنّیسرت میں بیماروں کو شِفا دیتا ہے	6:53-56	40
.36	آباواجداد کی روایت	7:1-13	42
.37	وہ باتیں جو آدمی کو ناپاک کرتی ہیں	7:14-23	43
.38	ایک عَورت کا اِیمان	7:24-30	44
.39	یِسُوع ایک بہرے اور گُونگے کو شِفا دیتا ہے	7:31-37	45
.40	یِسُوع چار ہزار کو کھانا کھلاتا ہے	8:1-10	45
.41	فرِیسی آسمانی نِشان طلب کرتے ہیں	8:11-13	46
.42	فرِیسیوں کا اور ہیرودیس کا خمیر	8:14-21	48

.43	بیت صیدا کے اندھے کو شِفا	8:22-26	49
.44	یسُوع کی بابت پطرس کا اعلان	8:27-30	49
.45	یسُوع اپنے دُکھ اُٹھانے اور مَرنے کی بات کرتا ہے	8:31-34	50
.46	اپنی صلیب اُٹھاؤ اور میرے پیچھے ہو لو	8:35-38	50
.47	یسُوع کی تبدیلی صورت	9:1-13	51
.48	بدرُوح گرفتہ لڑکے کو شِفا	9:14-29	52
.49	یسُوع دوبارہ اپنی مَوت کی بات کرتا ہے	9:30-32	55
.50	سب سے بڑا کَون ہے؟	9:33-37	56
.51	جو ہمارے خِلاف نہیں وہ ہمارے ساتھ ہے	9:38-41	56
.52	گُناہ کرنے کی آزمایش	9:42-50	58
.53	یسُوع طلاق کے بارے میں تعلیم دیتا ہے	10:1-12	59
.54	یسُوع چھوٹے بچّوں کو برکت دیتا ہے	10:13-16	60
.55	ایک مالدار آدمی	10:17-31	60
.56	یسُوع تیسری بار اپنی مَوت کا ذکر کرتا ہے	10:32-34	62
.57	یعقُوب اور یُوحنّا کی درخواست	10:35-45	63
.58	یسُوع اندھے برتمائی کو شِفا دیتا ہے	10:46-32	64
.59	یروشلیم میں شاہانہ داخِلہ	11:1-11	66
.60	انجیر کے دَرخت پر لَعنت	11:12-14	67
.61	یسُوع ہیکل میں جاتا ہے	11:15-19	68
.62	انجیر کے دَرخت سے سبق	11:20-26	68
.63	یسُوع کے اِختیار پر اعتراض	11:27-33	70

.64	تاکِستان کے ٹھیکیداروں کی تمثِیل	12:1-12	71
.65	جِزیہ دینے کے بارے میں سوال	12:13-17	72
.66	مُردوں کی قِیامت کے بارے میں سوال	12:18-27	73
.67	سب سے بڑا حکم	12:28-34	73
.68	مسیح مَوعُود کی بابت سوال	12:35-36	74
.69	یِسُوع فقیہوں کے خِلاف خبردار کرتا ہے	12:37-40	75
.70	ایک بیوہ کا نذرانہ	12:41-44	75
.71	مُصیبتیں اور اذیتیں	13:1-13	76
.72	اُجاڑنے والی مکرُوہ چِیز	13:14-23	77
.73	اِبنِ آدم کی آمد	13:24-27	78
.74	انجِیر کے دَرخت سے سبق	13:28-31	78
.75	کوئی اُس دِن یا اُس گھڑی کو نہیں جانتا	13:32-37	79
.76	یِسُوع کے خِلاف سازباز	14:1-2	79
.77	بَیت عَنیاہ میں یِسُوع پر عِطر ڈالا جاتا ہے	14:3-9	79
.78	یہُوداہ یِسُوع کو دھوکے سے پکڑوانے پر مُتفِق ہوتا ہے	14:10-11	80
.79	یِسُوع اپنے شاگردوں کے ساتھ فسح کا کھانا کھاتا ہے	14:12-21	80
.80	عشائے ربّانی	14:22-26	83
.81	یِسُوع پیشین گوئی کرتا ہے کہ پطرس میرا اِنکار کرے گا	14:27-31	83
.82	یِسُوع گتسِمنی باغ میں دُعا مانگتا ہے	14:32-42	84

.83	یِسُوع کی گرفتاری	14:43-52	85
.84	یِسُوع کی صدرِ عدالت کے سامنے پیشی	14:53-65	86
.85	پطرس یِسُوع کا اِنکار کرتا ہے	14:66-72	87
.86	یِسُوع کی پیلاطُس کے سامنے پیشی	15:1-5	88
.87	یِسُوع کو سزائے مَوت سُنائی جاتی ہے	15:6-15	89
.88	سِپاہی یِسُوع کو ٹھٹّھوں میں اُڑاتے ہیں	15:16-20	90
.89	یِسُوع کو مصلُوب کِیا جاتا ہے	15:21-32	90
.90	یِسُوع کی مَوت	15:33-41	92
.91	یِسُوع کی تدفِین	15:42-47	94
.92	مسیح کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا	16:1-8	96
.93	یِسُوع مریم مگدلینی پر ظاہر ہوتا ہے	16:9-11	96
.94	یِسُوع اپنے دو پیروکاروں پر ظاہر ہوتا ہے	16:12-13	97
.95	یِسُوع گیارہ شاگردوں پر ظاہر ہوتا ہے	16:14-18	97
.96	یِسُوع آسمان پر اُٹھایا جاتا ہے	16:19-20	98
.97	حرفِ آخر	—	99

یوٹیوب چینل کے لئے QR Code کوڈ سکین کریں

یا

Naikobaad لکھ کر سرچ کریں۔

فیس بُک کے لئے QR Code کوڈ سکین کریں یا

یا

Naikobaad لکھ کر سرچ کریں۔